بسم الله الرحمن الرحيم

اَنا ھُوَ

مترجم : اقرار حسین زیدی ایم۔اے عربی

ناشر : ولایت مشن پبلیکیشن (رجسٹرڈ)

Copyright © 2015 Wilayat Mission® Publications

All Rights Reserved

ISBN-13: 978-1517546199
ISBN-10: 1517546192

Compiled by Wilayat Mission Publications

Cover Art by ShiaGraphics (www.facebook.com/ShiaGraphics)

Published by Wilayat Mission® Publications

For full listings of translations available as well as upcoming projects please visit our website, www.wilayatmission.org , and join our mailing list to receive email notifications of all new releases.

No part of this publication may be reproduced or distributed in any form without prior written permission from Wilayat Mission® Publications.

Wilayat Mission® Publications

Lahore, Pakistan

info@wilayatmission.org

http://www.wilayatmission.org

مقدمہ

اپنی ذات کے متعلق امیر المومنینؑ کے وہ ارشادات جو آپؑ کے اپنے فرامین سے حاصل کئے گئے ہیں۔ جو کہ احادیث کی کتب سے جمع کئے گئے ہیں۔

الحمد ہے رب العالمین کے لیے جس کے احسان سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں اور افضل درود ہو سرور کائنات محمدؐ پر اور آپؐ کی پاکیزہ آلؑ پر جو معصوم آئمہؑ ہیں اور اس کے بعد بے شک جو چیزیں بھی امیر المومنینؑ کے پہلو میں ہیں چاہے وہ ذاتی ہوں نسبی جہتوں سے ہوں یا وہ آپؑ کے فضائل و مناقب سے متعلق ہوں یا آپؑ کے علم ،شجاعت ،جہاد ،صبر سے متعلق ہوں یا آپؑ کے تاریخ ساز فیصلوں ،تدبیروں، صراحتوں سے تعلق رکھتی ہوں یا وہ ظلم جو اپنوں اور غیروں نے آپؑ سے روا رکھا ہر زمانے میں اور ہر تاریخ میں کئی گروہ ایسے پیدا ہوتے رہے اور آج تک ہو رہے ہیں جو آپؑ سے متعلق توازن رکھنے میں بالکل ناکام ثابت ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور یقیناً ایک بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ

آپؑ کی شخصیت کا تعارف ناممکن ہے اس کے واضح ثبوت یہ ہے کہ آپؑ کی ظاہری حیات میں ہی قومیں آپؑ کے متعلق شک میں مبتلا ہو گئیں۔ کچھ تو ولاء میں غلو کی اس حد تک پہنچ گئیں کہ آپؑ کو اللہ قرار دیا جانے لگا اور کچھ آپؑ کے بغض اور دشمنی میں اس حد تک گر گئے کہ آپؑ کی شان میں کمی کو ہی عقیدہ بنا لیا گیا اور ایک جماعت تو ایسی آئی کہ وہ آپؑ کے متعلق حیرانگی میں پڑ گئے اور آپؑ کے بارے میں سوچ بچار میں ہی توقف کا اعلان کر دیا۔ ایک شخص جسے دنیا حسن بصری کے نام سے جانتی ہے وہ ایک ایسا انسان تھا جس نے آپؑ کا کچھ زمانہ دیکھا تھا اور کہتا ہے میں علیؑ کے بارے میں کیا کہوں؟ جو فضیلت، حکمت، علم، سبقت ، فضائل، فقہ ،آزمائش، صبر، عظمت، بزرگی، زہد، قضاء اور قرابت میں اس رتبہ میں فائز تھے کہ بے شک علیؑ اپنے امر میں علی یعنی بلند ترین تھے۔

اور مشہور و معروف حدیث رسولؐ ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا اے علیؑ کسی نے تجھے نہیں پہچانا مگر اللہ نے اور میں نے اور نہیں پہچانا کسی نے مجھے مگر اللہ نے اور تو نے اور نہیں پہچانا کسی نے اللہ کو مگر میں نے اور تو نے۔ اور اسی حدیث نے ازل تک یہ فیصلہ کر دیا ہے معرفت امیر المومنینؑ کتنی عظیم عبادت ہے۔

اور جب آیات کریمہ کے زمن میں بہت سے گوشے کھلے جا رہے ہیں امیر المومنینؑ کے بارے میں جنہیں مخصوص کتابوں نے ان کے شان نزول

کے ساتھ جمع کیا ہے ان کی کثرت اور وسعت کے باوجود اور اسی طرح جو رسول اللہؐ نے احادیث مبارکہ میں امیر المومنینؑ کے مناقب و فضائل بیان فرمائے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے آپؑ کی فضیلت کا جو اعلان فرمایا ہے وہ ان تمام کتب میں جمع کیا گیا ہے جنکو کتب فضائل و مناقب کا نام دیا گیا ہے اور مولاؑ کی ذات کے وہ تمام پہلو جو ان عظیم مصادر میں موجود ہیں وہ الہیٰ اور غیبی پہلو کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ ہم ہمیشہ ما اور من کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جنہیں آپؑ اپنے ان گوشوں سے پردہ ہٹا کر ظاہر کریں جنہیں آپؑ کے علاوہ کوئی انسان نہیں جانتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہیں ایک اور طریقے سے پہچاننے کی بھی توفیق دی ہے اور وہ جناب امیرؑ کی اپنی ذات ہے کہ وہ ہمیں اپنے بارے میں بیان کریں پس آپؑ کا تعارف حدیث کی اصطلاح میں ذاتی ترجمہ یعنی حالات ہو گا جو آپؑ کی ضمیر کی پوشیدگیوں کو ظاہر کرے گا اور سینے کی سانس اور دل کی مرادیں بتائے گا وہ چیزیں جن پر آپؑ کی ذات اقدس مشتمل ہے یعنی اسرار، حکمتیں، معارف اور علوم اور جو آپؑ کے قابل فخر کام اور مخصوص چیزیں ہیں جنکا آپؑ کے بارے میں کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ آپؑ کا بدترین دشمن بھی۔ پس بے شک جب امیر المومنینؑ فرمائیں انا تو آپؑ اپنے عظیم فضائل و مناقب کو ذکر فرمارہے ہیں اور ہمارا ابھی یہی مکمل مقصد ہے اس جامع گفتگو کو جمع کرنے کا ایسی چیزوں کے لیے

جو منقول ہیں امامؑ سے پوری کلام میں سے جو انا کے جملے پر مشتمل ہیں اور بے شک ہم نے ان کو ان کے وارد ہونے والے موضوعات کی ترتیب سے مرتب کیا ہے ابتدا کرتے ہوئے آپؑ کے ظاہری بشری پیکر اور شہادت و وصیت تک اور ہم نے ہر حدیث کو مناسب مقام پر رکھنے کی کوشش کی ہے بغیر کسی تکرار کے سوائے اس صورت میں کہ اس کا تقاضہ بھول جانا کرے یا وہ کسی مفید زیادتی پر مشتمل ہو اور اللہ توفیق کا مالک ہے اور وہ بہترین مولیٰ اور بہترین پروردگار ہے۔

الھویۃ والشخصیۃ

آپؑ نے فرمایا میں ھو ہوں (اسرار الشریعہ)

آپؑ نے فرمایا میں میں ہوں اور بس میں ہی میں ہوں میں ہر ذات کی ذات ہوں اور ہر ذات کی ذات بھی میں ہی ہوں (مشارق الانوار الیقین)

میں ظاہر ہوں میں باطن ہوں (جامع الاسرار)

میں ہی اول ہوں میں ہی آخر ہوں (جامع الاسرار)

میں تمام انوار کا منبع ہوں (جامع الاسرار)

میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی موت دیتا ہوں (الزام الناصب فی اثبات حجتہ القائمؑ)

میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا۔ آپؑ نے خیبر کے دن فرمایا کہ

میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا جنگل کے شیر کی طرح خوفناک حملہ کرنے والا میں ان کو ماپنیوں کا سندرہ کی لکڑی سے یعنی میں تم کو بہت زیادہ قتل کروں گا (بحار الانوار ج ۳۳)

اور ابن قطیبہ نے کہا ہے علیؑ کی والدہ نے آپؑ کا نام اسد رکھا تھا اپنے والد یعنی اسد بن ہاشم بن عبد المناف کے نام پر اور آپؑ کے ظہور کے وقت ابو طالبؑ شہر میں نہیں تھے جب ابو طالبؑ تشریف لائے تو انہوں نے آپؑ کا نام اللہ کے حکم پر علیؑ رکھا اور حیدر شیر کے ناموں میں سے ایک نام ہے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ، بحار الانوار ج ۴۱)

میں وہ ہوں جس کا نام انجیل میں ایلیا، تورات میں بریھا اور زبور میں اری اور ہند میں کبکر اور رومیوں کے ہاں بطرس اور فارسیوں کے ہاں جبیر، ترکیوں کے ہاں تیبر، حبشیوں میں جبتر، کاھنوں کے ہاں بوی، حبشا زبان میں تبریک اور میری ماں کے نزدیک حیدرہ اور میرے سسرال میں میمون اور عرب میں علی اور ارمنی میں فریق میرے باپ کے نزدیک ظہیر ہے اور سنو یقیناً میں قرآن میں کئی ناموں کے ساتھ مخصوص ہوں اور اگر تم نے ان پر غالب آنے کی کوشش کی تو اپنے دین میں گمراہ ہو جاؤ گے (بحار الانوار ج ۳۳، بشارۃ المصطفٰی لطبری، تفسیر نور الثقلین، معانی الاخبار للصدوق)

میں علی ابن ابی طالبؑ رسول اللہؐ کا چچا زاد ہوں اور اس کا بھائی ہوں اور اسکا رسول ہوں تمہاری طرف۔

خشک وادی والے علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آپؑ کے ساتھیوں کی طرف آنے پر مطلع ہوئے تو ان میں سے دو سو آدمی آپؑ کی طرف آئے اور وہ اسلحہ سے پوری طرح مسلح تھے جب علیؑ نے ان کو دیکھا تو آپؑ بھی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت لے کر ان کی طرف نکلے تو انہوں نے آپؑ سے کہا کہ آپؑ کون ہو؟ آپؑ کہاں جا رہے ہیں؟ اور آپؑ کا مقصد کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا میں علی ابن ابی طالبؑ ہوں رسول اللہ کا چچا زاد اور اسکا بھائی اور اس کا قاصد ہوں تمہاری طرف میں تم کو بلاتا ہوں اس بات کی گواہی کی طرف کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں اور اگر تم ایمان لاتے ہو تو تمہارے لیے وہی سب کچھ ہو گا جو مسلمانوں پر ہے خیر اور شر میں سے تو انہوں نے آپؑ سے کہا کہ ہمیں تو آپؑ ہی کی تلاش تھی اور آپؑ نے ہمیں پالیا تحقیق ہم نے آپؑ کی بات سن لی ہے پس اب آپؑ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں (تفسیر نور الثقلین جلد ۵)

میں اپنی اولاد میں سے پاک اماموںؑ کا باپ ہوں (الفضائل ابن شاذان القمی ص ۸۴)

میں ابوالحسن ہوں (مناقب آل ابی طالبؑ ابن شہر آشوب جلد ۲ ص ۳۰۰)

میں ابوالحسن ہوں کہ جس نے کند کیا مشرکین کی دھار کو۔

جب جناب امیرؑ کے قاصد طلحہ، زبیر اور عائشہ کے پاس سے لوٹے تو انہوں نے آپؑ کو ان کی جنگ کی تیاریوں سے آگاہ کیا تو اس وقت آپؑ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اللہؐ پر درود پڑھا پھر آپؑ نے فرمایا اے لوگو! یقیناً میں نے حفاظت کی ہے اس قوم کی تا کہ وہ اپنے شر سے باز آجائیں اور لوٹ جائیں اور میں نے ان کو سرزنش کی اس عہد کے بارے میں جس کو انہوں نے توڑ دیا اور ان کو ان کی بغاوت سے باز رہنے سے خبردار کیا لیکن انہوں نے حیا نہیں کی اور انہوں نے میرے خلاف سازشوں کے انبار لگا دیئے اور جنگ کے لیے آمادہ ہو گئے اور بے شک تمنا دی تجھ کو تیرے نفس نے باطل آرزوں کی اور تیار کیا تجھے تیرے غرور نے سنو گم پائیں ان کو گم پانے والیاں یہ لوگ جانتے ہیں کہ مجھے جنگ سے ڈرایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی مجھے کوئی چیز خوف زدہ کر سکتی ہے اور یقینا میں نے ہمیشہ جنگ میں اپنے مد مقابل سے انصاف کیا ہے جب کہ وہ مجھ سے لڑنے آئے پس ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ میں کون ہوں اور ان کو میرے بارے میں سب کچھ یاد ہے اور وہ سب کچھ بہت پہلے دیکھ چکے ہیں اور وہ یہ بات بھی بہت اچھی طرح

کند کیا مشرکین کی دھار کو اور میں نے متفرق کیا ہے ان کی جماعت کو اور اسی دل سے میں آج بھی ملتا ہوں اپنے دشمن سے اور بے شک میں اسی امر پر قائم ہوں جس کا وعدہ کیا مجھ سے میرے رب نے نصرت وتائید سے اور اپنے معاملے میں پختہ یقین پر اور اپنے دین میں بغیر کسی شبہ کے اے لوگو! بے شک موت سے کسی کو فرار نہیں اور اس کو اس دنیا کا کوئی مقیم عاجز نہیں کر سکتا نہ تو کوئی موت سے بھاگ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اس سے بچانے والا ہے جو قتل نہ کیا گیا موت تو اسے بھی آئے گی بے شک افضل موت شہادت کی موت ہے اور قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں علیؑ کی جان ہے البتہ تلوار کے ہزار زخم بستر پر ایک ہی دفعہ مر جانے سے زیادہ آسان ہے۔اے اللہ! بے شک طلحہ نے میری بیعت توڑی ہے اور انہوں نے خود ہی عثمان کو قتل کیا اور پھر جھوٹ بولا مجھ سے اس کے بارے میں اور میرے خلاف سرکشی پر آمادہ ہو گئے اے اللہ! پس تو نہ مہلت دے اس کو اے اللہ! بے شک زبیر نے مجھ سے قطع رحمی کی اور توڑ ڈالا میری بیعت کو(ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ج ا ص ۳۰۶)

میں ابوالحسن ہوں۔

اور آپؑ کے خطوط میں سے معاویہ کی طرف ایک یہ ہے۔کیا کرے گا تو اس وقت جب یہ دنیا تجھ سے دور ہو جائے گی اور اسی دنیا کی پر رونقی اور زینت سے تو

اس کے دھوکے میں آگیا اور اس کی لذت میں کھو گیا اس نے تجھے بلایا اور تو نے اسے قبول کیا اور اس نے تجھے اپنی طرف کھینچا اور تو نے اس کی اتباع کی اور اس نے تجھے حکم دیا اور تو نے اس کی اطاعت کی اور یقیناً عنقریب کھڑا کرے گا تجھ کو کھڑا کرنے والا اور اس وقت کوئی ڈھال تجھ کو اس سے نجات نہ دے پائے گی پس تو باز آجا اس معاملے سے اور حساب کا سامان پکڑ لے اور کپڑے سمیٹ لے اس سے جو تحقیق نازل ہوئی تیرے بارے میں اور تو سرکشوں کو اپنی قدرت سے ساعت نہ دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تجھ کو بتاتا ہوں وہ جس نے تجھے غافل کیا تجھ کو تیرے نفس سے پس بے شک تو دولت مند ہے اور بے شک شیطان نے تجھ میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے اور تیرے بارے میں اپنی امید کو اس طرح دوڑاتا ہے جیسے تجھ میں خون اور روح دوڑتی ہے اور اے معاویہ تو کب سے رعایا کا منتظم اور امت کے معاملے کا والی بن گیا؟ کیا تو اپنی اوقات بھول گیا ہے؟ کیا تو نہیں جانتا کہ تو کون ہے؟ ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ سے پہلی بدبختی کے لزوم کی اور میں ڈراتا ہوں تجھ کو کہ تو ہو جائے سرکش آرزوؤں کے دھوکے میں مختلف ظاہر اور باطن والا اور تو نے مجھے دعوت جنگ دی ہے پس چھوڑ لوگوں کو ایک طرف اور نکل میری طرف اور بچا دونوں فریقوں کو لڑائی سے تاکہ تو جان

ہوں تیرے دادا، تیرے ماموں اور تیرے بھائی کا قاتل بدر والے دن اور آج بھی تلوار میرے ساتھ ہے اور آج بھی میں اللہ کے دشمن کو اسی جذبے سے ملتا ہوں نہ تو میں نے دین بدلا ہے اور نہ ہی کوئی نیا نبی بنایا ہے اور بے شک میرا راستہ تو وہی ہے لیکن تو اس کو چھوڑ چکا ہے اور ظاہر ہے ایسا تو ہونا ہی تھا کیونکہ تو اس دین میں جبراً داخل ہوا تھا ایمان سے نہیں اور تو گمان کرتا ہے کہ تو آئے گا عثمان کے خون کا بدلہ لینے حالانکہ تو اچھی طرح جانتا ہے کہ عثمان کے قاتل کون ہیں پس تو وہاں جا اور اس کے خون کا بدلہ طلب کر اگر تو طلب کرنے والا ہے اور میں تجھے دیکھوں گا کہ کیسے تو تنگ آتا ہے لڑائی سے جب تجھے بوجھ والے اونٹوں کی چیخ و پکار کاٹے گی تب تو مجھے بلائے گا پے در پے عذاب سے واقع ہونے والی تقدیر سے اور یکے بعد دیگرے حملہ سے جزع کرتے ہوئے اللہ کی کتاب کی طرف اور وہ شدید انکار کرنے والی ہے اور بیعت روکنے والی ہے (نہج البلاغہ ص ۳۶۹،۳۷۱)

میں شبر و شبیر کا باپ ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں یتیموں کا باپ ہوں (الفضائل ابن شاذان القمی ص ۸۴)

آپؑ کے لقب

آپؑ نے فرمایا میں مخلوق کا امام ہوں اور میں رسولؐ کا وصی ہوں اور عالمین کی

عورتوں کی سردار کا شوہر ہوں (نورالثقلین جلد ا ص ۳۳۸)

میں نیک لوگوں کا امیر ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں امیر المومنین ہوں (الفضائل ابن شاذان القمی ص ۸۳)

آپؑ کا نسب

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں (شرح نہج البلاغہ)

اپنے نسب کے بارے میں جناب امیرؑ نے معاویہ کے جواب میں فرمایا تو کہتا ہے کہ میں عبد مناف کی اولاد ہوں اسی طرح ہم بھی ہیں لیکن نہ تو امیہ ہاشم کی طرح ہے اور نہ حرب عبدالمطلب جیسا اور نہ ابو سفیان ابو طالبؑ جیسا اور نہ ہی مہاجر آزاد ہونے والوں جیسا ہے اور نہ ہی سچا جھوٹے جیسا ہو سکتا ہے اور اسی طرح نہ باطل والا حق والے کی طرح ہو سکتا ہے اور نہ ہی مومن خیانت کرنے والے کی طرح ہے اور یقیناً بدترین خلف وہ خلف ہیں جو جہنم کے گڑھے میں گرنے والے سلف کے پیچھے لگیں اور ہمارے پاس نبوت کی فضیلت ہے جس سے ہم نے غالب کو پست کر دیا اور ذلیل کو اٹھا دیا اور جب اللہ نے عرب کو فوج در فوج دین میں داخل کیا اور یہ امت طوعاً و کرھاً مسلمان ہو گئی تو تم بھی انہی میں سے ایک تھے جو اس دین میں خوف کی وجہ سے داخل ہوئے اور ایسے وقت میں جب سبقت لے جانے والے اپنی سبقت میں کامیاب ہو چکے تھے اور اول مہاجرین

اپنی فضیلت لے گئے پس تو اپنے اندر شیطان کو حصہ دار نہ بنا اور نہ ہی اپنے نفس پر اسے راستہ دے (نہج البلاغہ ص ۳۷۵)

میں اسکا درخت ہوں اور پھیلے ہوئے درخت کا میں تنا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا کہ قریش نے سعادت طلب کی پھر بد بخت ہو گئے نجات طلب کی پھر ہلاک ہو گئے ہدایت طلب کی پھر گمراہ ہو گئے کیا انہوں نے سنا نہیں خرابی ہو ان کے لیے اللہ کا قول ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بے خوفی سے ان کی اتباع کی تو ان کے ساتھ ان کی اولاد کو ہم ملا دیں گے پس کہاں ہیں راہ سے ہٹنے والے اور برائی کی طرف جانے والے اور کیا کہنا اولاد رسولؐ کا اور ان سے نسبت رکھنے والوں کا کہ اللہ نے ان کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور ان کو ایسا فخر عطا کیا کہ کوئی اور ان کے مقام تک نہ پہنچ سکا اور اللہ نے ان کو اپنے لیے پسند کیا سنو! بے شک اولاد کی کئی ٹہنیاں ہیں اور میں ان کا درخت ہوں اور میں ہی اس پھیلے ہوئے درخت کا تنا ہوں اور بے شک میں احمدؐ سے بمنزلہ روشنی کے ہوں ہم خلقت سے پہلے عرش کے نیچے سائے کی طرح تھے اور اس مٹی کے پیدا ہونے سے پہلے جس سے انسان بنا بلند و بالا نور تھے بغیر جسم کے بے شک ہمارا امر انتہائی دشوار ہے جس کی حقیقت سوائے تین کے کوئی نہیں جانتا مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کو اللہ نے امتحان کے لیے پرکھا ہو

پس جب تمہارے سامنے راز کھل جائے یا امر واضح ہو جائے تو اسے قبول کر لو ورنہ خاموش رہو محفوظ رہو گے اور ہمارے علم کو اللہ کی طرف لوٹاؤ بے شک تم ان تمام سے زیادہ وسعت والے ہو جو آسمان و زمین کے درمیان ہیں (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ ۱۳۔۱۰۵)

الاقارب (آپؑ کی قرابت داری)

میں مصطفیٰؐ کا بھائی ہوں کوئی شک نہیں ہے میری قرابتداری میں (تاریخ اصبہان ۲۔۶۰)

میں رسول اللہؐ کا بھائی ہوں اور اس کے چچا کا بیٹا ہوں نہیں کہے گا میرے بعد کوئی بھی یہ بات (مسند ابی یعلی ۱۔۳۴۷)

میں اخو رسول اللہؐ ہوں اور اس کے چچا کا بیٹا ہوں اور اس کی سزا کی تلوار ہوں اور اس کی فتح کا ستون ہوں اور اسکی پکڑ اور اس کی سختی ہوں (تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۹۹)

میں سسرال والا ہوں۔ اللہ نے ارشاد فرمایا اور اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا انسان کو پانی سے پھر بنایا اس کو خاندان والا اور سسرال والا (معانی الاخبار و تفسیر نور الثقلین)

میں بتولؑ کا شوہر ہوں جہانوں کی عورتوں کی سردار فاطمہؑ طاہرہ، صدیقہ اور

نیکوں کی راہنما۔

اللہ کے محبوب کی حبیبہ اور اس کی محبوب ترین بیٹی اور آپؐ کی نسل اور رسول اللہؐ کے پھول آپؐ کے نواسے جو خیر الاسباط ہیں اور میرے بیٹے جو خیر الاولاد ہیں کیا کوئی انکار کر سکتا ہے جو میں نے کہا کہاں ہیں اہل کتاب کے مسلمان ؟(نور الثقلین ۵۔۵۹۹)

میں اور حسینؑ۔اے حسنؑ میں اور حسینؑ تم سے ہیں اور تم ہم سے ہو کیا میں تم کو خبر نہ دوں اپنی ذات کے بارے میں لیکن حسنؑ پس وہ جوان ہے جوانوں میں سے اور میں اور حسینؑ تم سے ہیں اور تم ہم سے ہو(ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ۲۰۔۲۸۴)

میں بیان کرتا ہوں تم کو اپنے اور اہل بیتؑ کے بارے میں ۔امیر المومنینؑ نے فرمایا میں بیان کرتا ہوں تم کو اپنے اور اہل بیتؑ کے بارے میں اور لیکن میں اور حسینؑ پس ہم تم سے ہیں اور تم ہم سے ہو(ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ۱۶۔۱۱)

میں وہ ہوں کہ جس کا چچا جنت میں سردار ہے(الفضائل ابن شاذان ص ۸۳)

میں جعفر طیارؑ کا بھائی ہوں(عیون المواعظ والحکم)(

میں زیادہ محبوب ہوں آپؐ کو یا فاطمہؑ؟

علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؑ

؟فرمایا فاطمہؑ مجھ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے فاطمہؑ سے زیادہ عزیز ہے اور اے علیؑ تو میرے ساتھ حوض پر ہوگا اور لوگوں کو اس طرف آنے سے ہٹائے گا بے شک اس پر آبخورے ہونگے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر اور تو اور حسنؑ اور حسینؑ اور حمزہ اور جعفرؑ جنت میں بھائی بھائی ہونگے تختوں کے آمنے سامنے اور تو میرے ساتھ ہوگا اور تیرے شیعہ بھی پھر رسول اللہؐ نے یہ آیت پڑھی بھائی بھائی ہونگے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے (سورہ الفجر)

میں بوڑھوں کا سردار ہوں اور میرے اندر ایوبؑ کی سنت ہے۔

عبایہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بوڑھوں کا سردار ہوں اور مجھ میں ایوب کی سنت ہے اور اللہ کی قسم اللہ ضرور جمع کرے گا میرے لیے میرے اہل کو جیسے کہ وہ جمع کئے گئے یعقوب کے لیے (روایت کیا اس کو مفید اور کشی نے)

النشاۃ

آپؑ کی پرورش۔ ظہور کے وقت سے۔ اور آپؑ کے کلام سے۔

آپؑ نے فرمایا بے شک ظاہر ہوگا تم پر میرے بعد ایک آدمی بڑی شہ رگ والا اور بڑے پیٹ والا اور کھائے گا جو پائے گا اور تلاش کرے گا جو نہ پائے گا پس تم اس کو قتل کر دو لیکن ہر گز تم اس کو قتل نہ کرو گے سنو اور بے شک وہ تم کو مجھ پر

سب و شتم کرنے اور مجھ سے برات کا حکم دے گا بے شک میں فطرت سے ظاہر ہوا اور میں سبقت لے گیا ہوں ایمان اور ہجرت کی طرف (نہج البلاغہ)

میں اور رسول اللہؐ دونوں سجدہ کرنے والے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا نہیں کی عبادت کسی نے اللہ کی مجھ سے پہلے سوائے اس کے نبیؐ نے ایک دن ہم سجدے میں تھے کہ میرے والد ابو طالبؑ تشریف لے آئے یہ دیکھ کر ابو طالبؑ نے مجھ سے فرمایا اپنے چچا کے بیٹے کی ہمیشہ نصرت کرنا اور کبھی اس کے دشمن کو اس پر غالب نہ آنے دینا (شرح نہج البلاغہ)

میں نوجوان ہوں۔۔۔

رسول اللہؐ نے جناب امیرؑ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا جناب امیرؑ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ لوگ بوڑھے ہیں تجربہ کار ہیں اور میں جوان ہوں ہو سکتا ہے کہ وہ میرے فیصلہ سے اعراض کریں تو رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ تجھ کو ثابت قدمی عطا کرے گا تیرے دل اور زبان کی رہنمائی کرے گا۔ (شرح نہج البلاغہ)

میں رسول اللہؐ سے بازو کی طرح ہوں کندھے سے اور کلائی کی مثل بازو سے اور ہتھیلی کی طرح ہوں کلائی سے۔ آپؐ نے میری پرورش کی بچپن میں اور مجھے بھائی بنایا اور میں نبوت کا رازدار ہوں اور میں ہی رسول اللہؐ کی وصیت کا امانتدار ہوں

(ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

السبق الا یمان

میں پہلا ہوں جس نے رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی (کنزالعمال ۱۳۔۱۲۴)

میں اسلام کا پہلا مسلمان ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں پہلا ہوں جس نے رسول اللہؐ کی درخت کے نیچے بیعت کی۔اللہ تعالٰی کے قول میں ہے راضی ہو گیا اللہ مومنین سے جب انہوں نے بیعت کی آپؐ سے درخت کے نیچے (تفسیر علی بن ابراہیم)

میں پہلا ہوں جس نے نماز پڑھی رسول اللہؐ کے ساتھ (الجوھرہ للمسانی ص ۷)

میں پہلا ہوں جس نے اظہار ایمان کیا تمام امت میں سے (شواہد التنزیل ۱۔۳۲۸)

آپؑ کے کلام میں ہے۔۔۔اے مختلف انسانوں ! اے متفرق دلوں ! ان کے بدن حاضر ہیں لیکن عقلیں ان سے غائب ہیں میں مجبور کرتا ہوں تم کو حق پر اور تم نفرت کرتے ہو اس سے جیسے کہ شیر کی گرج سے دور بھاگ جانے والی بکری نفرت کرتی ہے۔بہت دور ہے یہ کہ تم سے ظاہر ہو عدل کے راز یا سیدھی ہو حق کی کجی۔اے اللہ بے شک تو جانتا ہے نہ تو ہم اس زمین پر بادشاہت چاہتے ہیں اور نہ جاہ و حشم ہم تو صرف تیرے دین کو غالب کرنا چاہتے ہیں اور تیرے

شہروں کی اصلاح چاہتے ہیں تاکہ مظلوم کو امن ملے اور ظالم کو سزا ملے اے اللہ بے شک میں پہلا ہوں جس نے رجوع کیا اور میں تھا سب سے پہلا جس نے رسولؐ کے ساتھ نماز پڑھی (نہج البلاغہ)

یوم الدار

میں یارسول اللہؐ آپ کا وزیر ہوں۔

آپؑ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی اور ڈرائیں آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (سورہ الشعراء ۲۶۔۲۱۴)

تو رسول اللہؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا اے علیؑ بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ ڈرائیں اپنے رشتہ داروں کو۔ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ دعوت کی تیاری کرو۔ ایک بکری کی ران اور ایک برتن دودھ کا بھر دو اور بنی عبدالمطلبؑ کو بلالاؤ تاکہ میں ان سے بات کر سکوں اور ان کو پیغام پہنچاؤں جس کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے پس میں نے سب کو اطلاع دی اور اس دن کم و بیش چالیس لوگ تھے ان میں ابو طالبؑ، حمزہ، عباس، ابو لہب بھی تھے جب تمام لوگ آپؐ کے پاس آگئے تو آپؐ نے وہ کھانا منگوایا جس کو میں نے تیار کیا تھا پس رسول اللہؐ نے اس کھانے میں سے ایک ٹکڑا تناول فرمایا پھر فرمایا کھاؤ اللہ کا نام لے کر پس انہوں نے کھانا کھایا اتنا سیر ہو کر کھایا کہ ان کو کسی اور چیز کی حاجت

نہ رہی اور قسم ہے اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کھانا صرف اتنا تھا جسے صرف ایک آدمی ہی کھا سکتا تھا لیکن تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ ان کو پانی پلاؤ پس میں نے ایک برتن میں پانی ان کو پیش کیا یہاں تک کہ سب سیراب ہوگئے اللہ کی قسم یہ پانی صرف ایک آدمی لے لیے تھا لیکن سب کے سب سیراب ہوگئے اس کے بعد جب رسول اللہؐ نے ان سے کلام کرنے کا ارادہ کیا تو ابولہب پہلے ہی بول اٹھا تمہارے صاحب نے تم پر جو جادو کیا ہے وہ نہایت ہی سخت ہے پس قوم متفرق ہوگئ اور رسول اللہؐ بات نہ کر سکے پھر اگلے دن رسول اللہؐ نے پھر دعوت کا انتظام کرنے کا حکم دیا پس میں نے پھر ایسا ہی کیا اور ان سب کو پھر جمع کیا ان کو کھانا کھلایا پانی پلایا اور سب کے سب سیر و سیراب ہو گئے پھر رسول اللہؐ نے ان سے خطاب کیا اور فرمایا اے عبدالمطلبؑ کی اولاد بے شک میں اللہ کی قسم تمہارے لیے ایک عظیم خوشخبری لایا ہوں میں نہیں جانتا اس سے پہلے کسی نے اپنی قوم کو اس سے افضل چیز دی ہو بے شک میں تمہارے پاس لایا ہوں دنیا و آخرت کی خیر اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو بلاؤں اس کی طرف پس تم میں سے کون ہے جو میری مدد کرے گا؟ اس امر پر اور اس شرط پر یہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا تم میں سے یہ سننا تھا کہ سب کے سب پیچھے ہٹ گئے میں آگے بڑھا

اور کہا بے شک میں کمسن ہوں لیکن یارسول اللہؐ میں آپؐ کا وزیر ہوں میں آپؐ کی مدد کروں گا پس رسول اللہؐ نے میرا بازو تھاما اور فرمایا اے بنی عبدالمطلبؑ سن لو یہ علیؑ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے پس اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو یہ سن کر ساری قوم ہنستی ہوئی کھڑی ہو گئی اور ابو طالبؑ سے کہنے لگے تیرا بھتیجا تجھ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے بیٹے کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں۔۔۔

ایک شخص نے امیر المومنینؑ سے پوچھا آپؑ اپنے چچا کے بیٹے کے کیسے وارث ہو سکتے ہیں ؟آپؑ نے فرمایا اے لوگوں کی جماعت اپنے کان کھولو اور سنو ۔۔۔جب رسول اللہؐ نے بنی عبدالمطلبؑ کو جمع کیا ان کی دعوت کی پہلے دن جب خطاب کرنے لگے تو ابو لہب نے ہنگامہ کر دیا اور لوگ بات سنے بغیر چلے گئے اگلے دن پھر دعوت ہوئی اور رسول اللہؐ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور فرمایا کوئی ہے تم میں سے جو میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ بننا چاہے ؟تو میں نے کہا یارسول اللہؐ انا (میں) فرمایا علیؑ بیٹھ جاؤ پھر فرمایا کوئی ہے تم میں سے جو میرا بھائی، وصی اور خلیفہ بننا چاہے میں پھر اٹھا اور کہا یارسول اللہؐ انا (میں) آپؐ نے فرمایا علیؑ بیٹھ جاؤ حتی کہ تیسری مرتبہ بھی میں کھڑا ہوا تب آپؐ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور

فرمایا تو اے علیؑ میرا وارث ہے یوں میں رسولؐ کا وارث بنا اپنے چچا کے بیٹے کا نہ کہ کوئی دوسرا اچچا (علل الشرائع، تاریخ طبری، مسند احمد بن حنبل، نسائی)

میں نے رکھا بچپن میں عرب کے سینے کو۔۔۔اور میں نے توڑا ربیعہ اور مفر قوموں کے ستاروں کو۔۔

آپؑ نے فرمایا تم جانتے ہو میرا مقام رسول اللہؐ کے پاس قریبی قرابت سے اور خاص مرتبے سے اور آپؐ نے مجھے پالا، اپنے سینے سے لگایا، اپنے پہلو میں سلایا ،آپؐ اپنا بدن مجھ سے مس کرتے اور اپنی خوشبو سنگھاتے اور جب آپؐ مجھے کھانا کھلاتے تو پہلے لقمہ اپنے دانتوں سے چباتے پھر میرے منہ میں ڈالتے اور میں رسول اللہؐ کی ایسے اتباع کرتا جیسے بچہ اپنی ماں کی کرتا ہے اور میں آغوش رسالت میں پلتا رہا آپؐ کے ساتھ غار حرا میں رہتا آپؐ کے ساتھ عبادت کرتا اور ہم دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا میں نے وحی رسالت کے نور کو دیکھا میں نے نبوت کی خوشبو سونگھی اور میں نے شیطان کو چیختے چلاتے سنا جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی پس میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ چیخ کیسی تھی فرمایا یہ شیطان تھا جو آج مایوس ہو گیا ہے بے شک جو میں سنتا ہوں وہ اے علیؑ تو بھی سنتا ہے جو میں دیکھتا ہوں تو بھی وہی دیکھتا ہے اور بے شک تو میرا وصی میرا وزیر اور میرا خلیفہ ہے (نہج البلاغہ)

میں اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں (شرح نہج البلاغہ)

میں (میں نے کہا) لاالہ الااللہ (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے)

اس معجزے کے ذکر میں آپؑ نے فرمایا میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا جب آپؐ کے پاس قریش کا لشکر آیا انہوں نے آپؐ سے کہا اے محمدؐ بے شک تو نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے اور ایسا دعویٰ تیرے آباء واجداد میں سے کسی نے نہیں کیا اور نہ ہی تیرے گھر میں کسی نے کیا ہم تم سے ایک بات کا سوال کرتے ہیں اگر تم نے یہ کر دیکھایا تو ہم قبول کرلیں گے کہ تم اللہ کے سچے نبی ہو اور اگر تم نہ کرسکے تو ہم جان جائیں گے کہ تم جھوٹے جادوگر ہو پس آپؐ نے فرمایا کیا سوال ہے تمہارا؟ انہوں نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس درخت کو حکم دو کہ وہ اپنی جڑوں اور تنوں سمیت تمہارے سامنے آکر کھڑا ہو جائے پس آپؑ نے فرمایا بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے اگر میں نے تمہارے لیے یہ کر دیا تو کیا تم ایمان لے آؤ گے اور کیا تم حق کی گواہی دو گے؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں۔۔ فرمایا میں تم کو ابھی وہی کچھ دیکھاؤں گا جو تم چاہتے ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ تم نہیں پلٹو گے خیر کی طرف اور بے شک تم میں ایک آدمی موجود ہے جو ایک کنوئیں میں ڈالا جائے گا اور جو لشکروں کو اکھٹا کرے گا۔۔ پھر فرمایا اے درخت اگر اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور مجھے رسولؐ جانتا ہے تو تو اکھڑ جا اپنی جڑوں کے ساتھ اور کھڑا

ہو جا میرے سامنے اللہ کے حکم سے پس قسم ہے اس ذات کی جس نے بھیجا آپؐ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر وہ درخت اکھڑ گیا اپنی جڑوں سمیت اور مثل پرندوں کے پروں کی کھڑ کھڑاہٹ کے چلتا ہوا آیا اور رسول اللہؐ کے سامنے آکر ٹھہر گیا اور اپنی کچھ شاخیں رسول اللہؐ کے شانے پر بکھیر دیں اور میں جو آپؐ کے دائیں جانب تھا کچھ شاخیں میرے شانے پر بکھیر دیں جب قوم نے یہ منظر دیکھا تو غرور و تکبر سے کہنے لگے اس کو حکم دیں کہ اس کا نصف حصہ یہیں رہے اور نصف اپنے مقام پر چلا جائے آپؐ نے حکم دیا تو آدھا حصہ لوٹ گیا قوم پھر کفر و سرکشی کرتے ہوئے کہنے لگی کہ اب اس کے باقی ماندہ حصے کو بھی واپس جانے کا حکم دیں تو آپؐ نے اس کو حکم دیا وہ حصہ بھی واپس اپنے مقام پر لوٹ گیا پس میں نے کہا۔۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔۔ بے شک میں پہلا ایمان لانے والا ہوں یا رسول اللہؐ آپ پر بے شک درخت نے جو کچھ کیا اللہ کے حکم سے آپؐ کی نبوت کی تصدیق کرنے کے لیے اور آپؐ کے کلمات کی بزرگی جتلانے کے لیے۔ پس ساری قوم نے کہا یہ تو جادوگر ہے اور اس کا جادو بہت ہی عجیب ہے جو پوشیدہ ہے اور کوئی بھی اس معاملے میں آپ کی تصدیق نہیں کر سکتا مگر کوئی آپ جیسا ان کی مراد میں تھا اور بے شک اس قوم پر نہیں اثر کرتی اللہ کے معاملے میں کوئی ملامت کرنے والے کی ملامت خاص طور پر ان میں صدیقین

کی نشانی اوران کے کلام نیک لوگوں کی کلام راتوں کو جاگنے والے اور دن کو روشن کرنے والے اور قرآن کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والے اللہ اور اس کے رسولؐ کے طریقوں کو زندہ کرنے والے نہ وہ تکبر کرتے ہیں اور نہ وہ بڑائی جتاتے ہیں اور نہ ہی وہ غلو کرتے ہیں اور نہ وہ فساد کرتے ہیں ان کے دل جنت میں ہیں اور ان کے جسم عمل کرنے میں (نہج البلاغہ)

آپؑ کا نبیؐ کی خدمت میں ہونا

میں پہلا ہوں جس نے آپؐ کی تصدیق کی۔۔

آپؑ کے کلام میں سے جو آپؑ نے واقعہ نہروان کے بعد فرمایا میں نے اس وقت اپنے فرائض انجام دیئے جب دوسرے اس راہ میں قدم بڑھانے کی جرات نہ رکھتے تھے اور اس وقت سر اٹھا کر سامنے آیا جب کہ دوسرے لوگ گوشوں میں چھپے ہوئے تھے اور اس وقت زبان کھولی جب کہ دوسرے گنگ نظر آتے تھے اور اس وقت اللہ کے نور کی روشنی میں آگے بڑھا جب دوسرے زمین گیر ہو چکے تھے گو میری زبان ان سب سے دھیمی تھی مگر سبقت و پیش قدمی میں میں سب سے آگے تھا میرا اس تحیک کی باگ تھامنا تھا کہ وہ اڑسی گئی اور میں صاف تھا جو اس میدان میں بازی لے گیا معلوم ہوتا تھا جیسے پہاڑ جسے نہ تند ہوائیں جنبش دے سکتی ہیں اور نہ تیز جھکڑ اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں کسی ایک کے لیے بھی مجھ

میں عیب گیری کا موقع اور حرف گیری کی گنجائش نہ تھی دبا ہوا میری نظر میں طاقتور ہے جب تک کہ میں اس کا حق نہ دلوا دوں اور طاقت ور میرے یہاں کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے دوسرے کا حق نہ دلوا دوں ہم قضائے الٰہی پر راضی ہو چکے ہیں اور اسی کو سارے امور سونپ دیئے جائیں کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھتا ہوں ؟ خدا کی قسم میں وہ ہوں جس نے سب سے پہلے آپؐ کی تصدیق کی تو اب آپؐ پر جھوٹ باندھنے میں پہل کیوں کروں گا ؟ میں نے اپنے حالات پر نظر کی تو دیکھا کہ میرے لیے ہر قسم کی بیعت سے اطاعت رسول مقدم تھی اور ان سے کیے ہوئے عہد و پیمان کا جو میری گردن میں تھا (نہج البلاغہ خطبہ ۳۷)

اور آپؑ کا کلام اہل عراق کی مذمت میں۔

اے اہل عراق ! تم اس حاملہ عورت کی مانند ہو جو حاملہ ہونے کے بعد حمل کے دن پورے کرے تو مرا ہوا بچہ گرادے اور اس کے شوہر بھی مر چکا ہو اور اس کی رنڈوے پن کی مدت بھی لمبی ہو چکی ہو اور کیونکہ اس کو کوئی قریبی عزیز نہیں ہوتا تو اس کے دور کے عزیز ہی اس کے وارث ہوں بخدا میں تمہاری طرف خوشی سے نہیں آیا بلکہ حالات سے مجبور ہو کر آگیا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم کہتے

ہو کہ علیؑ کذب بیانی کرتے ہیں خدا تمہیں ہلاک کرے بتاؤ میں کس پر جھوٹ باندھ سکتا ہوں ؟ کیا اللہ پر ! میں تو سب سے پہلا ہوں جو اس پر ایمان لا یا یا اس کے نبیؐ پر ؟ میں ہی وہ پہلا ہوں جس نے ان کی تصدیق کی خدا کی قسم ایسا ہر گز نہیں بلکہ وہ ایک ایسا انداز کلام تھا جو تمہارے سمجھنے کا نہ تھا اور نہ تم میں اس کے سمجھنے کی صلاحیت تھی خدا تمہیں سمجھے میں تو بغیر کسی عوض کے تم کو نایاب علمی جواہر دے رہا ہوں کاش کہ ان کے لیے کسی کے ظرف میں سمائی ہوتی ٹھہرو کچھ دیر بعد تم بھی اس کی حقیقت کو جان لو گے (نہج البلاغہ)

میں وہ ہوں کہ میں نے قتال کیا کافروں سے اللہ کے راستے میں (الفضائل ابن شاذان القمی ص ۸۴)

میں صرف کرنے والا ہوں اپنی زندگی اللہ کے دین کے لیے (عیون المواعظ والحکم)

آپؑ کی ہجرت تک قربانی

میں وہ ہوں جو سویا رسولؐ کے بستر پر اور میں نے آپؐ کی حفاظت کی اپنی جان سے مشرکین سے (الفضائل ابن شاذان ص ۸۴)

میں اس میں ہوں۔

آپؑ نے فرمایا بے شک قریش ہمیشہ رسول اللہؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ بناتے رہتے تھے ایک دن دار ندوۃ میں ان کا اجتماع ہوا اور اس اجتماع میں ابلیس ملعون بھی حاضر تھا کانے ثقیف کی شکل میں پس اس نے ان کو تحریک دی کہ قریش کے ہر چھوٹے بڑے قبیلے سے ایک آدمی تلوار لے کر رسول اللہؐ کے پاس جائے جب کہ وہ سو رہے ہوں اور ایک ساتھ اپنی تلواریں چلا کر ان کو قتل کردیں جو وہ اس کو قتل کردیں تو کیونکہ قریش کے ہر قبیلہ کے آدمی قاتلوں میں شامل ہوگا اس لیے کوئی بھی قبیلہ محمدؐ کے قاتلوں کو اس کے وارثوں کے سپرد نہیں کرے گا اور محمدؐ کا خون ضائع چلا جائے گا پس جبرائیل نازل ہوا اور نبیؐ کو اس منصوبہ بندی کی خبر دی اور کہا کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ آپؐ علیؑ کو بستر پر سلا کر ہجرت فرما جائیں پس میں برضا و رغبت رسولؐ کے بستر پر لیٹ گیا اور بخدا جس اطمینان سے میں شب ہجرت سویا پھر ایسی نیند مجھے نہ آسکی قریش والے سمجھے کہ رسولؐ بستر پر سو رہے ہیں اور اپنی دانست میں وہ ان کو قتل کرنے آئے جب وہ سب جمع ہوگئے اور میں تلوار سونت کر آگے بڑھا اور وہ سب کے سب بھاگ گئے پھر آپؑ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟ تو سب پکار اٹھے بے شک یا امیر المومنینؑ (نورالثقلین ۲۔۲۱۰)

میں ھو ہوں۔ میں ہی ـــــ وہ ہوں)(

میں نے حفاظت کی رسول اللہؐ کی۔

ابو بکر کے ساتھ ایک مباحثہ میں آپؑ نے فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کہ میں نے رسول اللہؐ کی حفاظت کی اپنی جان کے ساتھ یا تو نے تو اس نے کہا بے شک آپؑ نے (نورالثقلین ۲۔۲۱۰)

آپؑ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ۔

میں کہ میرا خون رسول اللہؐ کا خون ہے میرا گوشت آپؐ کا گوشت ہے میری ہڈیاں آپؐ کی ہڈیاں ہیں میرا علم آپؐ کا علم ہے میری جنگ آپؐ کی جنگ ہے میری صلح آپؐ کی صلح ہے اور میری اصل آپؐ کی اصل ہے اور میری فرع آپؐ کی فرع ہے میرا سینہ آپؐ کا سینہ ہے اور میرے دادا آپؐ کے دادا ہیں (عیون المواعظ والحکم)

میں تم سب میں سے سب سے زیادہ محبوب ہوں آپؐ کو اور تم سب سے زیادہ حقدار ہوں آپؐ کے نفس پر (مناقب المغازلی ص ۱۱۱)

میں رسول اللہؐ سے نور کی طرح ہوں نور سے (عیون المواعظ والحکم)

میں رسول اللہؐ سے ان کی گھبراہٹ دور کرنے والا ہوں (عیون المواعظ الحکم)

میں رسول اللہؐ کا علمدار ہوں دنیا میں اور آخرت میں (نورالثقلین ۱۔۵)

میں علم اٹھانے والا ہوں دائیں ہاتھ سے (الفضائل ابن شاذان ص ۸۳)

میں اولیٰ ہوں کہ اتباع کروں آپؐ کے حکم کی۔

آپؑ نے معاویہ سے فرمایا اگر تو امت میں تفرقہ پیدا کرے گا تو میں ہی تجھ کو ایسا کرنے سے روکوں گا اور میں اس کا حق رکھتا ہوں رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں باغیوں سے قتال کروں اور رسول اللہؐ نے اپنے ساتھوں سے فرمایا کہ بے شک علیؑ قتال کرے گا قرآن کی تاویل پر جیسے کہ میں نے قتال کیا اس کی تنزیل پر (ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ ۱۴۔۴۳)

میں زیادہ جانتا ہوں اس کو تجھ سے۔۔

جناب امیرؑ نے ماہر سائی سے فرمایا تیری ہلاکت ہو! تو میرے پاس آکہ میں تجھے علم دوں اور تجھ سے مناظرہ کروں اور تجھ پر حق کو پیش کروں کہ میں وہ ہوں جو سب کچھ جانتا ہوں اور تیری اصلاح کروں کہ شاید کہ تو پہچان جائے اس کو جسکا تو اب تک منکر ہے اور تو دیکھ لے کہ تو اندھا ہے اور جاہل ہے۔۔ پس اس نے کہا بے شک میں آپؑ کے پاس آؤں گا جناب امیرؑ نے فرمایا صبح کے وقت آنا اور یاد رکھ تجھ کو شیطان غافل نہ کرنے پائے اور اور وہ تجھے تیرے قیاس کی دنیا میں مشغول نہ کر دے اللہ کی قسم اگر تو مجھ سے ہدایت طلب کرے تو میں تیری ہدایت کروں گا اور تجھے سیدھے راستے پر لے آؤں گا (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ ۳۔۱۲۸)

میں اس دن سنانے والا ہوں تم کو۔

اللہ نے اپنے رسولؐ کو اس وقت بھیجا جب کہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور ساری امتیں مدت سے خواب غفلت میں پڑی ہوئیں تھیں فتنے سر اٹھا رہے تھے سب چیزوں کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا جنگ و جدل کے شعلے بھڑک رہے تھے دنیا بے رونق و بے نور تھی اور اس کی فریب کاریاں کھلی ہوئیں تھیں اس وقت اس کے پتوں میں زردی دوڑی ہوئی تھی اور پھلوں سے ناامیدی تھی پانی زمین میں تہہ نشین ہو چکا تھا ہدایت کے مینار مٹ گئے تھے اور ہلاکت و گمراہی کے پرچم کھلے ہوئے تھے دنیا والوں کے سامنے کڑے تیوروں والے تیوری چڑھائے نظر آرہی تھی اس کا پھل فتنہ تھا اور اس کی غذا مردار تھی اندر کا لباس خوف اور باہر کا پہناوا تلوار تھا خدا کے بندو! عبرت حاصل کرو اور ان بداعمالیوں کو یاد کرو جن کے نتائج میں تمہارے باپ، بھائی جکڑے ہوئے ہیں اور جن پر اس سے حساب ہونے والا ہے مجھے میری زندگی کی قسم! تمہارے اور ان کے درمیان صدیوں اور زمانوں کا فاصلہ ہے ابھی تم اس دن سے زیادہ دور نہیں ہوئے کہ جب ان کی صلبوں میں تھے خدا کی قسم! جو باتیں رسولؐ نے ان کے کانوں میں پہنچائیں وہی باتیں میں تمہیں سنا رہا ہوں اور جتنا انہیں سنایا گیا تھا اس سے کچھ کم تمہیں نہیں سنایا جا رہا ہے اور جس طرح اس وقت ان کی آنکھیں

کھولی گئی تھیں اور دل بنائے گئے تھے ویسی ہی آنکھیں اور ویسے ہی دل اس وقت تمہیں دیئے گئے تھے ویسی ہی آنکھیں اور ویسے ہی دل اس وقت تمہیں دیئے گئے ہیں خدا کی قسم! ان کے بعد تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں بتائی گئی ہے جس سے وہ ناآشنا رہے ہوں اور کوئی خاص چیز نہیں دی گئی ہے جس سے وہ محروم تھے ۔ہاں ایک ایسی مصیبت تمہیں پیش آگئی ہے (جو اس اونٹنی کی مانند ہے) جس کی نکیل جھول رہی ہے اور تنگ ڈھیلا پڑ گیا ہے جو کہیں نہ کہیں ٹھوکر ضرور کھائے گی دیکھو! ان فریب خوردہ لوگوں کے ٹھاٹھ باٹھ تمہیں ورغلا نہ دیں اس لیے کہ یہ ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جس کا وقت محدود ہے (نہج البلاغہ خطبہ ۸۸)

میں سنت کو زندہ کرنے والا اور بدعت کو ختم کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

اگر میں نہ لوں اس کو جس کو اس نے لیا تو مجھے ڈر ہے کہ میں اس کو نہیں ملوں گا۔

عقبہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپؑ کے آگے کھٹاس لیے ہوئے دودھ تھا حتی کہ مجھے اس کی کھٹاس تکلیف دے رہی تھی اور اس کے پاس ہی سخت روٹی کے چند ٹکڑے تھے میں نے پوچھا یا امیر المومنینؑ آپؑ ایسا کھانا کھاتے ہیں ؟آپؑ نے فرمایا اے ابوالجنوب رسول اللہؐ اس سے بھی زیادہ ترش کھاتے تھے اور اس سے بھی زیادہ پھٹا ہوا

لباس پہنتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ عقبہ جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ایک دودھ کا پیالہ آپؑ کے آگے رکھا ہوا تھا جو اس قدر ترشی لیے ہوئے تھا کہ مجھے اس کی ترشی تکلیف دینے لگی اور ساتھ ہی آپ سخت جو کی بنی ہوئی روٹی سے تناول فرمارہے تھے اور یہ روٹی کے ٹکڑے اس قدر سخت تھے کہ بعض اوقات آپ اپنے گھٹنوں کی مدد سے اس کو توڑتے آپؑ کی کنیز فضہ آپؑ کے سرہانے کھڑی تھی میں نے اس سے کہا اے فضہ کیا تو امیر المومنینؑ کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتی تم اس جو کے آٹے کو اچھی طرح کیوں نہیں چھانتی کہ روٹی نرم ہو جائے پس اس نے جواب دیا جو ہمارے مولاؑ کا حکم ہوتا ہے ہم اسی کو بجالاتے ہیں تب جناب امیرؑ نے گریہ فرمایا اور آپؑ نے فرمایا میرے ماں باپ قربان ہوں اس پر جس نے تین دن متواتر گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپؐ اس کو نہیں چھانتے تھے اپنے آٹے کو پھر فرمایا میری مراد رسول اللہؐ ہیں (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ۲۔۲۰۱)

میں جنگ کروں گا اس تلوار سے آپؐ کے آگے۔

آپؑ نے فرمایا اے اللہ، اے رحمن، اے رحیم، اے واحد، اے احد، اے صمد

مائل ہوتے ہیں دل اور اٹھتے ہیں ہاتھ اور لمبی ہوتی ہیں گردنیں اور لگتی ہیں آنکھیں اور طلب کی جاتی ہیں ضروریات اے اللہ ! بے شک ہم شکایت کرتے ہیں تیری طرف اپنے نبیؐ کے چلے جانے کی اور ہمارے دشمنوں کی کثرت کی اور ہماری خواہشات کے متفرق ہونے کی اے ہمارے رب فیصلہ کر ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے چلو اللہ کی برکات پر پھر آواز دی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے۔

تقویٰ کا کلمہ۔راوی کہتا ہے قسم ہے اس کی جس نے محمدؐ کو نبی بر حق بنا کر مبعوث کیا نہیں سنا ہم نے کسی قوم کے رئیس کو جب سے پیدا کیا اللہ نے زمین و آسمان کہ قتل کیا ہو اس نے اپنے ہاتھ سے ایک دن میں جو اس نے قتل کیا بے شک قتل کئے گئے جو کہ شمار کرنے والوں نے ذکر کیا ہے پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ عرب کے مشہور آدمیوں میں سے آپؑ نکلتے تھے اپنی تلوار نکالے ہوئے پس آپؑ فرماتے تھے کہ مبازرت ہے میری طرف اس سے تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں کہ چیر ڈالوں اس کو لیکن جو بات مجھے روک دیتی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی تلوار مگر ذوالفقار جیسی اور نہیں ہے کوئی جوان مگر علیؑ جیسا اور میں لڑائی کروں گا اس تلوار سے آپؐ کے آگے فرمایا

پس ہم سیدھا کرتے ہیں اس کو پکڑ کر اور پھیر دیتے ہیں اس کو اپنے ہاتھوں سے پس اللہ کی قسم نہیں ہے کوئی بہادر و جری جیسا کہ آپؑ تھے (نہج البلاغہ ۲۔۲۱۱)

میں کافروں کو قتل کرنے والا ہوں (الفضائل ابن شاذان ص ۸۴، عیون المواعظ والحکم)

میں بدر و حنین کے دن کافروں کا قاتل ہوں (الفضائل ابن شاذان ص ۸۲)

میں کافروں کو قتل کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں بدر و حنین والے دن کا ساتھی ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں باطل کو کوڑے لگانے والا ہوں اور شہسواروں کو قتل کرنے والا ہوں اور اس کو عذاب دینے والا ہوں جس نے رحمٰن کا انکار کیا (نور الثقلین ۵۔۵۹۹)

میں ہلاک کرنے والا ہوں مسلح گروہوں کو احد کے دن (الفضائل ابن شاذان ۸۴)

میں آپؐ کے پاس ان کی خبریں لانے والا ہوں۔جب مشورہ کیا قریش نے کہ لوٹ جائیں وہ مدینہ کی طرف احد میں شکست کھانے کے بعد تو رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی ہے جو ہمارے پاس قوم کی خبر لائے کسی نے کوئی جواب نہ دیا پس علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ میں دوں گا آپؐ کو ان کی خبریں (تفسیر قمی ۱۔۱۲۴)

میں نے اس کو قتل کیا۔رسول اللہؐ نے فرمایا کس کو علم ہے نوفل بن خویلد کا پس

علیؑ نے فرمایا میں نے اس کو قتل کیا ہے پس آپؐ نے تکبیر کہی اور فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میری دعا اس بارے میں قبول کی (شرح نہج البلاغہ ۱۴۔۱۴۴) میں نے دیکھا یا رسول اللہؐ شہسوار کو جو گھوڑا دوڑا رہا تھا اس کے نشان پر حتی کہ اس کو مل گیا۔

رسول اللہؐ نے احد کے دن فرمایا کس کو علم ہے ذکوان بن عبد قیس کا پس علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ میں نے ایک شہسوار کو دیکھا جو گھوڑا دوڑا رہا تھا اس کے نشان پر حتی کہ اس کو مل گیا اور وہ کہہ رہا تھا نہیں میں نے نجات پائی اگر تو نے نجات پائی پس حملہ کر دیا اس پر اپنے گھوڑے سے اور ذکوان پیدل تھا پس اسکو مارا اور وہ کہہ رہا تھا اس کو پکڑ اور میں ابن علاج ہوں پس اس کو قتل کر دیا میں جھکا گھوڑے کی طرف اور میں نے اس کے پاؤں پر تلوار ماری یہاں تک کے اس کی نصف ران کاٹ دی پھر میں نے اس کو گرا دیا اور اس کے گھوڑے سے میں نے اس پر چھلانگ لگائی۔ واقدی فرماتے ہیں کہ علیؑ نے فرمایا جب احد کا دن تھا تو امیہ بن ابی حزیفہ بن مغیرہ زرہ پہنے ہوئے آیا اور اس کا تمام چہرہ چھپا ہوا تھا سوائے اس کی آنکھوں کے اور وہ کہہ رہا تھا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے پس مسلمانوں میں سے ایک بڑھا تو امیہ نے اسے قتل کر دیا پھر جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میں اس کی طرف بڑھا اور تلوار کا ایسا وار کیا جو اس کے کندھے سے زرہ کو کاٹتا ہوا

نکل گیا پھر اس نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے اس پر ایسا وار کیا کہ اس کے دونوں پاؤں کٹ گئے پھر یہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مجھ پر وار کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن میں نے ایک آخری ایسا وار کیا کہ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور پھر میں واپس لوٹ آیا(ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ۱۴۔۲۷۵)

میں احزاب کے دن ابن عبدود کو قتل کرنے والا ہوں اللہ لعنت کرے اس پر (الفضائل ابن شاذان ۸۴)

میں اس کے مقابلہ میں نکلتا ہوں یارسول اللہؐ۔ عمرو بن عبدود خندق کے دن للکارتا ہوا نکلا یہ بدر میں بھی آیا تھا لیکن زخمی ہو کر پلٹ گیا پھر احد میں نہیں آیا اور خندق والے دن یہ اپنے بدر والے زخم ظاہر کرتا ہوا نکلا اور اپنی شجاعت کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ساتھ ضرار بن الخطاب الفھری اور عکرمہ بن ابی جہل اور ھبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبداللہ المغیرہ مخزومیوں میں سے تھے انہوں نے خندق کے گرد اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر چکر لگایا اور کوئی کم چوڑی جگہ تلاش کرتے رہے تاکہ خندق کو پار کر سکیں حتی کہ وہ ایک تنگ جگہ پر ٹھہر گئے جو مزار کے نام سے مشہور تھی پس انہوں نے اپنے گھوڑوں کے ذریعے اس کو عبور کر لیا۔اور وہ مسلمانوں کی فوج کے سر پر آ پہنچے عمرو بن عبدود آگے بڑھا اور

اس نے کئی مرتبہ مقابلے کے لیے پکارا لیکن سب کے سب مسلمان اس کی دہشت سے کانپ رہے تھے اور جب بھی عمرو بن عبدود للکارتا تو امیر المومنینؑ کھڑے ہو کر فرماتے یارسول اللہؐ میں اس کے مقابلے پر جانا چاہتا ہوں آپؐ نے بیٹھنے کا حکم دیا عمرو پھر للکارا تو سب مسلمان اس طرح خوف زدہ بیٹھے ہوئے تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں عمرو بھی للکارا اور بولا میں نے سنا ہے کہ تم لوگ گمان کرتے ہو کہ اگر تم جنگ میں قتل ہو جاؤ تو سیدھے جنت میں جاؤ گے اور ہمیں قتل کردو تو ہم سیدھے جہنم کی آگ میں جا گریں گے تو کیا تم میں سے کوئی ہے جو جنت میں جانے کی آرزو رکھتا ہو؟ تمام مسلمان عمرو کی دہشت سے خاموش بیٹھے رہے پس علیؑ پھر اٹھے اور فرمایا یارسول اللہؐ میں جاتا ہوں اس کے مقابلے میں رسول اللہؐ نے پھر بیٹھنے کا حکم دیا عمرو نے چکر لگانے شروع کر دیئے اور ادھر دشمن کی فوج خندق کے پار گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگیں پس جب عمرو نے دیکھا کہ اس کے مقابلے میں کوئی آنے کو تیار نہیں تو اس نے کہا بے شک میں نے بار بار تمھیں للکارا لیکن میری شجاعت کے سامنے تمھیں دم مارنے کی جرات نہیں بے شک تم بزدل ہو پھر اس نے یہ رجز پڑھا اور میں رک گیا جب سے بزدل ہوا پیچھے آنے والا مد مقابل کے کھڑے ہونے کی طرح بے شک میں اسی طرح ہمیشہ جلدی کرنے والا ہوں جنگ سے پہلے بے

شک شجاعت اور سخاوت جوان میں بہترین خوبی ہے۔

پس علیؑ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا یارسول اللہؐ مجھے اجازت دیجئے میں اس کے مقابلہ میں جاؤں گا تب آپؐ نے فرمایا اے علیؑ میرے قریب آؤ آپؑ قریب ہوئے پس آپؐ نے علیؑ کو اپنی تلوار پہنائی اپنا عمامہ سر پر باندھا اور فرمایا اللہ تجھے فتح نصیب فرمائے اے اللہ علیؑ کی مدد کر جب آپؑ میدان میں نکلے تو یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے نہ تو جلدی کر یقیناً آ گیا ہے تیرے پاس تیری للکار کا جواب اور جو نیت و بصیرت والا ہے امید رکھتا ہے اس کامیاب نجات کی بے شک میں امید کرتا ہوں کہ کھڑا کروں تجھ پر رونے والیوں کے ہجوم کھلی ضرب سے کہ باقی رہے اس جنگ کا ذکر ہمیشہ کے لیے۔ عمرو نے جب یہ رجز سنے تو کہا تو کون ہے؟ عمرو تقریباً ۸۰ برس کا تھا اور کسی زمانے میں حضرت ابو طالبؑ سے اس کے اچھے مراسم تھے پس جناب امیرؑ نے اس کو اپنا نسب بتایا کہ میں علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں تو عمرو بولا بے شک تیرا باپ میرا دوست تھا اور سن بھتیجے تو لوٹ جا میں پسند نہیں کرتا کہ تجھے قتل کروں (ابن ابی الحدید کہتے ہیں ہمارے شیخ ابو الخیر مصدق بن شبیب نحوی کہتے ہیں کہ جب ہم یہ واقعہ پڑھتے ہوئے اس مقام پر پہنچتے ہیں تو یہ بات کبھی نہیں بھولتے کہ اللہ کی قسم عمرو کو جناب امیرؑ سے کہنا کہ آپؑ واپس لوٹ جائیں کسی جذبہ رحم کے تحت نہیں تھا بلکہ وہ آپؑ سے انتہائی

خوف زدہ تھا وہ آپؑ کی شجاعت کی جھلک بدر و احد میں دیکھ چکا تھا لیکن چونکہ وہ اپنی بزدلی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے حضرت ابو طالبؑ سے مراسم کے حوالے سے آپؑ نے بچنا چاہتا تھا) جناب امیرؑ نے جواب میں فرمایا لیکن میں پسند کرتا ہوں کی تجھے قتل کروں عمرو بولا اے بھتیجے بے شک میں ناپسند کرتا ہوں کہ تجھ جیسے عالی نسب انسان کو قتل کروں پس تو لوٹ جا اور یہی تیرے لیے بہتر ہے پس مولا علیؑ آگے بڑھے اور اس سے فرمایا میں نے قریش والوں سے تیرے متعلق سنا ہے کہ اگر تجھ پر تین باتیں پیش کی جائیں تو تو ان میں سے ایک قبول کر لیتا ہے اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے تو جناب امیرؑ نے فرمایا میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اس نے کہا اس کو چھوڑو تو آپؑ نے فرمایا واپس لوٹ جاؤ اس نے کہا یہ بھی ناممکن ہے تب تو قریش کی عورتیں مجھے طعنہ دیں گی کہ میں ایک بچے سے خوفزدہ ہو گیا تب آپؑ نے فرمایا تو آگے بڑھ اور مجھ پر حملہ کر یہ سننا تھا کہ عمرو طیش میں آگیا اور بولا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ عرب کا کوئی انسان مجھ سے مقابلہ کرنے کا سوچ بھی سکتا ہے پھر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور اس نے اپنے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی چہرے پر تلوار ماری پس وہ بھاگا اور عمرو حملہ کے لیے اگے بڑھا ایک غبار اٹھا اور دونوں کو اس غبار نے چھپا لیا اچانک مولاؑ نے تکبیر کی صدا بلند کی تو سب نے جان لیا کہ

مولاؑ نے عمرو کو قتل کر دیا ہے اور جب غبار چھٹی تو جناب امیرؑ عمرو کے سینے پر بیٹھے اس کا سر کاٹ رہے تھے یہ منظر دیکھ کر اس کے ساتھی بھاگ گئے اور چاہتے تھے کہ خندق کو عبور کر جائیں سب کامیاب رہے سوائے نوفل بن عبداللہ کے اس کا گھوڑا خندق عبور نہ کر سکا اور خندق میں گر گیا جب مسلمانوں نے یہ منظر دیکھا تو اس کو خندق میں ہی پتھر مارنے لگے تو اس نے کہا اے لوگوں کی جماعت قتل اس سے زیادہ اچھا ہے پس علیؑ اس کی طرف اترے اور اس کو قتل کر دیا اور زبیر نے ھبیرہ بن ابی وہب کو پایا اس پر تلوار چلائی تو اس کے گھوڑے کی زین کٹ گئی اور وہ زرہ بھی گر پڑی جس کو وہ ڈھال بنائے ہوئے تھا پس اسکو زبیر نے پکڑا اور عکرمہ نے اپنا تیر پھینکا اور تیر اندازی کی عمر بن خطاب پر ضرار بن عمرو نے حملہ کر دیا اور جب اس پر غلبہ پالیا تو بولا بے شک یہ لشکر والی نعمت ہے اس کی حفاظت کر اے ابن خطاب بے شک میں نے قسم کھائی ہے کہ نہیں میں قدرت دوں گا اپنے ہاتھوں کو کسی قریشی کے قتل سے کہ میں اس کو قتل کروں اور اسی لیے میں تیری جان بخش دیتا ہوں اور یہ کہہ کر ضرار اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور جاری ہو گئی ان کی اس کے ساتھ مثال احد کے دن میں۔ یہ دونوں واقعات محمد بن عمر الواقدی نے اپنی کتاب المغازلی میں نقل کئے ہیں (ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ ۱۹۔ ۶۲)

اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی ہے جو اس کتے کی زبان قطع کرے تو کسی نے جواب نہیں دیا پس جناب امیرؑ آگے بڑھے اور فرمایا میں ہوں یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا اے علیؑ یہ عمرو بن عبدود ہے عرب کا نامور شہسوار تو جناب امیرؑ نے فرمایا میں بھی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں پس رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ میرے قریب آؤ جب علیؑ قریب آئے تو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھوں سے تلوار (ذوالفقار) پہنائی عمامہ سر پر رکھا اور فرمایا اے اللہ اس کی حفاظت فرما آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اوپر سے اور نیچے سے پس جناب امیرؑ عمرو بن عبدود سے مقابلے کے لیے نکلے اور فرما رہے تھے نہ جلدی کر بے شک آچکا ہے تیرے پاس تیرے چیلنج کو قبول کرنے والا جو عاجز نہیں ہے جو بہترین بصیرت والا ہے اور بے شک حق نجات دیتا ہے ہر کامیاب کو بے شک تجھ پر نوحہ کرنے والیاں نوحہ کریں گی اور میں تجھ پر ایسا شدید حملہ کروں گا کہ اس کی شدت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی عمرو بولا اے جوان تو کون ہے فرمایا میں علیؑ ابن ابی طالب ہوں اور رسول اللہؐ کا چچازاد اور اس کا داماد ہوں پس اس نے کہا بے شک تیرا باپ میرا دوست تھا اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ تجھے قتل کروں تیرے چچا کے بیٹے کو خوف ہے جو اس نے تجھے میری طرف بھیجا ہے میں اچک لوں تجھے

نہ مردہ پس امیر المومنینؑ نے فرمایا بے شک جانتا ہے میرے چچا کا بیٹا کہ اگر تو مجھے قتل کردے تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا اور تو آگ میں اور اگر میں نے تجھے قتل کردیا تو تو جہنم میں اور میں جنت میں پس عمرو نے کہا یہ دونوں تیرے لیے اے علیؑ یہ تقسیم تو ٹیڑھی ہے تو جناب امیرؑ نے فرمایا چھوڑ اس کو میں نے تیرے بارے میں سنا ہے کہ تو کعبہ کے غلاف سے لپٹا کہہ رہا تھا کہ اگر عرب کا کوئی شہسوار جنگ میں مجھ پر تین خصلتیں پیش کرے گا تو میں ایک ضرور مان لوں گا۔اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے تو مجھ پر کوئی تین خصلتیں پیش کر آپؑ نے فرمایا پہلی بات یہ ہے کہ گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہٹا دے اس کو مجھ سے اور اگلا سوال کر تو آپؑ نے فرمایا اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹ جا اس نے کہا یہ ناممکن ہے پھر تو قریش کی عورتیں میں طعنے دیں گی کہ میں ایک بچے سے ڈر گیا اور رسوا کیا اس قوم کو جس نے مجھے اپنا سردار بنایا پھر آپؑ نے فرمایا تو پھر آگے بڑھ اور مجھ پر حملہ کر اس نے تعجب سے کہا میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عرب کا کوئی آدمی اس طرح میرے مقابلے پر آئے گا پھر جو اس نے حملہ کیا تو ایک گرد سی اٹھی اور اس نے جناب امیرؑ اور عمرو کو چھپا لیا پس منافقوں نے کہا کہ علیؑ قتل ہو گئے پھر جب غبار چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ علیؑ عمرو کے سینے پر سوار اس کا سر

کاٹ رہے تھے آپؑ اس کا سر کاٹ کر اس حال میں رسول اللہؐ کے پاس آئے کہ آپؑ کی تلوار سے لہو کی دھاریں بہہ رہی تھیں اور آپؑ فرما رہے تھے میں ابن عبدالمطلبؑ ہوں موت بہتر ہے جوان کے لیے بھاگنے سے۔ پس رسول اللہؐ نے آپؑ کو سینے سے لگایا پھر رسول اللہؐ نے زبیر کو ھبیرہ بن وہب کی طرف بھیجا اور عمر بن خطاب کو حکم دیا کہ وہ ضرار بن خطاب کا مقابلہ کرے پس جب وہ اس کی طرف بڑھا تو ضرار نے اس کو دیکھ کر کہا تیری ہلاکت ہو اے ابن صہاک کیا تو مجھ سے مقابلہ کرے گا اللہ کی قسم اگر تو نے مجھے تیر مارا تو میں کسی بنی عدی کو مکہ میں نہیں چھوڑوں گا مگر اس کو قتل کروں گا پس شکست کھا گیا عمر اور جب ضرار اس کے قریب سے گزرا تو اس کے سر پر زوردار ضرب لگائی (نور الثقلین ۴۔۲۵۰)

میں علیؑ ہوں۔ جب عمرو بن عبدود نے مسلمانوں کو لڑائی کا چیلنج دیا تو سب ڈر کر پیچھے ہٹ گئے کیونکہ سب جانتے تھے کہ عمرو بن عبدود کیسا بہادر ہے اس نے پھر دوبارہ آواز لگائی تو علیؑ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں جاتا ہوں اس کی طرف تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ وہ عمر بن عبدود ہے تو جناب امیرؑ نے فرمایا اور میں علیؑ ہوں پس آپؑ اس کی طرف نکلے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کل کا کل ایمان کل کے کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں عمرو بن عبدود کا قاتل ہوں جب سب مسلمان اس سے خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے تھے (عیون المواعظ والحکم)

میں عمرو اور مرحب کو قتل کرنے والا ہوں (الفضائل ابن شاذان ۸۴)

میں صاحب یوم خیبر ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں مرحب کو قتل کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں خیبر کے شہسواروں کو قتل کرنے والا ہوں (الفضائل ابن شاذان ۸۴)

میں ہوں کہ میں نے لکھا اس کو اپنے اور مشرکوں کے درمیان۔

حدیبیہ میں صلح کے لکھنے کے بارے میں آپؑ نے فرمایا بے شک یہ کتاب کہ میں نے اس کو لکھا اپنے اور مشرکوں کے درمیان اور آج میں لکھوں گا اس کو ان کے بیٹوں کی طرف سے جیسے کہ رسول اللہؐ نے لکھا اس کو ان کے آباء کی طرف اس کی مثل اور اس کے مشابہہ پس بولا عمرو بن العاص نے سبحان اللہ کیا آپؑ ہم کو کفار گردانتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اے خائن کے بیٹے کب نہیں تھے تم کفار اور ان کے دست راز اور مسلمانوں کے دشمن یہ سن کی عمرو اٹھا اور بولا اللہ کی قسم آج کے بعد میں کبھی آپؑ کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا پس مولا علیؑ نے فرمایا اللہ کی قسم بے شک بہت جلد اللہ تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر عذاب عظیم نازل کرے گا (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ۲۔۲۳۳)

میں فتح مکہ کا ساتھی ہوں (الفضائل ابن شاذان ص ۸۴)

میں وہ ہوں کہ میں نے توڑا یغوث اور یعوق اور نسر نامی بتوں کو (الفضائل ابن شاذان)

میں لات اور عزی کو توڑنے والا ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں منہدم کرنے والا ہوں ھبل اعلیٰ کو اور تیسرے منات کو (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ میں نے پھوڑ دیا شرک کی آنکھ کو۔

آپؑ نے فرمایا میں ہمسروں کو قتل کرنے والا ہوں اور بہادروں سے جنگ کرنے والا ہوں کہ میں نے پھوڑ دیا شرک کی آنکھ کو اور میں نے تاراخت کیا اس کے تخت کو بغیر احسان جتلاتے ہوئے اللہ پر اپنے جہاد کا اور بغیر ناز کرتے ہوئے اس کی طرف اپنی اطاعت کا اور لیکن میں بیان کرتا ہوں اپنے رب کی نعمتیں (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ۲۰۔۲۹۶)

میں اللہ کا اعلان ہوں اس کی مخلوق میں۔

آپؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا اعلان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے فرمایا کہ وہ میں ہوں (تفسیر القمی ا۔۲۸۲)

میں محفوظ رکھنے والے کان ہوں اللہ عزوجل کا فرمان ہے اور محفوظ رکھیں گے

اس کو محفوظ رکھنے والے کان (نور الثقلین ۵۔۵۹۹)

میں وہی ہوں کہ جس کے بارے میں بیان کی جاتیں ہیں خبریں۔

روایت ہے کہ امیر لمومنینؑ کے سامنے یہ آیات پڑھی گئیں ا۔جب ہلے گی زمین ۲۔نکال دے گی زمین اپنے بوجھ کو ۳۔اور انسان کہے گا اس کو کیا ہو گیا ہے ۴۔جس دن بیان کی جائیں گی اس کی خبریں (سورہ الزلزلہ ۹۹) فرمایا یہ خبریں میرے بارے میں ہیں (نور الثقلین ۵۔۶۴۹)

میں وہ ہوں کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے میرے اور میرے دشمنوں کے بارے میں ان کو ٹھہراؤ بے شک ان سے سوال کیا جائیگا یعنی میری ولایت کے بارے میں بروز قیامت (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ اللہ نے میرے اور میرے حق کے بارے میں فرمایا آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارے دین کو اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور میں نے پسند کیا دین اسلام کو (سورہ المائدہ) پس جس نے مجھ سے محبت کی وہ مومن کامل دین والا ہے (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اور میرے حق کے بارے میں فرمایا بلکہ وہ بندے ہیں عزت کئے ہوئے وہ بات میں سبقت نہیں لے جاتے اور اس کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں (سورہ الانبیاء ۲۱) (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ جس نے صدقہ پیش کیا۔(نورالثقلین ۵۔۲۶۴)(

میں وہ ہوں جو اپنے دشمنوں پر اترا سوال کیا سوال کرنے والے نے واقع ہونے والے عذاب کا نہیں ہے کافروں کے لیے اسے کوئی روکنے والا (سورہ المعارج ۷۰)یعنی جو میری ولایت کا انکار کرے وہ نعمان بن حارث یہودی ہے اور وہ کافر ہے

میں لوگوں سے زیادہ اس آیت کا مصداق ہوں انہوں نے اللہ کی قسم کھائی پکی قسم نہیں اٹھائے گا اللہ جو مر جائے کیوں نہیں وعدہ اس کا سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے(سورہ نحل) تفسیر عیاشی ا۔۱۸۳

میں اللہ کا ذکر ہوں اللہ فرماتا ہے جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر (سورہ آل عمران)

اور میں اعراف والا ہوں (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں سالم ہوں رسول اللہؐ کے لیے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ایک سالم ہے دوسرے کے لیے (سورہ زمر ۲۸)

اور میری اولاد میں سے اس امت کا مہدی ہوگا سنو میں اللہ کی حجت ہوں تم پر میرے بغض سے منافق پہچانے جائیں گے میری محبت سے اللہ نے مومنوں کا امتحان لیا ہے یہ مجھ سے نبی امیؐ کا عہد ہے کہ تجھ سے نہیں محبت کرے گا مگر

مومن اور نہیں بغض رکھے گا مگر منافق (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں وہ صادق ہوں (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں ہی وہ موذن ہوں۔آپؑ نے فرمایا کہ اعلان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اور میں وہ اعلان کرنے والا ہوں (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں قلب والا ہوں۔اللہ نے فرمایا بے شک اس میں نصیحت ہے جس کا دل ہو (سورہ ق نورالثقلین)

میں جہنمیوں کو عذاب دینے والا ہوں آپؑ نے فرمایا اے لوگو! نہیں سنو گے تو یہ بات کسی کہنے والے کو سوائے میرے اور اگر کوئی دوسرا یہ دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے

(نورالثقلین)

میں ھل اتیٰ والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں اللہ کو وہ مضبوط کڑا ہوں جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

(الفضائل ابن شاذان)

میں عم یسئلون ہوں جس کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا جائے گا یعنی میری ولایت کے بارے قیامت والے دن (الفضائل ابن شاذان)

میں جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں میں صاحب

حوض ہوں میں صاحب اعراف ہوں آپؑ نے فرمایا ہم اہل بیت میں سے ہر امامؑ اپنی ولایت والوں کو پہچانتا ہے اور یہ اللہ کا قول ہے کہ بے شک تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لیے ہادی ہوتا ہے (سورہ رعد)(

میں دنیاوآخرت میں اعلان کرنے والا ہوں (نورالثقلین ۵۔۵۹۹

میں دوران نماز اپنی انگوٹھی صدقہ کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں محسن ہوں اللہ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ محسنوں کے ساتھ ہے (نور الثقلین ۵۔۵۹۹)

میں اعراف والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں اللہ کی نعمت ہوں جس کا اللہ نے اپنی مخلوق پر انعام کیا ہے اور اللہ کا فرمان ہے پھر تم سے اس دن پوچھا جائیگا نعمتوں کے بارے میں (الفضائل ابن شاذان)

میں بسم اللہ کے ب کا نقطہ ہوں (مشارق الانوار الیقین، مناقب ابن شہر آشوب)

میں نقطہ ہوں میں خط ہوں (احقاق الحق، ینابیع المودۃ)

میں نقطہ ہوں بسم اللہ کی ب کا (سبزواری فی شرح الاسماء الحسنیٰ)

میں اور میرے اہل بیتؑ وہ ہیں جن کو اللہ نے زمین کا وارث بنایا ہے یہ ساری

زمین ہماری ہے (الکافی اور کلینی سے مروی ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا ہم نے اس حدیث کو علیؑ
کے مکتوب میں پایا)
میں اللہ کی قسم امام مبین ہوں میں حق اور باطل میں تفریق کرنے والا ہوں میں رسول اللہؐ کا وارث ہوں (تفسیر صافی ۱۔۷ ۲۴)

میں اللہ کا وجہ (چہرہ) ہوں آسمانوں میں (الفضائل ابن شاذان)

آپؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا قسم ہے اللہ کی جو دانے کو شگافتہ کرنے والا ہے ہمارا کوئی بھی محب آگ میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی ہم سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل ہوگا اور اللہ کا فرمان ہے کہ اعراف پر کچھ لوگ ہونگے جو ہر ایک کو ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے (سورہ اعراف، نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں اور میرا چچا اور میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا عبیدہ۔ امیر المومنینؑ سے ایک طویل حدیث میں ہے آپؑ نے فرمایا میں نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے عہد کیا میرے ساتھ میرے چچا حمزہؓ، میرے بھائی جعفرؑ، اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہؓ نے بھی اس امر پر عہد کیا پس وہ اپنا عہد نبھا کر اللہ کی جانب لوٹ گئے اور ان کے بعد اب میں رہ گیا ہوں اور اللہ نے ہمارے بارے میں نازل کیا مومنوں میں کچھ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دیکھایا جو اللہ سے عہد کیا تھا ان

میں سے بعض نے اپنی مدت پوری کرلی اور بعض ان میں سے منتظر ہیں اور انہیں نے تبدیلی نہیں کی (سورہ احزاب ۳۳۔۲۳ نور الثقلین ۴۔۲۵۸ ،الخصال الصدوق)

میں اللہ کی قسم منتظر ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کی مضبوط رسی ہوں جس کا اللہ نے اپنی مخلوق کو حکم دیا ہے کہ اس کو تھامو اور اللہ کا قول ہے تھامو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے (فضائل ابن شاذان)

میں تم سے زیادہ اللہ کے لیے تقویٰ رکھتا ہوں اور تم سے زیادہ اللہ کی حدود کا علم رکھتا ہوں (کنزالعمال)

میں رسول اللہؐ کے حوض سے منافقوں کو دور کروں گا(کنزالعمال)

میں وہ ہوں جس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا(عیون المواعظ والحکم)

میں وہ ہوں جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے چن لیا(الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں جس کے ذریعے اللہ کی عبادت ہوتی ہے(الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں جس کے ذریعے تم نجات پاتے ہو(الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ جس کی زیارت آسمان کے فرشتے کرتے ہیں (الفضائل ابن شاذان)

) میں وہ ہوں جو حالت رکوع میں انگوٹھی صدقہ کرتا ہوں (الفضائل ابن

شاذان

میں وہ ہوں جس کا دروازہ کھلا رکھا گیا اور باقی تمام دروازے بند کروائے گئے (عیون المواعظ والحکم)

میں وہ ہوں کہ رسول اللہؐ نے میرے بارے میں فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں جس کے بارے میں جبرائیل نے کہا نہیں ہے کوئی تلوار ذوالفقار جیسی اور نہیں ہے کوئی شجاع علیؑ جیسا (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ پہلا ہوں جس نے رسول اللہؐ کے ساتھ اعلان اسلام کیا ابو داؤد سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہم سجدہ کرتے تھے رکوع نہیں کرتے تھے سب سے پہلی نماز جس میں ہم نے رکوع کیا وہ نماز عصر تھی (ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ)

میں وہ دروازہ ہوں جس سے آیا جاتا ہے (الفضائل ابن شاذان)

میں مدینہ علم رسول اللہؐ کا باب ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں مدینہ العلم کا دروازہ ہوں اور علم رسول اللہؐ کا خازن ہوں اور اس کو وارث ہوں (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں بیت اللہ ہوں جو اس میں داخل ہوا امان پا گیا پس جو میری ولایت کو اور مودت کو تھامے رہے گا وہ جہنم سے امن میں رہے گا(الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کا ترجمان ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کا ظاہر ہوں (الفضائل ابن شاذان، تفسیر نور الثقلین)

میں روز قیامت پرچم اٹھانے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں سورہ التنزیل کو اٹھانے والا ہوں اہل مکہ کی طرف اللہ کے حکم سے (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کی حجت ہوں اس کی مخلوق پر(الفضائل ابن شاذان)

میں حی اعلیٰ الصلواۃ ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں حی اعلیٰ الفلاح ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں حی اعلی الخیر العمل ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کے علم کا خزانچی ہوں اور اس کا پسندیدہ ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں لوگوں کو حوض کی طرف دعوت دینے والا ہوں پس کیا میرے علاوہ کوئی ایسا ہے ؟(الفضائل ابن شاذان)

میں ذوالقرنین ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں رضی ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں حوض پر پلانے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں روشن راستہ کا چلانے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں معبود کا اعلانیہ ہوں (بحر المعارف)

میں اوصیاء کا سردار اور انبیاء سے بہتر کا وصی ہوں (نور الثقلین)

میں کساء (چادر) والے دن کا پانچواں ہوں اور اس دن رسول اللہؐ میرے بچے اور میری زوجہ میرے ساتھ تھے (نور الثقلین ۴۔۱۷۲)

کتاب الخصال فی احتجاج میں روایت ہے کہ جناب امیرؑ نے ابو بکر سے پوچھا میں تجھ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کس کے بارے میں اور کس کی اولاد کے بارے میں آیت تطہیر نازل ہوئی تیرے یا میرے لیے؟ اس نے کہا بے شک آپؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے لیے پھر آپؑ نے فرمایا میں تجھ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں، میرے بچے اور میری زوجہ رسول اللہؐ کے ساتھ چادر میں تھے یا تو اور تیرا خاندان؟ ابو بکر بولا بے شک آپؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ (عیون المواعظ والحکم)(

میں نوحؑ کی کشتی والا ہوں جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا (عیون المواعظ والحکم)

میں صاحب عصا و میسم ہوں (علل الشرائع، تفسیر نور الثقلین)

میں رسول اللہ کے علم کا خازن ہوں اور اس سے ہر غم کو دور کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں صادق الامین ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں ہی صراط مستقیم ہوں (نور الثقلین ۴۔۴۹۵)

میں سچا دوست ہوں میں نے ایمان کا اعلان کیا ابو بکر کے ایمان لانے سے پہلے اور میں مسلمان ہوا اس کے مسلمان ہونے سے پہلے (انساب الاشراف ۲۔۳۷۹)

میں صدیق اکبر ہوں نہیں کرے گا کوئی یہ دعویٰ میرے بعد مگر جھوٹا (الفضائل الخمسہ، مستدرک للحاکم)

میں ہی سب سے پہلے اللہ کی عبادت کرنے والا ہوں (المستدرک ۳۔۱۱۲)

میں ہی صدیق اکبر ہوں میں ہی فاروق اعظم ہوں اور آپؑ نے کئی مرتبہ دہرایا میں ہی صدیق اکبر ہوں میں ہی فاروق اعظم ہوں میں ہی سب سے پہلا عبادت کرنے والا ہوں میں ہی اسلام کو حیات دینے والا ہوں (کتاب المعارف)

میں رسول اللہؐ کا بھائی ہوں اور سبقت لے جانے والا ہوں اسلام کی طرف اور میں ہی بتوں کا توڑنے والا ہوں اور کفار سے جہاد کرنے والا ہوں اور

ظلمتوں کو دور کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں مومن کی نماز ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کا عبد ہوں میں اس کے رسول ؐ کا بھائی ہوں میں ہی صدیق اکبر ہوں نہیں کہے گا میرے بعد کوئی یہ بات سوائے جھوٹے کے (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

میں آیت اللہ ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کی نشانی ہوں پل صراط پر (الفضائل ابن شاذان)

میں مومنین کی رفعت ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں بلند ہوا نبیؐ کا کاندھوں پر اور بتوں کو توڑا (الفضائل ابن شاذان)

میں رسول اللہؐ کے علم کا راز ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں عین اللہ ہوں ، میں لسان اللہ ہوں ، میں ید اللہ ہوں ، میں جنب اللہ ہوں ، میں اذن اللہ ہوں (نور الثقلین ۴۔ ۴۹۴)

میں فاروق اعظم ہوں (علل الشرائع شیخ صدوق)

میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہوں ۔ معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا علیؑ بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے آپؑ فرمارہے تھے کہ میں ہی صدیق اکبر ہوں میں ہی فرق کرنے والا ہوں حق و باطل کے

درمیان اور میں ہی اللہ کی حجت ہوں اس کی مخلوق پر (کنزالفوائد ،تاریخ دمشق)

میں قائد ہوں جنت کی طرف سبقت لے جانے والوں کا (الفضائل ابن شاذان)

میں مومنین کا قائد ہوں اور رب کا فضل ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں روحوں کا قبض کرنے والا ہوں میں اللہ کا وہ عذاب ہوں جس کو مجرموں سے کوئی نہیں ہٹا سکتا (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں قرآن ناطق ہوں اور اللہ کی کتاب مبین ہوں (اسراالشریعہ ۳۴)

اور آپؑ نے فرمایا یہ قرآن ہے پس تم پوچھو اس سے اور یہ ہر گز بات نہیں کرے گا لیکن تم کو خبر دے گا اس کی (نہج البلاغہ ص ۲۲۳، خطبہ ۱۵۸)

میں جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں اور میں بڑا فرق کرنے والا ہوں اور میں عصا اور نشان والا ہوں (علل الشرائع ،تفسیر نور الثقلین ۴۔۹۷۱)

میں حکم دوں گا جنت کو یہ میرا ہے اسے لے جا اور حکم دوں گا جہنم کو یہ تیرا ہے اسے تو لے جا (الفضائل ابن شاذان)

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے فرمایا لوگوں

میں دو فریق ہے ایک میرے ساتھ ہے اور وہ ہدایت پر ہے اور ایک فریق میرے خلاف ہے اور وہ گمراہی پر ہے جیسا کہ اہل شام اور خوارج اور پھر فرمایا یقیناً میں دوزخ اور جنت کا تقسیم کرنے والا ہوں (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

میں مسکینوں کی جائے پناہ ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں صادقین کی زبان ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کی زبان ناطق ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں کل منبر پر ثعبان کو مخاطب کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں دنیا کو تین طلاقیں دے دینے والا ہوں اور میرے لیے اس میں رجوع نہیں (عیون المواعظ والحکم)

میں بھیڑیئے سے کلام کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں بیٹوں اور بیٹیوں کو جمع کرنے والا ہوں (نور الثقلین)

میں قیامت والے دن اللہ کی میزان ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کے دین کا مددگار ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں نباء عظیم ہوں جس کے ساتھ اللہ نے کامل کیا دین کو غدیر خم اور خیبر والے دن (الفضائل ابن شاذان)

میں اللہ کا سب سے زیادہ روشن ستارہ ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں ہادی ہوں ۔آپؑ نے فرمایا رسول اللہؐ ڈرانے والے تھے اور میں اللہ کی مخلوق کا ہادی ہوں (المستدرک ۳۔۱۳۰)

امیر المومنینؑ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا میں ہادی ہوں ،میں صراط مستقیم ہوں ،میں یتیموں اور مسکینوں کی پناہ ہوں ،میں ہر خوف والے کو خوف سے امن دینے والا ہوں ،میں مومنین کا قائد ہوں میں اللہ کی حبل متین ہوں میں اللہ کی مضبوط رسی ہوں میں اللہ کا مضبوط حلقہ ہوں ،میں عین اللہ ہوں ،میں لسان اللہ ہوں ،میں اس کا کشادہ ہاتھ ہوں اور میں اللہ کا پہلو ہوں، میں اللہ کا جانب ہوں اور اس بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ کہے گا نفس ہائے افسوس اس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کی جانب میں (سورہ الزمر) میں اللہ کی رحمت، اس کی مغفرت اور اس کا فضل ہوں ۔جس نے مجھے پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور میں زمین پر اس کے نبیؐ کا وصی ہوں اور اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں کوئی انکار نہیں کرے گا میرا سوائے اس کے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا منکر ہو (الصدوق فی التوحید ۱۔۷ احدیث ۱۴ باب ۱۳)

میں اور میرے چچا کا بیٹا بہترین لوگوں میں سے چنے ہوئے ہیں (عیون

المواعظ والحکم)

میں اور میرے اہل بیتؑ امان ہیں زمین والوں کے لیے جیسے کہ ستارے امان ہیں آسمان والوں کے لیے(عیون المواعظ والحکم)

میں مصطفیؐ کا وزیر ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں نبیؐ رحمت کو وزیر ہوں اور بہترین وصی ہوں (فرائد السمطین ا۔۱۱۳)

میں ولی ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں اللہ کا مضبوط ہاتھ ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں دین کا بڑا رئیس ہوں (الفضائل ابن شاذان)(

میں مومنین کا رئیس ہوں (المفید ص ۱۵۴)

ابوالاسود سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیرؑ کو دیکھا آپؑ بصرہ کے بیت المال میں داخل ہوئے اور جب وہاں پڑے ہوئے مال و دولت کو دیکھا تو فرمایا اے سونا چاندی دھوکہ دے میرے غیر کو۔۔۔مال ظلم کا سردار ہے اور میں مومنین کا سردار ہوں پس اللہ کی قسم جناب امیرؑ نے وہاں پڑے ہوئے مال و دولت میں ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں لی اور ویسے ہی باہر تشریف لے آئے اور میں نے دیکھا کہ مولاؑ کے نزدیک اس سونا چاندی اور مٹی کے ڈھیر میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں۔

میں مومنین کا سردار ہوں ۔

فرمایا میں مومنین کا سردار ہوں اور سابقین میں سے پہلا ہوں اور رب العالمین کے رسولؐ کا خلیفہ ہوں اور میں ہی جنت و دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں اور میں ہی اعراف والا ہوں (تفسیر عیاشی ۲۔۱۴۷، بحار الانوار ۸۔۳۳۶)

<u>**امیر المومنینؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تمہارا دل چاہے قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے غائب ہو جاؤں میں رسول اللہؐ کے علم کا راز ہوں مجھ سے پوچھ لو کہ میں نے پھوڑی ہے فتنہ کی آنکھ اس کے باطن اور ظاہر سے سوال کرو مجھ سے کہ میں مصیبتوں ،اموات اور وصیتوں کا علم جانتا ہوں ۔۔۔۔ مجھ سے پوچھ لو کہ میں مومنین کا سردار ہوں (بحار الانوار ۲۶۔۱۵۲، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)**</u>

میں مومنین کا سردار ہوں اور مال گنہگاروں کا سردار ہے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ، عیون المواعظ والحکم)

میں رسول اللہؐ کو غسل دینے والا ہوں اور آپؐ کو کفن دینے والا ہوں اور آپؐ کو دفن کرنے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں اللہ کا عبد ہوں میں اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں نہیں کہے گا میرے بعد

کوئی یہ بات مگر جھوٹا میں وارث ہوں نبی رحمتؐ کا اور میری زوجہ امت کی عورتوں کی سردار ہے اور میں خاتم الوصیین ہوں (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

آپؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا بے شک اصحاب محمدؐ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو پلک جھپکنے کے وقت کے لیے بھی رد نہیں کیا اور بے شک میں نے آپؐ کی غمخواری کی اپنے دل سے ہر ہر مقام پر جہاں بڑے بڑے بہادروں کے حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں اور قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور اللہ نے مجھے یہ شرف بخشا کہ جب رسول اللہؐ کی روح قبض کی گئی تو آپؐ کا سر مبارک میرے سینے پر تھا اور آپؐ کا دم میری ہتھیلی پر نکلا اور میں ہی ہوں جس نے آپؐ کے غسل کا اہتمام کیا اور فرشتے میرے مدد گار تھے پس شور برپا ہوا گھرو ں اور صحنوں میں لیکن امت اپنے رسولؐ کو بھول کر حکومت کی لالچ میں پڑ گئی اور حتی کہ کوئی بھی آپؐ کی نماز جنازہ پڑھنے بھی نہیں آیا اور میں نے آپؐ کو چھپا دیا قبر کی آغوش میں پس کون ہے جو زیادہ حق رکھتا ہو آپؐ پر مجھ سے زیادہ ؟ درست کرو اپنی بصیرتوں کو اور اپنی نیتوں کو قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک حق میرے پاس ہے اور وہ باطل پر ہیں (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۷)

میں غدیر خم کے دن کا ساتھی ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں محمدؐ کا خلیفہ ہوں اور اللہ کا خلیفہ وہ مہدیؑ ہے (مفتح المنتہ ۱۴۱)

میں رسول اللہؐ کا خلیفہ ہوں تم میں اور تمہارے دین کی حدود پر اور میں تم کو قائم کرنے والا ہوں اور تم کو جنت کی طرف بلانے والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں رسول اللہؐ کا خلیفہ ہوں اور اس کے راز کا مخزن ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں اس معاملہ میں تم سے کہیں زیادہ اس کا حقدار ہوں میں تمہاری کیسے بیعت کر سکتا ہوں جب کہ تم اس کے قابل ہی نہیں ہو آپؑ نے فرمایا میں اللہ کا عبد ہوں میں رسول اللہؐ کا بھائی ہوں پس جب ابو بکر نے آپؑ کو پیغام بھیجا اپنی بیعت کرنے کا تو آپؑ نے فرمایا میں زیادہ حقدار ہوں اس معاملے میں تم سے میں تمہاری بیعت ہرگز نہیں کروں گا تم نے یہ امر انصار سے لیا ہے اور کتنا عجب ہے کہ تم اس کی دلیل رسول اللہؐ سے اپنی قرابتداری کو بناتے ہو اور اسی بناء پر انصار نے تم کو خلافت و امارت دے دی اب میں یہی دلیل تم پر قائم کرتا ہوں پس اب اگر تم انصاف کر سکتے ہو تو کرو اور اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو تو ہمیں پہچانو اور میرا حق تسلیم کر لو اور اگر تم تسلیم نہیں کرتے تو یقیناً ظلم

کرنے والوں میں سے ہو پس عمر بولا آپؑ کو نہیں چھوڑا جائے گا اور آپؑ سے بیعت لی جائیگی پس علیؑ نے فرمایا دودھ دھوا ے عمر دودھ دھونا اپنے لیے اپنا حصہ سخت کر اس کے لیے آج اس کا معاملہ تاکہ وہ لوٹائے تجھ پر کل اسی طرح جیسے آج تو اس کے لیے تگ ودو کر رہا ہے سنو اللہ کی قسم میں تمہاری بات ہرگز نہیں مانوں گا اور نہ میں کبھی اس جیسے کی بیعت کروں گا (شرح نہج البلاغہ)

میں زیادہ خاص ہوں اور زیادہ قریب ہوں اور بے شک میں نے طلب کیا ہے اپنا حق۔

اور کہنے والے نے کہا اے ابن ابی طالبؑ آپؑ اس معاملے میں بڑے حریص ہیں پس میں نے کہا اللہ کی قسم تم زیادہ حریص ہو اور زیادہ دور ہو اور میں زیادہ خاص ہوں اور قریب ہوں اور میں نے طلب کیا ہے اپنا حق اور تم حائل ہوتے ہو اس کے درمیان اور تم مجھ سے جنگ لڑنے آئے ہو یاد کرو وہ وقت جب میں نے ایسی دلیلیں قائم کیں حاضرین جماعت کے سامنے تو گویا سب مبہوت ہو گئے اور ان سب کے لیے مجھے جواب دینا ناممکن ہو گیا اے اللہ میں مطالبہ کرتا ہوں تجھ سے کہ ان قریش والوں پر عذاب شدید نازل کر اور جس جس نے ان کی مدد کی اور بے شک انہوں نے مجھ سے صلہ رحمی ختم کی اور

مجھے میرے عظیم مرتبے کو حقیر کرنے کی ناکام کوشش کی اور سب نے میرے خلاف اکھٹے ہو کر ایک محاذ بنالیا اور جس معاملے کو انہوں نے بنیاد بنایا وہ تو صرف میرا ہی حق ہے ۔پس سب حریص نکلے اور رسول اللہؐ کی حرمت (عائشہ) کو کھینچتے ہوئے جیسے باندی کو اس کے خریدنے کے وقت لے جایا جاتا ہے اور لے گئے اس کو بصرہ کی طرف اپنی بیویوں کو تو انہوں نے گھر کی چار دیواری میں رکھا اور رسول اللہؐ کی بیوی کو اغیار میں لے آئے اور ایسے لشکر میں جو برضا و رغبت میری بیعت کر چکا تھا ان لوگوں نے اپنے نفسوں کو اپنا آقا بنالیا اور مسلمانوں کے بیت المال کو اپنی جاگیر سمجھنے لگے پس انہوں نے قتل کیا ایک گروہ کو باندھ کر اور ایک گروہ کو دھوکے سے اللہ کی قسم اگر نہ پہنچتے وہ مسلمانوں میں سے کوئی ایک آدمی جو ارادہ کرتے ہوں اس کے قتل کا بغیر جرم کے جو اس نے کیا تو البتہ حلال ہوتا میرے لیے اس سارے لشکر کا قتل جب وہ حاضر ہوئے پس انہوں نے انکار نہیں کیا اور انہیں روکا ان کو زبان اور ہاتھ سے بے شک انہوں نے مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کیا (نہج البلاغہ)

میں اس وقت زیادہ حقدار ہوں اس کا ان کی جماعت سے۔

آپؑ نے اپنے اس مکتوب میں جو آپؑ نے معاویہ کو لکھا فرمایا انصار نے ابو بکر

کی اس بنیاد پر بیعت کر لی کہ وہ رسول اللہؐ کے رشتہ داروں میں سے تھا اگر انہوں نے یہ دلیل قائم کی تھی تو اس دلیل سے سب سے زیادہ حقدار تو میں ہوں اس کا ان کی جماعت سے پس اگر تجھ میں اس کو رد کرنے کی ہمت ہے تو کر کے دیکھا (کراجکی ص ۱۳)

آپؑ نے فرمایا تم کہاں جا رہے ہو اور کہاں الٹ پھر رہے ہو اور بڑے سرکردہ قائم ہیں اور نشانیاں واضح ہیں اور روشنی کھڑی ہوئی ہے پس کہاں حیران ہو رہے ہو کیسے اندھے ہو تم تمہارے درمیان تمہارے نبیؐ کی عترتؑ ہے وہ حق کی لگامیں ہیں اور سچائی کی زبانیں ہیں اور قرآن ناطق ہیں پس آؤ تم ان کی طرف جیسے شدید پیاسا کنوئیں کی طرف آتا ہے اے لوگو ! بے شک ہم میں سے کوئی بھی نہیں مرتا اور کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا پس تم نہ کہو وہ بات جسے تم پہچانتے نہیں ہو بے شک حق اس میں ہے جس کا تم انکار کرتے ہو اور میں ہوں وہ جو تم پر اللہ کی حجت ہے اور میں نے تمہارے لیے کیا کیا نہیں کیا؟ میں نے تمہارے اندر ایمان کا جھنڈا گاڑ دیا تم کو حلال و حرام کی تمیز سیکھائی تم کو عافیت کا لباس پہنایا اپنے عدل سے میں نے تم کو ظلم سے بچایا اور میں نے سیکھائے تم کو عمدہ اخلاق پس اپنی رائے مت استعمال کرو کیونکہ تم وہ کبھی نہیں جان سکتے جو میں جانتا ہوں (نہج البلاغہ)

میں اللہ کی قسم زیادہ اولیٰ ہوں اس معاملے کا اس سے اور زیادہ حق دار ہوں اسکا اس سے۔

آپؑ نے فرمایا لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کی اور میں اللہ کی قسم زیادہ بہتر ہوں اس معاملے کے لیے اسکا اور زیادہ حقدار ہوں اس کا اس سے اور میں نے خاموشی اختیار کرلی کیونکہ میں جانتا تھا کہ اگر ان کو امارت نہ ملی تو یہ اپنے کفر کی جانب لوٹ جائیں گے (کنزالعمال)(

میں جانتا ہوں اس کو۔

حدیث شوریٰ میں ذکر آیا ہے کہ بے شک جب عمر نے کہا کہ اس طرف خلافت کا رخ موڑ دو جہاں عبدالرحمن ہو تو ابن عباسؓ نے امیرالمومنینؑ سے کہا یہ تو پھر ہم سے ہمارا حق چھین لینا چاہتا ہے تو امیرالمومنینؑ نے فرمایا میں زیادہ جانتا ہوں اس کو لیکن میں پھر بھی اس شوریٰ میں شرکت کروں گا کیونکہ یہ وہی عمر ہے جس نے کہا تھا کہ نبوت وخلافت ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں لیکن اب اس نے مجھے خلافت کے لیے نامزد کر کے خود اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے (ابن ابی الحدید)

میں بہتر ہوں تجھ سے ان دونوں سے۔

جب عثمان نے آپؑ سے کہا کہ ابو بکر اور عمر آپؑ سے بہتر ہیں تو آپؑ نے فرمایا

میں ان دونوں اور تجھ سے بہتر ہوں میں نے اللہ کی سب سے پہلے عبادت کی ان دونوں سے پہلے اور اس کی عبادت کرتا رہوں گا ان دونوں کے بعد بھی

(الفصول المختارہ للمرتضیٰ ۱۔۱۱۴)

میں بہتر ہوں عثمان اور مروان سے (السقیفہ ص ۷۸)

میں جمع کرنے والا ہوں تمہارے لیے اس کا حکم ۔۔۔اور آپؑ کی کلام قتل عثمان کے بارے میں ۔

اگر میں حکم دیتا اس کا تو میں قاتل ہوتا یا میں منع کرتا اس سے تو میں مدد کرنے والا ہوتا علاوہ اس کے جس نے مدد کی اس کی وہ نہیں طاقت رکھتا کہ کہے رسوا کیا اس کو اس نے کہ میں اس سے بہتر ہوں اور جس نے رسواء کیا وہ نہیں طاقت رکھتا کہ کہے جس نے اس کی مدد کی وہ بہتر ہے اس سے اور میں جمع کرنے والا ہوں تمہارے لیے اس کے معاملے کو اس نے ترجیح دی پس برا کیا اس نے ترجیح دیکر اور تم نے جزع کی پس برا کیا تم نے جزع کر کے اور اللہ کے لیے ہے واقع ہونے والا حکم ترجیح دینے اور جزع کرنے والے کے بارے میں (نہج البلاغہ خطبہ ۳۰)

میں اس کے ساتھ ہوں ۔

آپؑ سے روایت ہے کون ہے عثمان کے خون کا سوال کرنے والا ؟ بے شک اللہ

نے اس کو قتل کیا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں (بحار الانوار ۳۱۔۳۰۸)

میں تمہارا گواہ ہوں قیامت کے دن۔

آپؑ نے فرمایا عمل کرو عمل کرو پھر حد کو پہنچو حد کو پہنچو اور استقامت دیکھاؤ استقامت دیکھاؤ پھر صبر کرو صبر کرو پھر تقویٰ اختیار کرو بے شک تمہارے لیے انتہاء ہے پس تم اپنی انتہاء تک پہنچو اور بے شک تمہارے لیے ایک نشانی ہے پس تم اقتداء کرو اپنی نشانی کی اور بے شک اسلام کے لیے حد ہے پس تم پہنچو اس کی حد کو اور تم نکلو اللہ کی طرف اس چیز سے جو فرض کی اس نے تم پر اپنے حق سے بیان کی تمہارے لیے اپنی ذمہ داری سے میں گواہ ہوں تمہارے لیے اور حجت ہوں قیامت کے دن تمہارے بارے میں (نہج البلاغہ، شرح نہج البلاغہ)

میں گواہی دوں گا تمہارے لیے اور حجت ہونگا قیامت کے دن (عیون المواعظ والحکم)

میں چکی کا محور ہوں ۔

آپؑ کی کلام میں سے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں کیا تم اندھے ہو گئے ہو؟ پس قوم میں سے ایک اٹھا اور بولا اے امیر المومنینؑ اگر آپؑ چلیں گے تو ہم آپؑ کے پیچھے چلیں گے آپؑ نے فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے نہ تم سیدھے راستے پر چلتے ہو اور

نہ درمیانی راستے پر اور اس حالت میں میرے لیے مناسب نہیں کہ میں نکلوں اور بے شک اس صورت میں ایسا شخص ہی نکلتا ہے جب اس کو راضی کر دیا ہو بہادروں اور شہسواروں نے اپنی شجاعت واستقامت سے اور میرے لیے مناسب نہیں کہ میں چھوڑ دوں لشکر کو، شہر کو، بیت المال کو اور مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کو اور مطالبہ کرنے والوں کے حقوق میں نظر کرنے کو اور پھر میں نکلوں ایک چھوٹے لشکر میں اس کے پیچھے دوسرا لشکر ہو کیا اس طرح جنگ لڑی جاتی ہے ؟ بے شک میں چکی کا محور ہوں جو میرے اوپر گھومتی ہے میں اپنی جگہ پر ہوتا ہوں پس اگر میں جدا ہو جاؤں تو اس کا پاٹ گرم ہو جائے اللہ کی قسم بری رائے رکھتے ہو تم لوگ اگر نہ ہوتی میری امید شہادت حاصل کرنے کی دشمن سے ملاقات کے وقت اور اگر بھڑک اٹھتی میرے لیے اس کی ملاقات تو میں قریب کرتا اپنی سواری اور کوچ کر جاتا تم سے پس نہ میں طلب کرتا ہوں تم کو جب تک مختلف رہتے جنوب و شمال نیزہ بازی کرنے والے، گرہ لگانے والے ،اور مکر و فریب کرنے والے ،بے شک نہیں کوئی فائدہ تمہاری تعداد کی زیادتی کا کہ جب تک تمہارے دل ایک نہ ہو جائیں یقیناً میں نے تم کو واضح راستے پر گامزن کر دیا ہے جو اس پر قائم رہا وہ جنت کی طرف ہے اور جو اس سے الگ ہوا وہ دوزخ میں گرے گا

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۹)

میں ایسا ہوں کہ ملاقات کرنے والی ہے مجھ سے موت۔

آپؑ نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جو اس نے فیصلہ کیا ہے اور مقدر کیا ہے فعل سے اور اس پر کہ مبتلا کیا ہے مجھے تمہارے ساتھ اے وہ جماعت جس کو میں نے حکم دیا اس نے اطاعت نہیں کی اور جب میں نے ان کو دعوت دی اس نے قبول نہیں کی اگر میں مہلت دوں تم کو تو تم کونے کھدروں میں گھس جاتے ہو اگر تم سے لڑائی کی جائے تو تم گر جاتے ہو اگر لوگ کسی امام پر اتفاق کرلیں تو تم طعن کرتے ہو اور اگر شفقت میں تمہاری بات مان لی جائے تو تم الٹے پھرتے ہو اور بے شک تم اپنے لیے ذلت کا سامان کر رہے ہو اور اللہ کی قسم اگر آیا میرا دن سو وہ ضرور آئے گا تو جدائی کر دی جائے گی میرے اور تمہارے درمیان مجھے تمہاری مدد نہیں چاہیے اور نہ ہی میرا تم سے کوئی مقصد ہے لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ جب معاویہ بلاتا ہے سنگ دل کمینوں کو پس وہ اس کی اتباع کرتے ہیں بغیر کسی مدد اور عطا کے اور جب میں تمہیں بلاتا ہوں تو تم متفرق ہو جاتے ہو اور مجھ سے اختلاف کرتے ہو اور مجھے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے بے شک مجھے میری محبوب ترین شے مجھ سے ملاقات کرنے والی ہے اور وہ موت ہے بے شک میں نے تمہیں ساری کتاب پڑھادی ہے اور حجت

کھول دی ہے اور ہر چیز کی پہچان کروادی ہے اور تم نے حق کو چھوڑ دیا ہے کاش کہ کوئی نابینا دیکھنے لگے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور اللہ کے بارے میں قوم میں سے سب سے زیادہ جہالت کے قریب انکا قائد معاویہ ہے ان کی تربیت کرنے والا ابن نابغہ ہے (نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۰)

میں تحقیق میں بڑھ گیاہوں ساٹھ سال سے۔

آپ ؑ نے خطبہ میں فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد بے شک جہاد دروازہ ہے جنت کے دروازوں میں سے اس کو اللہ نے کھولا ہے اپنے خاص اولیاء کے لیے اور وہ تقویٰ کالباس ہے اور اللہ کی مضبوط زرہ ہے اور اس کی قابل اعتماد ڈھال ہے پس جو چھوڑے اس کو اعراض کرتے ہوئے اس سے تو اللہ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا اور اس پر مصائب چھا جائیں گے اور وہ ذلت و رسوائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور عبرتناک موت مارا جائے گا اور اس سے حق کو ضائع کرنے کے جرم میں بدلہ لیا جائے گا سنو بے شک میں نے بلایا ہے تم کو اس قوم سے قتال کی طرف دن اور رات پوشیدہ اور اعلانیہ اور میں نے کہا تم کو ان سے جنگ کرو پہلے اس سے کہ وہ تم سے جنگ کریں پس اللہ کی قسم نہیں جنگ کی گئی کسی قوم سے کبھی ان کے گھر کی مٹی میں مگر وہ ذلیل ہوئے پس تم ایک دوسرے پر بھروسہ کروگے اور ایک دوسرے کی مدد چھوڑ دوگے حتیٰ کہ حملہ کریں تم پر لوٹ مار

کرنے والے اور مملوک ہو جائیں تمہارے وطن اور یہ غامد قبیلہ والے بے شک آ گئے ہیں گھوڑے انبار میں اور قتل کیا اس نے حسان بن حسان لبکری کو اور ہٹا دیا تمہارے گھوڑوں کو اس کے ہتھیار والوں سے اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک ایک آدمی ان میں سے داخل ہوا ایک مسلمان عورت پر اور ایک ذمی عورت پر اور لوٹ لیے ان کی پازیبیں ، کنگن، ہار اور بالیاں اور وہ ان کے ستم سے نہ بچ سکیں مگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے اور رحم طلب کرنے سے پھر وہ لوٹ گئے مال اکھٹا کرتے ہوئے نہ کسی آدمی کو زخم پہنچا اور نہ خون بہا پس اگر کوئی مسلمان آدمی اس کے بعد افسوس سے مر جائے تو ملامت والا نہ ہو گا بلکہ میرے نزدیک یہی لائق تحسین ہے پس ہائے تعجب اللہ کی قسم انتہائی تعجب ہے جو دل کو زخمی کر رہا ہے اور غم کو کھینچ رہا ہے اس قوم کے باطل پر جمع ہونے سے اور تمہارے اپنے حق سے متفرق ہونے سے پس بہت ہی برا ہے تمہارے لیے اور غم انگیز ہے جب کہ تم ایسا نشانہ بن جاؤ جس پر تیر پھینکے جائیں تم پر غیرت کھائی جائے اور تم غیرت نہ کرو تم سے لڑا جائے اور تم نہ لڑو اللہ کی نافرمانی ہو اور تم خوش ہو جب میں نے ان کی طرف چلنے کے لیے گرمی کے دنوں میں تمہیں حکم دیا تو تم نے کہا یہ گرمی کی تپش ہے کچھ مہلت دے دیں کہ گرمی ہم سے ہٹ جائے اور جب میں نے تمہیں ان کی طرف چلنے

کا سردی میں حکم دیا تو تم نے کہا یہ سردی کی شدت ہے ہمیں مہلت دے دیں کہ سردی نکل جائے یہ سب سردی گرمی سے بھاگنے کے لیے تھا پس تم گرمی سردی سے بھاگتے ہو تو تم اللہ کی قسم تلوار سے اور زیادہ بھاگو گے اے مردوں کی شکلوں اور نامرد وں کی سمجھ والو میں چاہتا ہوں کہ نہ دیکھوں تمہیں اور نہ پہچانوں تمہیں اس طرح اللہ کی قسم جو ندامت کو لائے اور انجام کو خراب کرے اللہ تمہیں مارے بے شک تم نے میرے دل کو درد سے بھر دیا ہے اور میرے سینے میں رنج والم پیدا کر دیا ہے تم نے میری نافرمانی کی اور میرے حکم کی سرتابی کی قریش والے کہتے ہیں کہ ابن ابی طالبؑ بہت بہادر ہے لیکن اسے لڑائی کا علم نہیں ہے تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میری یہ خوبی صرف اللہ کے لیے ہے کیا پورے قریش میں کوئی ہے مجھ جیسا بہادر اور تجربہ کار اور عظیم مقام والا بے شک میں اس وقت سے میدان جنگ میں ہوں جب میں بیس (۲۰) کا بھی نہیں تھا اور اب میں ساٹھ (۶۰) سے زائد کا ہو چکا ہوں لیکن نہیں ہے اس کی رائے جس کی اطاعت نہ ہو (نہج البلاغہ، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

اور جس وقت آپؑ کے پاس ارد گرد سے آنے والے دشمنوں کی یہ بات پہنچی کہ آپؑ جنگوں کی سیاست کا علم نہیں رکھتے تو آپؑ نے فرمایا مجھ تک یہ بات

پہنچی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالبؑ بہادر ہے لیکن اسے لڑائی کی بصیرت نہیں اللہ ہی کے لیے ہے میری بہادری کیا ان میں سے کوئی مجھ سے زیادہ بصیرت والا ہے میں اس وقت سے جنگ و جدل سے منسلک ہوں جب میں ۲۰ کا بھی نہیں تھا اور اب تو میں ۶۰ سے زائد کا ہو چکا ہوں (الفصول المختارہ)

میں اپنی ہدایت سے بصیرت پر ہوں ۔

آپؑ کے خطبے میں ہے کہ بے شک اللہ کی قسم اگر میں ان سے اکیلا ملوں اور وہ پوری زمین پر طلوع ہوں تو پھر بھی مجھے ان کی پرواہ نہیں اور نہ ہی مجھے ان سے وحشت ہے بے شک میں ا ن کی گمراہی سے اپنی ہدایت سے بصیرت پر ہوں اپنی طرف سے اور اپنے رب کی طرف یقین پر ہوں اور اللہ سے ملاقات کا مشتاق ہوں اور اس کے حسن ثواب کا منتظر ہوں لیکن اس کا افسوس ہے کہ اس امت کے والی بیوقوف اور فاجر ہیں وہ اللہ کے مال کو اپنی دولت بناتے ہیں اور اس کے بندوں کو غلام ،نیکوں سے جنگ اور بدکاروں سے محبت کرتے ہیں بے شک ان میں وہ بھی ہیں جو شراب پیتے ہیں اور ان پر اسلام کی حد لاگو ہوتی ہے اور بے شک ان میں ایسے بھی ہیں جو مسلمان نہ ہوا حتی کہ اس کے مسلمان ہونے پر گھٹلیاں توڑی گئیں اگر یہ نہ ہوتا تو میں نہ زیادہ کرتا

تمہارے جمع کرنے پر اور تمہارے رغبت دلانے کو اور اکھٹا کرنے کو اور میں تمہیں چھوڑ دیتا جب تم نے انکار کیا اور مستی کی کیا تم نہیں دیکھتے اپنے اطراف کو کہ کم ہو گئے ہیں اور اپنے شہروں کو کہ فتح کر لیے گئے ہیں اور اپنے ممالک کو کہ سکڑ گئے ہیں اور اپنے شہروں کو کہ ان میں لڑا جا رہا ہے نکلو تم اللہ تم پر رحم کرے اپنے دشمن کی لڑائی کے لیے اور زمین پر بوجھ نہ بنو ورنہ دھنسا دیئے جاؤ گے اور ذلت کے مستحق ٹھہرو گے اور تمہارا نصیب گھٹیا ہو گا بے شک لڑائی والا بغیر نیند کے ہوتا ہے اور جو سو جاتا ہے وہ غفلت میں پڑ جاتا ہے (نہج البلاغہ، شرح نہج البلاغہ)

میں کہ میری اطاعت واجب ہے تم پر۔

آپؑ نے فرمایا میری اطاعت واجب ہے تم پر اللہ کی قسم اگر تم نے میری اطاعت کی تو کبھی ہلاک نہ ہو گے اور اگر میری نافرمانی کی تو دوزخ کی آگ میں جا گرو گے (شرح نہج البلاغہ)

میں اس پر نہ خوش ہوں نہ راضی ہوں ۔

آپؑ نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے ہر وقت اور ہر پل میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے آپؐ کو اپنے بندوں پر رحمت بنایا اور اس کو اس وقت مبعوث کیا

جب یہ زمین فتنوں سے بھر گئی تھی اور اس پر شیطان کی عبادت کی جارہی تھی اور اللہ کا دشمن ابلیس زمین پر بسنے والوں کے عقائد سے لپٹ گیا پس اللہ نے اپنے نبیؐ کے ذریعے ظلمت کے اندھیروں کو دور کیا اور ابلیس کے شر کو رفع کیا آپؐ نے تحقیق اپنے رب کا پیغام پہنچایا اور آپؐ نے ہر طرف امن کا پیغام پہنچایا اور اس منہ زور عرب معاشرے میں محبت و امن قائم کیا یہاں تک کہ آپؐ کا وقت آپہنچا اور آپؐ اپنے رب کی جانب لوٹ گئے اسکے بعد لوگوں نے ابو بکر کو خلیفہ بنایا اور اس نے ذرہ برابر بھی اتباع وسنت رسولؐ کی پرواہ نہ کی اور اس کے بعد ابو بکر نے عمر کو خلیفہ بنایا اور اس نے بھی اتباع رسولؐ کو اپنا شعار نہ بنایا اس کے بعد لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنایا پس اس نے جو کچھ کیا وہ تمہارے سامنے ہے اور پھر تم میرے پاس آگئے بیعت کے لیے پس میں نے کہا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے اور میں اپنے گھر میں داخل ہو گیا تم نے مجھے گھر سے نکالا اور مجھ پر ہجوم ہو گیا تم لوگوں کا حتی کہ میں گمان کرنے لگا کہ تم مجھے قتل کر دو گے اور تم میں بعض بعض کے قاتل ہیں پس تم نے میری بیعت کر لی اور حالانکہ میں اس سے خوش نہیں اور نہ راضی ہوں اور بے شک اللہ جانتا ہے کہ بے شک میں ناپسند کرتا ہوں حکومت کو محمدؐ کی امت کے درمیان

(ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ)

میں اس خلافت کو صرف اس شرط پر قبول کروں گا کہ میں امت کو رسول اللہؐ کے طریق پر چلاؤں گا آپؑ نے یہ جملہ عبدالرحمٰن بن عوف سے سقیفہ میں فرمایا(بحارالانوار جلد ۳۱۔ص ۳۶۹۔۳۷۰)

میں زیادہ جانتا ہوں اپنے نفس کو ان سے۔

ایک بار لوگوں نے آپؑ کے سامنے آپؑ کی تعریف کی تو آپؑ نے فرمایا بے شک اے اللہ تو زیادہ جانتا ہے مجھ کو میرے نفس سے اور زیادہ جانتا ہوں اپنے آپؑ کو ان لوگوں سے اے اللہ ہمارے لیے خیر قرار دے اس سے جس کو یہ لوگ گمان کرتے ہیں (انساب الاشرف،شرح نہج البلاغہ)

میں سب جانتا ہوں ۔

جمل والے دن جب لوگ شکست کھا گئے تو یہ سب لوگ اکھٹے ہوئے ان کے ساتھ قریش میں سے ایک گروہ بھی تھا ان میں مروان بن حکم بھی تھا پس بعض لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم نے ظلم کیا علی ابن ابی طالبؑ پر اور ہم نے اس کی بیعت کو توڑا اور اس پر جنگ مسلط کی اور بے شک ہم جانتے تھے کہ وہ سیرت کے اعتبار سے بالکل رسول اللہؐ کے مشابہ ہے پس اے گروہ آؤ اور علیؑ سے معافی مانگتے ہیں راوی کہتا ہے ہم امیر المومنینؑ کے پاس آئے اور اجازت مانگی اجازت ملی اور ہم ابھی کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا خاموش

رہو میں جانتا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہؐ کے جانے کے بعد خلافت کا سب سے زیادہ حقدار کون تھا؟ ہم نے جواب دیا ہاں اللہ کی قسم آپؑ ہی تھے آپؑ نے فرمایا تم نے مجھے چھوڑ دیا اور ابو بکر کی بیعت کر لی میں خاموشی سے گوشہ نشین ہو گیا کیونکہ مجھے پسند نہ تھا کہ یہ امت افتراق کا شکار ہو جاتی ابو بکر نے جاتے وقت عمر کو اپنا جانشین بنایا میں تب بھی خاموش رہا اور تم کو کوئی الزام نہیں دیا پس میں نے صبر کیا حتی کہ عمر قتل ہو گیا اور لوگوں نے عثمان پر اجماع کر لیا میں تب بھی رک گیا پھر تم نے اس کو قتل کر دیا اور میں اپنے گھر میں گوشہ نشین تھا تم سب لوگ میرے پاس آئے اور میری بیعت کر لی جیسے کہ تم نے بیعت کی تھی ابو بکر و عمر کی اور تم نے ان سے وفا بھی نبھائی لیکن مجھ سے بے وفائی کی پس ہم سب نے کہا اے امیر المومنینؑ ہمیں معاف کر دیں جیسے یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا تھا جب کہ انہوں نے کہا تھا (نہیں ہے کوئی گھبراہٹ تم پر آج اللہ معاف کرے گا تم کو اور اللہ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے) پس آپؑ نے فرمایا نہیں ہے کوئی پریشانی تم پر آج کے دن اور بے شک تم میں ایک آدمی ہے کہ اگر وہ میری اپنے ہاتھ سے بیعت کر لے تو وہ اس بیعت کو توڑ ڈالے گا اپنی

سرین سے وہ مروان بن حکم ہے (الجمل ص ۲۲۲ شیخ مفید نے فرمایا اس کو ابو مخنف نے بھی روایت کیا ہے)

میں لشکر کے درمیان ہوں۔

آپؑ کے خطوط میں سے۔اللہ کے بندے امیر المومنینؑ کی طرف سے اس کی طرف جس کے پاس سے گزرے لشکر خراج وصول کرنے والوں سے اور شہروں کے عامل میں سے۔حمد و صلواۃ کے بعد بے شک میں نے روانہ کر دیئے لشکر یہ گزرنے والے ہیں تمہارے پاس سے انشاء اللہ۔اور تحقیق میں نے وصیت کی ان کو اس کی جو واجب ہے اللہ کے لیے ان پر تکلیف کو روکنے سے اور برائی کو دور کرنے سے اور میں برات کرتا ہوں تمہاری طرف اور تمہارے عہد کی طرف لشکر کے نقصان سے مگر مجبور آدمی کی بھوک سے نہیں پاتا کوئی جگہ اپنے سیر ہونے کی پس عبرتناک سزا دو اس کے ظلم کی اس کو جس نے کچھ کھایا اس میں سے ظلم کر کے اور روکو اپنے بیوقوفوں کے ہاتھوں کو ان کی مخالفت کرنے سے اور ان کا پیچھا کرنے سے اس میں جس کا ہم نے ان سے استثناء کیا ہے اور میں لشکر کے درمیان ہوں پس تم اٹھا لاؤ میری طرف اپنے مظالم اور جو تم کو پیش آیا جس میں وہ غالب آگئے تم پر اپنے امر میں اور نہیں تم طاقت رکھتے اس کو دفع کرنے کی مگر اللہ کے ساتھ اور میرے ساتھ میں بدل

دونگااس کواللہ کی مدد کے ساتھ انشاء اللہ (نہج البلاغہ خطبہ ۶۰)

میں شاہد ہوں ۔

جناب امیرؑ نے منبر پر فرمایا نہیں ہے کوئی آدمی کہ جاری ہوئے اس کے فضائل مگر بے شک اللہ نے نازل کی اس کے بارے میں قرآن میں پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کیا کیا نازل کیا ہے اللہ نے آپؑ کے بارے میں ؟ یہ سن کر لوگ اٹھے کہ اس کو ماریں لیکن امیر المومنینؑ نے ان کو منع کیا اور فرمایا اس کو چھوڑ دو پھر فرمایا کیا تم نے سورہ ہود نہیں پڑھی اس نے کہا جی ہاں پڑھی ہے تو آپؑ نے یہ آیت پڑھی (کیا وہ جو واضح دلیل پر ہے اپنے رب کی طرف سے اور تلاوت کرتا ہے اس پر ایک شاہد ہے) پھر آپؑ نے فرمایا جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہے وہ محمدؐ ہیں اور شاہد میں ہوں (شرح نہج البلاغہ)

میں اس پر ہوں کہ وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے رب نے مدد کا۔

آپؑ کے پاس جب خبر پہنچی کہ طلحہ اور زبیر فوج لے کر بصرہ کی طرف آ رہے ہیں تو آپؑ نے فرمایا یقیناً سب جانتے ہیں کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ جسے جنگ و جدل سے دھمکایا جا سکے اور نہ مجھے تلوار سے ڈرایا جا سکتا ہے میں اس پر ہوں کہ وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے رب نے مدد کا اللہ کی قسم یہ خون عثمان

کے مطالبے میں نہیں آرہے یہ تو میرے بغض میں آرہے ہیں اور یہی تو قاتل ہیں عثمان کے اور انہوں نے دھوکے سے قوم کو شک میں ڈال دیا ہے (نہج البلاغہ)

میں رسول اللہؐ کے مثل بھائی کے ہوں اس کے چچا کا بیٹا اور اس کا دست بازو۔

آپؑ نے فرمایا بے شک ہر مقدی کے لیے امام ہوتا ہے جس کی وہ اقتداء کرتا ہے وہ اپنے علم کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے اور بے شک تمہارے امام نے اکتفا کیا ہے اپنی دنیا میں سے دو پرانے کپڑوں کے ساتھ اور اپنے کھانے میں سے دو روٹی کے ٹکڑوں کے ساتھ یاد رکھو تم اس پر قدرت نہیں رکھتے کہ میری مدد کر سکو مگر پرہیزگاری، پاکدامنی اور درستگی کے ساتھ اللہ کی قسم میں نے نہ تو کوئی مال و متاع جمع کیا اور نہ ہی مجھے سونے چاندی سے کوئی مطلب ہے نہ ہی میں نے مال غنیمت کے وافر مال سے کچھ حاصل کیا ہے لیکن ہاں ہاں ہمارے پاس فدک تھا اس تمام میں سے جس پر آسمان کا سایہ ہے پس حرص کی اس پر قوم کے لوگوں نے اور ہم سے چھین لیا اور بے شک اللہ عدل کرنے والا ہے میں فدک اور غیر فدک کا کیا کروں گا حالانکہ نفس کے گمان کی جگہ کل کو قبر ہے جسکے اندھیروں میں اس کے آثار منقطع ہو جائیں گے اس کی خبر غائب ہو جائے گی اور ایسا گڑھا ہے اگر اس کی وسعت میں زیادتی کی جائے اور

کھودنے والے کے ہاتھ اس کو وسیع کردے تو اسکو تنگ کردیتے ہیں پتھر اور مٹی اور بند کردیتی ہے اس کے خلاء کو تہہ بہ تہہ مٹی بے شک یہ میرا دل ہے میں اسے تقویٰ پر راضی کرتا ہوں تاکہ بڑے خوف والے دن اطمنان سے آئے اگر میں چاہوں تو اس صاف شہد کے راستے کی طرف راہمنائی حاصل کرلوں اور اس گندم کے گودے کی طرف اور ریشم سے بنے کپڑے کی طرف لیکن بہت دور ہے یہ کہ غالب آئے مجھ پر یہ دنیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے گرد بھوکے ہوں اور میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں ؟یا میں ایسا ہو جاؤں جیسا قائلین نے کہا اور تیری یہی بیماری کافی ہے کہ تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور تیرے ارد گرد ایسے جگر ہوں جو ٹکڑے کے خواہش مند ہوں کیا میں قناعت کرلوں اپنے آپ سے اس بات پر کہ مجھے امیر المومنین کہا جائے اور نہ میں اپنی رعایا کی کسی تکلیف میں شریک نہ ہوں ؟کیسے ہو سکتا ہے کہ میں کمزور ہو جاؤں یا کمزور کردیا جاؤں نہیں ممکن ہے یہ میرے لیے سنو بے شک جنگل کا درخت مضبوط ٹہنی والا ہوتا ہے سبزے کی بوٹیاں نرم کھال والی ہوتی ہیں لیکن بارانی انگوریاں چلنے میں قوت والی ہوتی ہیں اور میں رسول اللہؐ سے ایسے ہوں جیسے ایک جڑ والی شاخ دوسری شاخ سے اور جیسے ہتھیلی بازو سے اللہ کی قسم اگر سارے عرب لڑائی میں جمع ہو جائیں تو میں پشت نہ

پھیروں گا ان سے اور میں تیزی سے بڑھوں گا ان کی جانب اور پاک کروں ان سے زمین کو اس الٹے شخص اور اوندھے جسم سے حتی کہ نکل جائے مٹی کٹے ہوئے دانوں کے درمیان سے دور ہٹ مجھ سے اے دنیا! پس تیری رسی تیری گردن پر ہے بے شک تیرا شکنجہ اور تیری چال مجھ پر کچھ اثر نہیں کر سکتی کہاں ہیں وہ لوگ جنکو تو نے اپنے بہلاوؤں سے دھوکہ دیا کہاں ہیں وہ امتیں جن کو تو نے اپنی چمک سے فتنوں میں ڈالا سن لے وہ قبروں میں رہن ہیں اور لحد میں گم ہو چکے ہیں اللہ کی قسم اگر تو دیکھائی دینے والی شخصیت ہوتی اور محسوس ہونے والا ڈھانچہ ہوتی تو میں تجھ پر ان بندوں کے سلسلے میں اللہ کی حد قائم کرتا جن کو تو نے آرزؤں سے دھوکہ دیا اور جن امتوں کو تو نے گڑھوں میں پھینکا اور جن بادشاہوں کو تو نے ہلاکت کے حوالے کیا اور ان کو مصیبتوں کے مقام میں داخل کیا کیوں کہ نہ یہ وارد ہونا تھا نہ صادر ہونا بہت دور کی بات ہے جس نے تیرے کیچڑ کو روندا وہ پھسلا اور جو تیری گہرائیوں میں سوار ہوا وہ غرق ہوا جس نے تیرے جال سے رخ پھیرا اس کو توفیق مل گئی تجھ سے بچنے والے کو کوئی پرواہ نہیں اگر اس کے بیٹھنے کی جگہ تنگ ہو اور دنیا اس کے نزدیک ایسے ہے جیسے ایک دن جسکا ختم ہونا قریب ہو چکا ہے الگ ہو جا مجھ سے اللہ کی قسم میں کبھی تیرا مطیع نہ ہونگا پس تو

مجھے اپنا مطیع بنانا چاہتی ہے اور نہ میں تیری کسی بات کو تسلیم کروں گا پس تو مجھے کھینچنا چاہتی ہے اللہ کی قسم اسی قسم سے جس میں اللہ کی مشیت سے استثناء کیا گیا ہے کہ میں اپنے نفس کو ایسی ریاضت کرواؤں گا کہ وہ خوش ہو گا اس کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑے پر جب کہ وہ اس پر قادر ہو گا کھانے کے لیے اور اکتفاء کرے گا نمک پر سالن کے طور پر اور میں چھوڑوں گا اپنی آنکھوں کو پانی کے چشمے کی طرح کہ جس کا صاف پانی خشک ہو چکا ہو آنسوؤں سے فارغ ہو کیا بھر جاتے ہیں چرنے والے جانور اپنے چرنے سے تو بیٹھ جاتے ہیں اور سیر جاتی ہیں باڑے میں بیٹھی ہوئی بکریاں اپنی گھاس سے تو گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتی ہیں اور علیؑ بھی اپنی خوراک کھاتا ہے پس آرام سے سو جاتا ہے ٹھنڈی ہوتی ہیں اس وقت اس کی آنکھیں جب کہ وہ طویل سالوں کے بعد چوپاؤں کی طرف نظر کرے اور چرنے والے جانوروں پر اور مبارک ہو اس نفس کو جو ادا کرے اپنے رب کا فرض اور رگڑے اس کے پہلوؤں کو اس کی مشقت اور چھوڑ دے رات میں اپنی آنکھوں کو بند کرنا حتیٰ کہ جب اونگھ غالب آجائے تو زمین کو ہی بستر بنا لے اور اپنے ہتھیلی کو تکیہ بنا لے ایسی جماعت میں کہ بیدار کر دیا ہو ان کی آنکھوں کو ان کے آخرت کے خوف نے اور دور ہیں ان کی خوابگاہوں سے ان کے پہلو اور بڑبڑاتے

رہیں اپنے رب کے ذکر سے ان کے ہونٹ اور جھڑتے رہیں طویل استغفار سے ان کے گناہ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور سنو بے شک اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے پس اللہ سے ڈر اے ابن حنیف اور چاہیے کہ گزارے لائق ہو جائیں تیری روٹی کے ٹکڑے تاکہ جہنم سے تیری خلاصی ہو سکے (نہج البلاغہ)

میں صاحب ذوالفقار ہوں (عیون المواعظ والحکم)

نہیں ہے تلوار مگر ذوالفقار نہیں ہے جوان مگر علیؑ ۔آپؑ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نبیؐ نے میری طرف دیکھا کہ میں آپؐ کے سامنے اپنی تلوار سے مار رہا ہوں توآپؐ نے فرمایا نہیں ہے تلوار مگر ذوالفقار اور نہیں ہے جوان مگر علیؑ اور مجھے فرمایا اے علیؑ تو مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ سے مگر بے شک میرے بعد کوئی نبیؐ نہیں ہے اور تیری موت اور تیری حیات اے علیؑ میرے ساتھ ہے اللہ کی قسم میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا اور نہ میں بھٹکا اور نہ مجھے گمراہ کیا گیا اور نہ میں بھولا اس عہد کو جو مجھ سے لیا گیا اور میں واضح دلیل پر ہوں اپنے رب کی طرف سے اور واضح راستہ پر ہوں (شرح نہج البلاغہ)

میں دو تلواروں سے جنگ کرنے والا ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں نیزہ بازی کرنے والا ہوں دو نیزوں سے (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ جنات میری پکڑ سے ڈرتے ہیں (الفضائل ابن شاذان)

میں بہت زیادہ شوق رکھتا ہوں ان کی ملاقات کی نسبت ان کے اپنے گھروں کی طرف۔

آپ ؑ نے فرمایا جو جانے والا ہوتا ہے اللہ کی طرف وہ پیاسے کی طرح ہوتا ہے جو پانی پر وارد ہوتا ہے بے شک جنت اونچے نیزوں کے کناروں کے نیچے ہے اور آج آزمائش کی جائے گی خبروں کی اور میں زیادہ شوق رکھتا ہوں ان کی ملاقات کا بانسبت ان کے اپنے گھروں کی طرف اے اللہ اگر یہ حق کو رد کر دیں تو ان کی جماعت کو توڑ دے اور ان کے کلمات کو الگ الگ کر دے اور ہلاک کر دے ان کو انکی غلطیوں کی وجہ سے بے شک یہ ہر گز نہ زائل ہونگے اپنے موقف سے بغیر ایسے نیزہ بازی کے جو پہنچنے والا ہوا تا کہ اس سے ہوا نکلے اور ایسی ضرب جو کھوپڑی پھاڑ دے اور ہڈیوں کو پیس دے اور گرا دے بازو اور قدم حتی کہ تیر اندازی کی جائے ان پر لشکروں سے جنکے پیچھے اور لشکر ہوں اور ان کو پتھر مارے جائیں جماعتوں کے ساتھ کہ ان کے پیچھے اور جماعتیں ہوں حتی کہ چلایا جائے ان کے شہروں میں بڑے لشکر کو کہ اس کے پیچھے اور لشکر ہوں اور حتی کہ روندھ ڈالیں گھوڑے ان کی زمین کے آخری حصوں کو اور ان کی بلوں اور راستوں کے کنارے سے (نہج البلاغہ)

میں نہیں حملہ کرتا اس پر جو بھاگ جائے۔

اورآپؑ سے کہا گیا آپؑ سے جنگ کی جاتی ہے اور آپؑ مطلوب ہیں پس کاش کہ آپؑ کوئی نگران بناتے فرمایا میں نہیں بھاگتا اس سے جو حملہ کرے اور نہیں حملہ کرتا اس پر جو بھاگے پس مجھے خنجر ہی کافی ہے (نثر الدر ص ۲۳۰)

میں میدان جنگ میں لڑوں گا تم سے۔

عبیداللہ ابن عمر نے محمد بن حنفیہ کو پیغام بھیجا کہ میری طرف نکل میں تجھ سے جنگ کرتا ہوں تو محمد حنفیہ نکلے اسکی طرف تو علیؑ نے ان دونوں کو دیکھا اور پوچھا یہ کون آپس میں جنگ کے لیے نکلے ہیں تو کہا گیا کہ محمد حنفیہ اور عبیداللہ ابن عمر تو آپؑ نے اپنی سواری کو حرکت دی پھر محمد کو اپنی طرف بلایا تو وہ آگے آئے فرمایا اے بیٹے ! اس کو روکو پس انہوں نے اس کو روکا آپؑ پیدل چلے اور آپؑ کے ہاتھ میں تلوار تھی آپؑ نے عبیداللہ سے فرمایا میں آیا ہوں تجھ سے لڑنے پس تو آمیرے سامنے تو عبیداللہ نے کہا میں آپؑ سے جنگ نہیں کروں گا فرمایا کیوں نہیں کرے گا اس نے کہا میں آپؑ سے ہر گز نہیں لڑوں گا اور واپس صفوں کی جانب بھاگ گیا پس علیؑ بھی واپس تشریف لے آئے تو محمد حنفیہ نے کہا اے بابا جان آپؑ نے مجھے لڑائی سے کیوں روکا اللہ کی قسم اگر آپؑ مجھے چھوڑ دیتے تو مجھے امید تھی کہ میں اسے

قتل کر دیتا فرمایا اے بیٹے اگر میں اس سے لڑائی کرتا تو اسے یقیناً قتل کر دیتا اگر تو اس سے لڑائی کرتا تو امید تھی کہ تو اسے قتل کر دیتا لیکن مجھے یہ اطمعنان نہ تھا کہ وہ تجھے قتل کر دے تو عرض کی اے باباجان کیا آپؑ خود لڑیں گے اس فاسق ، کمینے اور اللہ کے دشمن کے ساتھ اللہ کی قسم اگر اسکا باپ آپؑ کے مقابلے میں آتا تو میں رغبت کرتا آپؑ سے اس کی طرف (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں علیؑ اور ابن عبد المطلبؑ ہوں۔ اور ہم اللہ کی قسم اولیٰ ہیں کتابوں کے بارے میں۔

نصر نے روایت کی ہے کہ حریث معاویہ کا آزاد کردہ غلام میدان میں نکلا اور وہ پہلوان بہت طاقتور اور جنگجو تھا اور لوگ اس سے خوفزدہ رہتے تھے اس نے آواز دی اے علیؑ کیا تو مجھ سے لڑے گا اے ابوالحسنؑ آگے بڑھ تو جناب امیرؑ میدان جنگ میں تشریف لائے اور آپؑ فرمارہے تھے میں علیؑ اور ابن مطلبؑ ہوں اور ہم اللہ کی قسم کتب کے زیادہ حقدار ہیں ہم میں سے نبی المصطفیٰؐ ہے جو سچے نبی ہیں اور عظیم مقام والے ہیں ہم نے تمام عرب پر آپؐ کی مدد کی پھر آپؑ نے اسے ایک ہی وار میں دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں تجھے اس کا اہل سمجھتا ہوں۔

آپؑ نے اپنا خط اپنے والی کو بھیجا۔ اما بعد پس بے شک میں تجھے والی بنا رہا ہوں جس کا میں نے تجھے والی بنایا ہے اور میں تجھے اس کا اہل سمجھتا ہوں (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں ہدایت کی ناک اور اس کی آنکھیں ہوں۔

آپؑ نے فرمایا اے لوگو! میں ہدایت کی ناک اور اسکی آنکھیں ہوں اور آپؑ نے اپنے چہرہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اے لوگو! ہدایت کے راستے میں اس کے اہل کے کم ہونے کی وجہ سے وحشت نہ کرو بے شک لوگ ایسے دستر خوان پر جمع ہوئے ہیں جس کا سیر ہونا تھوڑا ہے اور اس کی بھوک طویل ہے اور اللہ ہی سے مدد لی جاتی ہے اے لوگو! بے شک لوگوں کو رضا اور ناراضگی اکھٹی کرتی ہے سنو بے شک ثمود کی اونٹنی کو ایک آدمی نے کاٹا تھا تو ان سب کو عذاب اسے کاٹنے کی وجہ سے پہنچا اللہ نے فرمایا پس انہوں نے بلایا اپنے ساتھی کو پس اس نے لے دے کی اور کاٹ ڈالا (سورہ قمر) اور ان کو ان کے نبیؑ نے کہا اللہ کے اس قول سے کہ اللہ کی اونٹنی ہے اور اسکا اور اسکی باری کا خیال کرو پس انہوں نے اسے جھٹلا دیا پس اسے کاٹ ڈالا اللہ نے ان پر عذاب شدید نازل کیا ان کے گناہوں کی وجہ سے اور سب کو برابر کر دیا (سورہ شمس) اے لوگو! سنو پس

جو شخص میرے قاتل کے بارے میں گمان کرے کہ وہ مومن تھا پس بے شک اس نے بھی مجھے قتل کیا ہے اے لوگو! جو شخص راستے پر چلتا ہے وہ پانی پا لیتا ہے اے لوگو! کیا میں تم کو خبر نہ دوں ان گمراہ لوگوں کے بارے میں جن کی رسوائیاں آخر زمانے میں ظاہر ہونگی (بحار الانوار، الغیبہ النعمانیہ)

میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

یہ آپؑ کی کلام میں سے ہے۔ جب مدینہ میں بیعت کی گئی میرا عہد اس سے جو میں کہتا ہوں گروی ہے اور امانت ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں بے شک جس کے لیے عبرتیں واضح ہو جائیں اس سے جو اس کے آگے ہوں مثالیں تو اسے تقویٰ شبہات میں گھسنے سے روک دیتا ہے سنو بے شک تمہاری مصیبت یقیناً لوٹ آئی ہے مثل اسی شکل کے جس دن کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو مبعوث فرمایا تھا قسم اس کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا البتہ ضرور بھڑکائے جاؤ گے تم اور ضرور جدا جدا کئے جاؤ گے الگ کر کے اور تمہیں تقدیر کے ڈنڈے سے مارا جائے گا حتی کہ تمہارا زیریں حصہ اوپر والے حصے کی طرف لوٹ آئے گا اور اوپر والے نیچے اور سبقت لے جائیں گے سبقت لے جانے والے جنہوں نے کوتاہی کی اور کوتاہی کریں گے سبقت والے جو سابق تھے اللہ کی قسم میں نے ذرہ بھی نہیں چھپایا اور نہ ہی کوئی جھوٹ بولا اور مجھے خبر دی گئی ہے اس مقام اور اس دن کی

سنو بے شک برائیاں شریر گھوڑے ہیں جن پر ان کے کرنے والے سوار ہیں اور ان کی لگامیں نکال لی گئی ہیں پس وہ ان کو لیکر آگ میں گھس گئے اور سنو بے شک تقویٰ فرمانبردار سواریاں ہیں ان پر ان کو کرنے والے سوار ہوئے اور ان کو ان کی لگامیں دے دی گئیں پس وہ ان کو وارد کر دینگے جنت میں ایک حق ہے اور ایک باطل ہے اور ہر ایک کے اہل ہیں پس اگر تو باطل امر کرے تو قدیم سے اور پہلے سے ہی اس کو کرتا ہے اگر حق کم ہو تو کبھی کبھار اور شاید اور بہت کم ہوتا ہے کوئی شے پیچھے جاتی ہے کوئی آگے آتی ہے (نہج البلاغہ خطبہ ١٦)

میں تم کو اللہ کی اطاعت کی طرف بلانے والا ہوں اور تمہارے دین کے فرائض کی طرف راہنمائی کرنے والا ہوں اور اس چیز کی طرف دلالت کرنے والا ہوں جو تمہیں نجات دے (عیون المواعظ والحکم)

میں دنیا کو غمگیں کرنے والا ہوں۔

یہ بھی آپؑ کی کلام میں سے ہے ۔ خرابی ہو تمہاری آباد گلیوں کے لیے اور تمہارے خوبصورت گھروں کے لیے جن کے پر ہیں جیسے کہ گدھوں کے پر اور ان کی سونڈھیں جیسے کہ ہاتھیوں کی سونڈ ان لوگوں میں سے جن کے مقتولوں پر نہ رویا جائے اور نہ مفقود ہوں ان کے غائب، میں دنیا کو غمگیں کرنے والا ہوں اس کے چہرے پر اور اس کو حقیر کر دینے والا ہوں گویا میں ایک ایسی قوم دیکھ رہا

ہوں گو یا ان کے چہرے پچکی ہوئی ڈھالیں ہیں وہ چوری اور ریشم کا لباس پہنیں گے اور پیچھے چلیں گے عمدہ گھوڑوں کے اور یہاں پر قتل کا بھڑ کنا ہو گا حتی کہ زخمی مقتول پر چلے گا اور چھوٹے ہوئے قیدی سے کم ہونگے (نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۸)

میں ابوالحسنؑ ہوں۔

آپؑ منبر پر جلوہ افروز ہوئے بغیر گریبان کا لباس اور تہبند باندھے ہوئے قطری چادر لٹکائے ہوئے اور تلوار ٹیک لگائے ہوئے پس آپؑ نے فرمایا اما بعد بے شک ہم اللہ کی جو ہمارا رب ہے حمد کرتے ہیں وہ ہمارا معبود اور ہمارا کارساز ہے اور نعمتوں کا مالک ہے ہم پر وہ ذات کہ اس کی نعمتیں ہیں ہم پر ظاہر بھی ہیں اور باطن میں بھی احسانات ہیں اور اس کی طرف سے بغیر ہماری قدرت اور طاقت کے تا کہ وہ ہمیں آزمائے ہم شکر کرتے ہیں یا ناشکری کرتے ہیں پس جو شکر کرے تو وہ اسے زیادہ کر دیتا ہے اور جو ناشکری کرے تو وہ اسے عذاب دیتا ہے پس اللہ کے نزدیک سب سے افضل مرتبہ میں اور سب سے زیادہ اللہ کے قریب وسیلہ میں وہ ہے جو اسکے امر کی زیادہ اطاعت کرتا ہے اور اس کی فرمانبرداری پر زیادہ عمل کرتا ہے اور سب سے زیادہ اس کے نبیؐ کی سنت کی اتباع کرتا ہے اور اس کی کتاب کو زیادہ یاد رکھنے والا ہے اور نہیں ہے ہمارے نزدیک

کسی کی فضیلت مگر اللہ اور اس کی رسولؐ کی اطاعت سے یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان ہے اور رسول اللہؐ کا عہد اور اس کی سیرت ہمارے اندر ہے نہیں بے خبر ہوتا اس سے مگر جاہل حق سے عناد رکھے اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مونث سے پیدا کیا ہے اور تمہاری جماعتیں اور قبیلے بنائے ہیں تا کہ تمہاری پہچان ہو بے شک اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا تم سے وہ ہے جو اس سے ڈرنے والا ہے (سورہ حجرات ۴۹)

پھر آپؑ نے بلند آواز سے پکارا کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو پس اگر تم اعراض کرو گے تو بے شک اللہ نہیں پسند فرماتا کافروں کو پھر فرمایا اے مہاجرین و انصار کی جماعت کیا تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر اپنے اسلام کا احسان جتاتے ہو نہیں بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اسنے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم سچے ہو پھر فرمایا میں ابو الحسنؑ ہوں (اور یہ بات جب آپؑ غضبناک جلال میں ہوتے تو فرمایا کرتے تھے) پھر فرمایا سنو بے شک یہ دنیا جس کی تم تمنا کرتے ہو جس میں رغبت کرتے ہو اور وہ تمہیں ناراض کرتی ہے اور راضی کرتی ہے نہیں ہے تمہارا گھر اور نہ تمہاری منزل جس کے لیے تم پیدا کئے گئے ہو پس نہ دھوکے میں ڈالے تمہیں بے شک تم اس سے محتاط رہو اور صبر کے ساتھ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت پر جما کر اور

اسکے حکم کی اطاعت کر کے اور اس کی حمد سب سے بڑی ہے پس یہ سایہ نہیں ہے کسی کو کسی پر اس میں کوئی ترجیح پس وہ اللہ کا مال ہے اور تم اللہ کے بندے ہو جو مسلمان ہو اور یہ اللہ کی کتاب ہے اس کا ہم نے اقرار کیا ہے اور اللہ کی ہم نے بات مانی ہے اور عہد کیا ہے ہمارے نبیؐ نے ہمارے درمیان پس جو اس پر خوش نہ ہو وہ پھر جائے جیسے چاہے بے شک اللہ کی اطاعت پر عمل کرنے والا اللہ کے حکم پر فیصلہ کرنے والا اس پر کوئی وحشت نہیں ہے پھر آپؑ منبر سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی (نہج البلاغہ)

میں احسان کرنے میں اختیار دیا گیا ہوں اس کے لیے جس کی طرف میں نے احسان نہ کیا ہو اور میں پابند ہوں احسان کو پورا کرنے کا اور اس کے ساتھ جس سے میں نے احسان کیا ہے بے شک جب میں اسے پورا کرتا ہوں تو میں اس کی حفاظت کرتا ہوں اور جب میں منقطع کرتا ہوں تو میں اسے ضائع کرتا ہوں پس جب میں ضائع کرنا تھا تو پھر میں نے وہ کیا کیوں ہے (عیون المواعظ والحکم)

آپؑ کی دعا۔

میں اللہ سے اس کی رحمت کی وسعت کا سوال کرتا ہوں۔

اور یہ دعا آپؑ کی آپؑ کے مالک اشتر کے نام عہد نامے میں سے ہے اور یہ آخر میں ہے کہ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں اس کی رحمت کی وسعت کا اور اس کی عظیم

قدرت کا ہر مرغوب شے کے اپنے لیے کہ وہ مجھے بھی اور تجھے بھی توفیق دے اس کے جس میں اس کی رضا ہے واضح عذر کو قائم کرنے کی اس کی طرف اور اس کی مخلوق کی طرف بندوں میں اچھی تعریف کے ساتھ اور شہروں میں اچھے برتاؤ کے ساتھ اور سوال کرتا ہوں نعمت کے پورا کرنے اور بزرگی بڑھانے کا اور یہ کہ میرا اور تیرا خاتمہ سعادت اور شہادت سے ہو بے شک ہم اس کی طرف رغبت کرنے والے ہیں اور سلام ہو رسول اللہؐ پر بہت ہی زیادہ۔ (نہج البلاغہ)

میں وہ ہوں اے اللہ جو امید دلاتا ہوں وفد بن کر آنے والوں کو۔

اور آپؑ کی دعامیں سے ہے کہ میں وہ ہوں اے اللہ جو امید دلاتا ہوں آنے والوں کو اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اچھے طریقے سے وفد کی خدمت کا پس تو میری پکار سن اور میری دعا قبول فرما اور نہ اختتام کر میرے عمل کا میری ناکامی سے اور نہ میری پیشانی پر مار میرے سوال کو رد کر کے اور باعزت بنا اپنے پاس میرا لوٹنا بے شک تو نہیں ہے تنگی والا اس سے جو تو ارداہ کرے اور نہ ہی عاجز ہے اس سے جو تو چاہے اور تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

مجھے ملے گی ایک ایسی جماعت جو میری وجہ سے ہدایت پائے گی اور وہ میرے نور کی طرف دوڑے گی۔

آپؑ کی کلام میں سے یہ اقتباس ہے جب آپؑ کے کچھ ساتھی صفین میں جنگ سے پہلو تہی کرنے لگے تو آپؑ نے فرمایا تمہارا یہ کہنا موت کو ناپسندیدہ جاننا ہے اللہ کی قسم مجھے پرواہ نہیں کہ میں موت پر جاپڑوں یا موت مجھ پر آپڑے لیکن تمہارا یہ کہنا شک کرتے ہوئے اہل شام میں پس اللہ کی قسم میں نے لڑائی کو ایک دن کے لیے بھی نہیں روکا میں اس امید میں رہا کہ میرے ساتھ ایک جماعت ملے گی اور میرے نور کی طرف دوڑے گی پس وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں معاویہ سے لڑوں اسکی گمراہی پر اگرچہ وہ اپنے گناہوں کا بار خود ہی اٹھائے ہوئے ہے (نہج البلاغہ خطبہ ۵۵)

میں وہ ہوں کہ جس کے شیعہ روز قیامت اولیاء میں سے ہونگے۔

جو کہ میرے دشمنوں سے برات کرنے والے ہونگے اور موت کے وقت نہ ڈریں گے اور نہ غم کریں گے اور ان کو قبروں میں عذاب نہیں دیا جائے گا اور وہ شہداء اور صدیق ہونگے اپنے رب کے ہاں خوش ہونگے (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں جس کے پاس اس کے شیعوں کے ناموں کا رجسٹر ہے (الفضائل ابن شاذان)

میں وہ ہوں کہ میرے شیعہ اس بات پر مضبوط ہیں کہ وہ نہیں دوستی کرتے اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرے اگرچہ وہ ان کے باپ ہی کیوں نہ

ہوں یا بیٹے ہی کیوں نہ ہوں میں وہ ہوں کہ میرے شیعہ جنت میں داخل ہونگے بغیر حساب کے (الفضائل ابن شاذان)

میں علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں جس سے تو محبت کرتا ہے۔

عقبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے سنا فرماتے تھے کہ بے شک آدمی کا سانس جب اس کے سینے میں گرتا ہے تو وہ دیکھتا ہے تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا دیکھتا ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہؐ کو دیکھتا ہے تو رسول اللہؐ اس سے فرماتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں تو خوش ہو جا پھر وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھتا ہے جو اس سے فرماتے ہیں کہ میں علی ابن ابی طالبؑ ہوں جس سے تو محبت کرتا تھا تو پسند کرتا ہے کہ میں تجھے نفع پہنچاؤں فرماتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے پوچھا کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ منظر دیکھے اور پھر دنیا کی طرف لوٹ آئے؟ فرمایا کہ جب وہ دیکھے گا تو پھر اس دنیا میں لوٹ کر نہیں آئے گا اور اس کا درجہ بہت عظیم ہو گا اور فرمایا کہ یہ قرآن میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے (جو لوگ ایمان لائے اور وہ متقی ہونگے ان کے لیے خوشخبری ہو گی دنیا میں اور آخرت میں بھی نہ تبدیلی ہو گی اللہ کے کلمات میں)(سورہ یونس) (تفسیر نور الثقلین ۲۔۳۱۱)

میں مومنین کا مددگار اور ان کا رب العالمین کے ہاں سفارش کرنے والا ہوں

(الفضائل ابن شاذان)

میں اپنے شیعوں کا استقبال کرنے والا ہوں اللہ کی قسم نہ پیاسا ہو گا میرا محب اور نہ ڈرے گا مجھ سے محبت کرنے والا (نورالثقلین ۵۔۵۹۹)

میں رسول اللہؐ کے ساتھ ہونگا اور میرے ساتھ میری عترتؑ ہو گی حوض پر پس تم میں ہر ایک ہمارے قول کے ساتھ متمسک رہے اور ہمارے عمل پر عمل کرے (عیون المواعظ والحکم)

اور بے شک ہر اہل کے لیے ایک نجیب ہوتا ہے اور ہمارا بھی ایک نجیب ہے اور وہ ہمارے لیے سفارش ہے اور ہماری محبت والوں کے لیے بھی سفارش ہے پس تم رغبت کرو ہماری ملاقات کے لیے حوض پر بے شک ہم ہی لوگوں کو اس سے ہٹائیں گے (نورالثقلین ۵۔۶۲۱، الخصال صدوق یہ ان حدیثوں میں سے ہے جو امیر المومنینؑ نے اپنے ساتھیوں کو سکھائیں چار سو احادیث میں سے)

میں اور میرے شیعہ حوض پر وارد ہونگے سیر ہوئے ہوئے سیراب ہو کر اور ان کے چہرے نورانی ہونگے۔

روای کہتا ہے کہ میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپؑ اٹھے تو ایک آدمی ہمدان میں سے کھڑا ہوا اور آپؑ کے دامن کو پکڑ لیا اور کہا اے امیر المومنینؑ آپؑ ہمیں کوئی جامع حدیث بیان کریں آپؑ نے فرمایا میرے خلیل رسول اللہؐ نے

فرمایا بے شک میں وارد ہونگا اور میرے شیعہ حوض پر تروتازہ سیراب ہو کر نورانی چہروں والے اور ہمارے دشمن وارد ہونگے پیاسے اور سیاہ چہروں والے پس لے یہ چھوٹی سی بات جو بہت ہی جامع ہے تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے گا اور تیرے لیے وہی ہوگا جو تو کمائے گا (امالی شیخ مفید ص ۳۳۲،امالی طوسی،الطبری،بشارت المصطفیٰ)

میں مومنین کا ولی ہوں اور اللہ میرا ولی ہے۔

آپؑ نے فرمایا یہ بھی اور ساتھ یہ بھی فرمایا مجھ سے محبت کرنے والوں کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اس سے محبت کرتے ہیں جو اللہ کا محبوب ہے اور میرے بغض رکھنے والوں کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اس سے بغض رکھتے ہیں جو اللہ کا محبوب ہے اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ معاویہ نے مجھے برا کہا ہے اور مجھ پر لعنت کی اے اللہ سخت کر اپنی پکڑ اس پر اور نازل فرما لعنت اس پر آمین یارب العالمین اے اسماعیلؑ کے رب اے ابراہیمؑ کو اٹھانے والے بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے پھر آپؑ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور دوبارہ نہ لوٹ کر گئے کہ آپؑ کو ابن ملجم ملعون نے شہید کر دیا اللہ کی اس پر لعنت ہے (نور الثقلین ۲۔۲۱۰)

میں اور میرے شیعہ۔

آپؑ نے فرمایا نصاریٰ نے فلاں فلاں بات پر اختلاف کیا اور یہود نے اختلاف کیا

اور میں دیکھ رہا ہوں اے امت تم بھی اختلاف کروگے جیسے کہ اختلاف کیا تھا انہوں نے اور تم میں ایک سے زائد فرقے ہونگے اور تمام کے تمام گمراہ ہونگے سوائے ان کے جو میرے شیعہ ہونگے (بحارالانوار جلد ۳۴)

میں اس پر ہوں۔

جناب امیرؑ سے کہا گیا کہ جب مالک اشتر کے نام جو صحیفہ لکھا گیا ہے وہ اس سے راضی نہیں ہیں اور وہ دشمن سے لڑائی کا خواہشمند ہے تو آپؑ نے فرمایا کیوں نہ راضی ہوگا اشتر جب میں راضی ہوں جو میری رضا ہے وہی اس کی رضا ہے اور کسی کے لیے بھی رضا کے بعد رجوع درست نہیں ہوتا اور نہ اقرار کے بعد تبدیلی ہوتی ہے مگر یہ کہ اللہ کی نافرمانی کی جائے یا اس کی کتاب سے تجاوز کیا جائے مگر تم نے جو ذکر کیا ہے میرے امر کو چھوڑنے کے بارے میں اور اس کو جس پر میں ہوں پس نہیں ہے یہ ان کی بات اور نہ ہی مجھے اس کی پرواہ ہے اور کاش کہ تم میں ہو اس کے طرح کے دو آدمی بلکہ کاش کہ تم ہوں کوئی ایک جو میرے دشمن کے بارے میں اپنی رائے رکھتا ہو (شرح ابن ابی الحدید)

اور آپؑ کی کلام میں سے جو ذکر کی گئی ہے ان لوگوں کے بارے میں جو کہ بصرہ جارہے تھے آپؑ سے جنگ کے لیے۔

فرمایا کہ پس تم پیش کرو میرے عاملوں پر اور مسلمانوں کے بیت المال کے

خازنوں پر جو میرے ہاتھ میں ہے اور تمام اہل پر کہ سب میری اطاعت میں ہیں اور میری بیعت میں ہیں پس انہوں نے متفرق کر دیا ان کی بات کو اور فاسد کر دیا مجھ پر ان کی جماعت کو اور چڑھ دوڑے میرے شیعوں پر ایک جماعت کو غداری سے قتل کر دیا اور ایک جماعت کو اپنی تلواروں سے کاٹا پس ان سے لڑائی لڑی حتی کہ وہ صدق دل سے اللہ سے مل گئے (شرح نہج البلاغہ)

میں آج ان کا ساتھی ہوں۔

یہ بھی آپؑ کے ایک خطبہ کا اقتباس ہے کہ بے شک اللہ عزوجل نے محمدؐ کو بھیجا اور عرب میں سے کوئی نہ تو کتاب پڑھتا تھا اور نہ نبوت کا دعوے دار تھا پس آپؑ نے لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی اور ان کی نجات کا سامان کیا پس قائم ہو گئے ان کے نیزے اور سنو اللہ کی قسم میں اس کے ساتھ تھا حتی کہ میں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی حفاظت میں صرف کر دی اور نہ تو میں عاجز آیا اور نہ ہی کوئی مجھے خوف دلا سکا اور میں نے حق کو باطل پر فتح یاب کر دیا اللہ کی قسم بے شک میں نے ان سے قتال کیا اس حال میں کہ وہ کافر تھے اور میں مزید قتال کروں گا ان سے اس حال میں کہ وہ فتنے ہونگے اور میں آج بھی وہ مجھ سے شکست کھائیں گے جیسے کل میں نے ان کو شکست فاش دی تھی (نہج البلاغہ)

میں حوض کوثر کا پانی نکالنے والا ہوں۔

یہ بھی آپؑ کا خطبہ ہے آپؑ نے فرمایا سنو اور بے شک شیطان نے اپنی جماعت جمع کی ہے اور اپنے سوار و پیادے دوڑائے ہیں لیکن میرے ساتھ میری بصیرت ہے میں نے اپنے نفس پر پردہ نہیں ڈالا اور نہ ہی مجھ پر پردہ ڈالا گیا ہے اور اللہ کی قسم میں ان سب سے پہلے پہنچوں گا حوض پر میں اس کا پانی نکالنے والا ہوں نہ وہ یہاں پہنچ سکیں گے اور نہ میں ان کو اس طرف آنے دوں گا (نہج البلاغہ)

میں وہ ہوں جس نے قریب کر دیا اپنا عمدہ گھوڑا اور کجاوہ کس دیا اپنی سواری پر۔

یہ آپؑ کے مکتوب میں سے ہے کہ اللہ کے بندے علی امیر المومنینؑ کی طرف سے اس کی طرف جس پر یہ میری تحریر پڑھ کر سنائی جائے بصرہ کے مومنوں اور مسلمانوں میں سے سلام ہو تم پر بعد اس کے بے شک اللہ بہت کریم اور بردبار ہے وہ برائی کی سزا دلائل سے پہلے نہیں دیتا اور نہ ہی گناہ گار کو اول مرتبہ پکڑتا ہے لیکن وہ توبہ قبول کرتا ہے اور ہمیشہ نرمی کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے رجوع کرنے سے اے لوگو! تم مستحق ہو چکے ہو کہ تم کو سزا دی جائے پس میں نے تمہارے مجرم کو معاف کر دیا ہے اور میں نے تلوار تمہارے بدبخت سے اٹھا لی ہے اور میں نے تمہارے متوجہ ہونے والے کی توجہ قبول کر لی اور تمہاری بیعت لے لی اگر تم میری بیعت کو پورا کرو گے اور میری نصیحت پر عمل کرو گے اور میری اطاعت پر قائم رہو گے تو میں تم میں کتاب و سنت کے ساتھ معاملہ کروں

گا اور حق کے ارادے سے کرونگا اور میں تم میں ہدایت کے راستے قائم کروں گا
پس اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ کوئی والی محمدؐ کے اور مجھ سے زیادہ اس کا علم
رکھتا ہو اور نہ ہی کوئی زیادہ عمل کرنے والا ہے میں کہتا ہوں اپنی یہ بات سچی اور
نہ میں مذمت کرنے والا ہوں اسکی جو گزر چکا اور نہ ہی ناقص گردانتے والا ہوں
ان کے اعمال کو اور اگر تم کو تمہاری خواہشات مہلکہ نے خبطی بنادیا ہے اور اگر تم
نے میرے خلاف میدان میں آنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو پس لو پھر میں نے قریب
کردیئے اپنے گھوڑے اور میں نے باندھی ہیں اپنی سواری اور اللہ کی قسم اگر تم
مجھے مجبور کرو اپنی طرف آنے میں تو میں تم سے جنگ کروں گا اور نہ ہو گا جنگ
جمل اس کے سامنے مگر ایسے جیسے کہ چاٹنے والے کا ایک مرتبہ چاٹنا اور مجھے
امید ہے کی تم ایسی غلطی دھرانے کی کوشش نہیں کروگے (ابن ابی الحدید)
اور رضی نے آخری فقرہ اس طرح نقل کیا ہے بے شک تھا تمہارے تعلق کے
منتشر ہونے اور تمہاری مخالفت سے وہ جس سے تم انجان نہیں ہو پس میں نے
تمہارے مجرم کو معاف کردیا ہے اور میں نے تمہارے بدبخت سے تلوار اٹھالی
ہے اور میں نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے پس اگر تمہاری طرف مہلک امور
قدم بڑھائیں اور تم اپنی رائے قائم کرنے کی بیوقوفی کرو اور میرا عہد توڑنے کی
حماقت کرو یا میری مخالفت کی کوشش کروگے تو پھر جان لو میں نے اپنے

گھوڑے قریب کر دیئے ہیں اور کجاوے کس دیئے ہیں اور اگر تم مجھے مجبور کرو اپنی طرف چلنے پر تو میں ایک جنگ برپا کردوں گا تم میں جو کہ جنگ جمل اس کے مقابلے میں چاٹنے والے لقمے کی طرح ہو گی اس کے باوجود میں جانتا ہوں اطاعت والے کو تم میں سے اس کی فضیلت اور نصیحت والے کو اور اس کا حق بغیر تجاوز کے تہمت لگاتے ہوئے کسی بے قصور پر اور نہ توڑتے ہوئے وفادار پر (نہج البلاغہ ص۶۲۶)

میں خوش ہوں اللہ کی حجت سے ان پر اور اپنے عمل سے ان میں۔

آپؑ نے فرمایا کیا حال ہے طلحہ اور زبیر کا اور نہیں ہیں وہ دونوں اس امر سے کسی راستے پر انہوں نے مجھ پر ایک سال یا مہینہ بھی صبر نہ کیا حتیٰ کہ کود پڑے اور نکل گئے اور مجھ سے اس امر میں جھگڑا کیا جس میں اللہ نے ان کے لیے راستہ نہ بنایا تھا اور بعد اس کے کہ انہوں نے بیعت کی خوش ہو کر بغیر کسی دباؤ کے دونوں ایسی ماں کا دودھ پیتے تھے جو کہ چھڑا دی گئی اور ایسی بدعت کو زندہ کر رہے تھے جو کہ ماردی گئی کیا وہ عثمان کے خون کا دعویٰ کرتے ہیں اللہ کی قسم نہیں ہے لغزش مگر ان کے پاس اور ان کی طرف سے اور بے شک بڑی دلیل ان کی ان کے نفسوں پر ہے اور میں اللہ کی حجت سے جو ان پر ہے راضی ہوں اور اللہ کے عمل پر جو ان میں پس اگر وہ دونوں لوٹ آئیں اور رجوع کر لیں تو ان کا

حصہ جمع شدہ ہوگا اور اپنے لیے غنیمت بنالیں گے اور میں اس سے غنیمت کو بڑا کرونگا اور اگر وہ انکار کردیں تو میں ان کو تلوار کی دھار دونگا اور مجھے کافی ہے حق کی مدد کرنے والا اور باطل سے شفا دینے والا (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

اور آپؑ ہی کے خطبے سے اقتباس ہے سنو کہ بے شک شیطان نے بھڑکایا اپنی جماعت کو اور کھینچا اپنے لشکر کو تاکہ ظلم کو اس کے وطنوں کی طرف لوٹائے اور باطل اپنے نصاب تک پلٹے اللہ کی قسم نہیں برا سمجھا انہوں نے مجھ پر کوئی برا کام اور نہ ہی بنایا انہوں نے میرے اور اپنے درمیان انصاف کرنے والا اور بے شک وہ مطالبہ کررہے ہیں اس حق کو جسے وہ چھوڑ چکے ہیں اور خون کا جو وہ خود بہا چکے ہیں پس اگر میں اس میں ان کا شریک ہوں تو بے شک ان کے لیے بھی اس میں حصہ ہے اور اگر وہ اس کے والی بنے میرے علاوہ پس نہ ہوگی لغزش مگر اس سے ہی اور بے شک اس سے بڑی حجت تو ان کے نفسوں پر ہے وہ ایسی ماں کا دودھ پیتے ہیں جو چھڑوا چکی ہے اور ایسی بدعت کو زندہ کرتے ہیں جو کہ مر چکی ہے ہائے خسارہ ہو پکارنے والے کا اور جس کی طرف وہ قبول کیا گیا اور میں تو راضی ہوں اللہ کی حجت سے ان پر اور اس کے عمل سے ان میں اگر وہ انکار کریں گے تو میں ان کو تلوار کی دھار دونگا اور وہ باطل سے شفا دینے والا کافی ہے اور حق کی مدد کے لیے کافی ہے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

اور ذکر کیا ابو مخنف نے کتاب الجمل میں کہ علیؑ نے خطبہ دیا جبکہ زبیر اور طلحہ مکہ سے چلے اور ان کے ساتھ عائشہ تھی وہ بصرہ کا ارادہ رکھتے تھے فرمایا اے لوگو! بے شک عائشہ بصرہ چلی گئی ہے اور اس کے ساتھ طلحہ وزبیر ہیں اور دونوں ہی سمجھتے ہیں کہ یہ امر اس کے لیے ہے اس کے ساتھی کے لیے نہیں ہے لیکن طلحہ تو اس کا چچازاد ہے اور زبیر اس کا داماد ہے اللہ کی قسم اگر وہ اس پر کامیاب ہو گئے جو ان کا ارادہ ہے اور وہ ہر گز یہ نہ پا سکیں گے تو ان میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے گا دونوں کے آپس کے جھگڑے کے بعد اللہ کی قسم بے شک اونٹ کی سوار نہ گھاٹی طے کر سکتی ہے اور نہ گرہ کھول سکتی ہے مگر اللہ کی معصیت اور ناراضگی میں حتی کہ اپنے آپ کو اور ساتھ والوں کو ہلاکت میں ڈالے اللہ کی قسم ایک تہائی قتال کرے گی ایک تہائی بھاگے گی اور ایک تہائی توبہ کرے گی اور فتنہ باغی جماعت کا کھڑا ہو گا کہاں ہیں ثواب والے کہاں ہیں مومن سنو اللہ کی قسم میں نے ان کو جب بھی قتل کیا جب وہ کافر تھے اور اب بھی قتل کروں گا جب وہ فتنہ ہیں اور عائشہ گمراہ ہو گئی لیکن ہم نے اسے اس کے دائرے میں داخل کر دیا اللہ کی قسم میں ضرور ختم کرونگا باطل کو حتی کہ اللہ حق کو اس کے پہلو سے ظاہر کرے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں اور تم دونوں۔

جناب امیرؑ نے عمار بن یاسر اور عبدالرحمٰن بن القرشی کو طلحہ وزبیر کی طرف بھیجا وہ دونوں مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے عمار اور عبدالرحمن ان کے پاس آئے اور ان کو لے کر جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے توآپؑ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم میرے پاس خوشی سے بیعت کرنے نہیں آئے تھے اور کیا تم نے مجھے خود دعوت نہیں دی تھی اس کی جسے میں ہمیشہ ناپسند کرتا آیا ہوں دونوں نے جواب دیا بے شک ایسا ہی ہے توآپؑ نے فرمایا تم نے بغیر کسی جبر اور دباؤ کے میری بیعت کی اور اپنا عہد مجھے دیا دونوں نے کہا بے شک ایسا ہی ہے آپؑ نے فرمایا پھر یہ جو سازشیں تم کرتے پھر رہے ہو اور جو کچھ میں سن رہا ہوں وہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپؑ کو اس شرط پر بیعت دی تھی کہ آپؑ ہمارے امور کا فیصلہ کریں گے اور ہم سے قطع تعلقی نہیں کریں گے اور ہم سے ہر معاملہ میں مشورہ لیں گے اور صرف اپنی مرضی نہیں چلائیں گے اور ہمیں اہمیت دیں گے اور صرف اپنا حکم صادر نہیں کریں گے اور آپؑ جو فیصلے کرتے ہیں، حکم دیتے ہیں اور حصے تقسیم کرتے ہیں اس میں ہم سے مشاورت نہیں کرتے آپؑ نے فرمایا تمہاری ناراضگی معمولی ہے اور تم بہت زیادہ پیچھے ہٹ گئے ہو کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ کون سے ایسی چیز ہے جو تمہارا حق ہو اور میں نے تم کو اس سے روکا ہو اور کونسی ایسی تقسیم ہے جس کو میں نے خود کر لیا ہو

یا کونسا ایسا حق ہے جو میرے پاس کوئی مسلمان لے کر آیا ہے اور میں نے اس میں کمزوری دیکھائی ہو یا غافل رہا ہوں یا اس معاملے میں کوئی غلطی کی ہو اللہ کی قسم مجھے خلافت سے کوئی رغبت نہیں ہے اور نہ ہی حکومت میری ضرورت ہے لیکن تم نے مجھے خود اس کی طرف بلایا ہے اور مجھے خود اس کا ذمہ دار بنایا ہے جب یہ حکومت مجھے ملی تو میں نے اللہ کی کتاب دیکھی اور جو اس نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا اس کے ساتھ فیصلہ کرنے کا امر کیا تھا تو میں نے اس کی اتباع کی اور جو نبی اکرمؐ نے طریقہ جاری کیا تھا میں نے اس کی اقتداء کی اور مجھے کبھی ضرورت نہیں پڑی کہ میں تمہاری رائے لوں یا کسی اور کی رائے لوں اور نہ ایسا کوئی حکم آیا جس سے میں ناواقف ہوں اور تم سے مشورہ کروں اور اپنے مسلمان بھائیوں سے مشورہ کروں اور اگر ایسا ہوتا تو میں اس سے اعراض نہ کرتا اور نہ ہی کسی اور سے لیکن جو تم نے ذکر کیا ہے کہ معاملہ برابری کا ہے پس یہ ایسا امر ہے میں نے اپنی رائے سے یہ فیصلہ نہیں کیا اور نہ ہی اپنی خواہش سے میں اس کا ولی بنا ہوں بلکہ میں اور تم نے جو چیز پائی ہے وہ رسول اللہؐ لے کر آئے ہیں جس سے آپؐ فارغ ہو گئے پس میں اس میں تمہارا محتاج نہیں ہوں جس میں اللہ عزوجل نے تقسیم کر دی ہے اور میں اس میں اس کا حکم چلاؤں گا پس نہیں ہے اللہ کی قسم تمہارے لیے اور نہ کسی اور کے لیے اس میں مجھ پر عتاب کرنا اللہ ہمارے اور اور

تمہارے دلوں کو حق کی طرف لے جائے اور ہمارے اور تمہارے دلوں میں صبر ڈالے پھر آپؑ نے فرمایا اللہ رحم کرے ایسے شخص پر جو حق کو دیکھے پس اس پر اعانت کرے یا ظلم دیکھے اور اسے رد کرے اور ہو وہ مددگار حق کے ساتھ اپنے ساتھی کا (نہج البلاغہ، شرح نہج البلاغہ)

میں اور نہ ہی میرے یہ دونوں بچے۔

بے شک طلحہ و زبیر دونوں نے آپؑ سے کہا بیعت کے وقت کہ ہم آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اس شرط پر کہ ہم اس امر میں آپؑ کے ساتھ شریک ہوں گے تو آپؑ نے فرمایا کہ نہیں لیکن تم شریک ہوگے میرے پیار اور محبت میں ،میں نہ ترجیح دوں گا تم پر اور نہ ہی کسی ناک کٹے حبشی غلام پر ایک درہم بھی اس کے علاوہ کہ نہ ہی میں اور نہ ہی میرے یہ دونوں بیٹے اور اگر تم تسلیم نہیں کرتے تو سن لو تم میرے معاون ہوگے عاجزی اور فاقہ کے وقت نہ کہ قوت اور استقامت کے وقت (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں غداری کو تمام جہتوں سے پہچانتا ہوں اور نقص عہد کو ان کی آنکھوں سے پہچانتا ہوں۔

یہ بات آپؑ نے فرمائی کہ مجھ سے طلحہ اور زبیر نے بیعت کرلی ہے اور میں پہچان رہا ہوں کہ غداری ان کے چہروں سے چھلک رہی ہے اور عہد شکنی ان کی آنکھوں

سے صاف دیکھائی دے رہی ہے پھر انہوں نے مجھ سے عمرہ کی اجازت چاہی پس تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ عمرہ کا ارادہ نہیں رکھتے تھے پس دونوں مکہ چلے گئے اور عائشہ سے خفیہ مشورہ کیا اور اسے دھوکہ دیا اور اپنے ساتھ آزاد لوگوں کے بیٹوں کو لے گئے اور پھر وہ بصرہ گئے اور وہاں مسلمانوں کو مارا اور برائی کی اور تعجب ہے ان کی ابو بکر و عمر کے لیے استقامت پر اور میرے اوپر بغاوت کرنے پر یہ دونوں جانتے ہیں کہ میں ان سے فضیلت میں کہیں بڑا ہوں (بحار الانور جلد ۴۱، دعالم الاسلام، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

میں اس کا ڈول کھینچنے والا ہوں۔

آپؑ کی کلام میں سے ہے جو طلحہ و زبیر کے بارے میں ہے فرمایا اللہ کی قسم نہیں برا سمجھا انہوں نے مجھ پر کوئی برا کام اور نہ ہی بنایا انہوں نے میرے لیے اپنے درمیان کوئی انصاف کرنے والا اور بے شک وہ مطالبہ کر رہے ہیں ایسے حق کو جسے وہ چھوڑ چکے ہیں اور ایسے خون کا جسے وہ بہا چکے ہیں پس اگر میں اس میں ان کا شریک ہوں تو بے شک ان کے لیے ان کا حصہ ہے اس میں سے اور اگر وہ اس کے علاوہ متولی ہیں پس پھر نہیں مطالبہ بنتا مگر ان کی طرف بے شک ان کا پہلا عدل ان اپنے اوپر فیصلہ کرنا ہے اور میرے ساتھ میری بصیرت ہے نہ میں نے غلط کیا ہے اور نہ ہی مجھ پھر غلط ہوا بے شک یہ ایک باغی جماعت ہے ان میں

عصبیت، شبہ اور جھوٹ ہے حالانکہ معاملہ واضح ہے بے شک ہٹ گیا باطل اپنے مقام سے اور کٹ گئی اس کی زبان اپنے شور سے اور اللہ کی قسم میں ان سے پہلے جاؤں گا حوض پر میں اس کا ڈول نکالنے والا ہوں پس نہ وہ حوض کی طرف آسکیں گے اور نہ ہی میں ان کو وہاں سے پینے دوں گا پس پھر تم آگئے میری طرف جیسے بچوں والے جانور اپنی اولادوں پر تم کہنے لگے بیعت کرلیں بیعت کرلیں میں نے اپنی ہتھیلی بند کر دی اور تم نے اسے کھول دیا میں نے ہاتھ چھڑایا پس تم نے اسے کھینچ لیا اے اللہ بے شک انہوں نے ہی مجھ سے قطع تعلق کیا اور مجھ پر ظلم کیا اور میری بیعت کو توڑا اور لوگوں کو مجھ پر لائے پس تو کھول دے جو انہوں نے باندھا ہے اور نہ فیصلہ کر اس پر جو انہوں نے طے کیا ہے اور دیکھا ان کی برائی اس میں جو ان کی امید ہے اور ان کا عمل ہے میں نے لڑائی سے پہلے ان سے تیزی کی اور میں نے مہلت دی ان سے لڑائی سے قبل پس انہوں نے نعمت کو ٹھکرا دیا اور عافیت کو رد کیا (نہج البلاغہ)

میں اگر نکلوں تمہارے پاس سے۔

جب امیر المومنینؑ نے کوفہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو آپؑ اہل بصرہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو اے اہل بصرہ اور آپؑ نے اپنی قمیض اور چادر کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا اللہ کی قسم بے شک یہ دونوں چیزیں

میرے گھر کے کاتے سوت سے بنی ہیں کیا عیب لگاتے ہو تم مجھ پر اے اہل بصرہ اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی کی طرف جو آپؑ کے ہاتھ میں تھی اس میں آپؑ کا کل خرچہ تھا پس فرمایا اللہ کی قسم نہیں ہے یہ مگر میرے غلہ سے جو مدینہ میں ہے اور اگر میں نکلوں تم سے اس سے زیادہ لے کر جو تم دیکھ رہے ہو تو میں اللہ کے نزدیک خیانت کرنے والوں میں سے ہونگا پھر آپؑ نکلے اور آپؑ کے پیچھے لوگ بصرہ سے باہر تک گئے اور کوفہ تک آپؑ کے ساتھ احنف بن قیس گیا (المفید ، الجمل ص ۲۲۴)

میں اہل جمل اور صفین کو رسول اللہؐ کے بعد قتل کرنے والا ہوں (الفضائل ابن شاذان)

میں ان پر سخت ناراض ہوں۔

آپؑ واقعہ جمل کے بعد کوفہ تشریف لے آئے ۱۲ رجب المرجب ۳۶ ہجری میں اور کوفہ میں داخل ہوئے اور آپؑ کے ہمراہ اہل بصرہ کے اشراف تھے اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی تھے تو اہل کوفہ نے آپؑ کا استقبال کیا اور ان میں ان کے قاری حضرات اور معتبر لوگ تھے انہوں نے آپؑ سے کہا اے امیر المومنینؑ آپؑ کہاں نزول فرمائیں گے کیا محل میں ٹھہریں گے آپؑ نے فرمایا کہ نہیں میں کھلے صحن میں اتروں گا پس ایک کھلی جگی آپؑ نے نزول فرمایا اور آکر مسجد اعظم میں

داخل ہوئے اور اسمیں دو رکعت نماز ادا کی اور پھر منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور رسول اللہؐ پر درود پڑھا اور پھر فرمایا اما بعد اے اہل کوفہ بے شک تمہارے لیے فضیلت ہے اسلام میں جب تک تم اسے نہ بدلو اور تغیر کرو میں نے تمہیں حق کی طرف بلایا پس تم نے قبول کیا اور تم نے ابتدا کی منکر کی پس تم نے تغیر کر دیا سنو بے شک تمہاری فضیلت اللہ اور تمہارے درمیان ہے لیکن احکام میں اور تقسیم میں تم اپنے غیر کے ساتھ برابر ہو ان تمام چیزوں میں سے جو تمہاری بات قبول کریں اور اس مذہب میں داخل ہوں جس میں تم داخل ہو اور سنو بے شک سب سے زیادہ خوفناک چیز تم پر مجھے خواہش کی اتباع لگتی ہے اور لمبی امید کیونکہ خواہش کی اتباع حق سے روکتی ہے اور لمبی امید آخرت کو بھلا دیتی ہے سنو بے شک کجاوے کس لیے ہیں جانے کے لیے اور آخرت نے کجاوے کس لیے ہیں آنے کے لیے اور ان میں سے ہر ایک کے لیے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو آج عمل ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ساری حمد ہے اس خدائے برتر کے لیے جس نے اپنے ولی کی مدد کی اور اس کے دشمن کو ذلیل کیا اور سچے حق والے کو عزت دی اور عہد توڑنے والے باطل کو ذلیل کیا تم پر لازم ہے اللہ کا تقوی اور اس کی اطاعت جو اللہ کی اطاعت کرے نبیؐ کے اہل بیتؑ میں سے جن اطاعت تم پر واجب ہے جو دعویٰ کرتے ہیں

ہماری طرف آنے والے ہیں وہ فضیلت جتاتے ہیں ہم پر اور انکار کرتے ہیں ہمارے امر کا اور ہم سے چھینتے ہیں ہمارا حق اور ہمیں اس سے دور کرتے ہیں پس انہوں نے اس کا وبال چکھ لیا ہے جو انہوں نے کام کئے تھے پس عنقریب وہ آگ میں جا گریں گے بے شک میری مدد سے رک گئے کچھ لوگ تم میں سے میں ان پر سخت ناراض ہوں پس تم ان کو چھوڑ دو اور ان کو سنا دو جو وہ ناپسند کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ ناراض ہو جائیں تا کہ اس سے اللہ کی جماعت کی پہچان ہو جدائی کے وقت (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں تیزی سے رغبت کرنے والا ہوں تیری طرف مہاجرین اور انصار کے بڑے لشکر میں جو اخلاص سے اتباع کرنے والے ہیں۔

آپؑ نے معاویہ کی طرف لکھا اور میں نے کہا کہ بے شک میں کھنچا جاتا ہوں جیسے کہ کھینچا جاتا ہے نکیل والا اونٹ حتیٰ کہ میں بیعت کروں اور اللہ کی قسم تو نے ارادہ کیا ہے کہ تو مذمت کرے پس تو نے مدح کر دی اور یہ کہ تو رسوا کرے پس تو خود رسوا ہو گیا اور نہیں ہے کسی مسلمان کو شرمندگی اس میں کہ وہ مظلوم ہو جب تک کہ وہ اپنے دین میں شک کرنے والا نہ ہو اور نہ اپنے یقین میں متردد ہو اور یہ میری حجت ہے مقصد اس سے اور ہے لیکن میں اس کو کہہ دیتا ہوں اتنا جس قدر کہ گنجائش ہے اور اس کو ذکر کرنے کی پھر تو نے ذکر کیا جو ہوا میرے

امر میں اور عثمان کے امر میں پس تیرے لیے جائز ہے کہ تجھے جواب دیا جائے اس سے تیری رشتہ داری کی وجہ سے پس ہم میں سے کون زیادتی کرنے والا ہے اس پر اور راہمنائی کرنے والا ہے اس کے قتل کی طرف یا کون ہے جس نے اس کے لیے مدد صرف کی ہے پس وہ اسے بٹھاتا ہے اور روکتا ہے یا کون ہے جو اس سے مدد طلب کرتا ہے پس وہ اس سے پیچھے ہٹ جاتا ہے موت کے اس کی طرف پھیلنے سے حتی کہ آجائے اس کی مقدار اس پر ہر گز نہیں اللہ کی قسم بے شک اللہ جانتا ہے زبان کو کجی کرنے والے تم میں سے اور کہنے والے اپنے بھائیوں کو کہ ہماری طرف لوٹ آؤ اور وہ نہیں آئے جنگ میں مگر بہت کم نہیں ہے میرا ارادہ مگر اصلاح کرنا اور نہیں ہے میری توفیق مگر اللہ سے اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور تو نے یہ ذکر کیا ہے کہ نہیں ہے میرے لیے اور نہ میرے ساتھیوں کے لیے مگر تلوار پس بے شک تو نے ہنسا دیا بعد آنسو بہانے کہ کب پائے گئے بنو عبدالمطلبؑ دشمنوں سے بدلا لینے والے یا سزا دینے والے یا تلواروں سے ڈرائے جانے والے پس تو تھوڑی دیر کر کہ مل جائے حمل لڑائی کو پس عنقریب تجھ سے طلب کرے گا وہ جس سے تو طلب کرتا ہے اور قریب ہو گا تجھ سے وہ جسے تو بعید جانتا ہے اور میں تیز چلنے والا ہوں تیری طرف بڑے لشکر میں مہاجرین اور انصار اور اخلاص سے اتباع کرنے والوں سے بہت سخت ہو گئ

ان کی بھیڑ چڑھنے والی ہو گی ان کی کالی گرد وہ پہنے ہوئے ہوں گے قمیض موت کی اور محبوب ترین ملاقات اپنے رب سے ملاقات ہے اور بے شک ان کے ہمراہ بدری اولاد اور ہاشمی تلواریں ہونگی بے شک تو جانتا ہے ان کے بھالوں کے مقامات اپنے بھائی اور اپنے ماموں اور اپنے دادا اور اپنے خاندان میں اور نہیں ہے یہ ظالموں سے زیادہ دور (نہج البلاغہ)

میں میں ہوں اور معاویہ طلیق ابن طلیق ہے۔

علیؑ کھڑے ہوئے اور آپؑ نے صفین میں خطبہ ارشاد فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے اس کی نعمتوں پر جو کہ تمام مخلوق پر بہہ رہی ہیں نیک اور فاجر پر اور اس کی موثر حجتوں پر جو اس کی مخلوق پر ہیں جو بھی ان میں اس کی اطاعت کرے یا نافرمانی کرے اگر رحم کرے تو اس کے فضل اور احسان سے ہے اور اگر عذاب دے تو بوجہ ان کے اعمال کے ہے اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا میں اس کی حمد کرتا ہوں اچھی ابتداء پر اور نعمتوں کے غلبہ پر اور میں مدد مانگتا ہوں اس کی اس پر جو ہمیں دنیا اور آخرت میں سے کوئی امر پیش آئے اور میں اس پر توکل کرتا ہوں اور وہ کافی ہے کارساز پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ واحد لاشریک ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اسے اللہ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے اور اس کے لیے پسند کیا ہے

اور وہ اس کے اہل تھے اور ان کو چن لیا اپنے پیغام پہنچانے کے لیے اور اسے اپنی رحمت بنایا اپنی مخلوق پر پس ہو گیا اس کا نام رؤف اور رحم جو تمام مخلوق میں سے باعزت حسب نسب والا ہے اور خوبصورت منظر والا ہے اور سخی دل والا ہے اور باپ کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہے اور رشتہ داری میں سے سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے اور علم میں سب سے افضل ہے اور حوصلہ میں سب سے بھاری ہے اور عہد میں سب سے زیادہ وفادار ہے اور زیادہ اعتماد والا ہے کسی بھی وعدے پر۔ اور اس نے کسی مسلمان یا کافر پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا بلکہ اس پر ظلم ہوتا رہا اور وہ معاف کرتا رہا اور وہ قدرت رکھتا ہے لیکن صبر کرتے ہوئے در گزر کرتا ہے حتی کہ آپؐ گزر گئے اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اور جو تکالیف آپؐ کو پہنچی اس پر صبر کرتے ہوئے اور اللہ کے لیے جہاد کرتے ہوئے جیسے کہ جہاد کرنے کا حق تھا اور حتی کہ لے گئی آپؐ کو اجل پس آپؐ کا جانا سب سے بڑی مصیبت ہے زمین والوں پر نیکوں اور بروں پر پھر آپؐ چھوڑ گئے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب جو تم کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیتی ہے اور معصیت سے روکتی ہے اور مجھ سے رسول اللہؐ نے عہد کیا تھا ایسا عہد کہ میں اس سے نہ ہٹوں گا اور بے شک تم حاضر ہوئے ہو اپنے دشمن کے سامنے اور تمہیں معلوم ہے کہ ان کا سردار منافق ہے جو ان کو آگ کی طرف دعوت دیتا ہے اور تمہارے نبیؐ

کے چچا کا بیٹا تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے درمیان ہے جو تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہے اور اطاعت رب کی طرف بلاتا ہے اور تمہارے نبیؐ کی سنت کی دعوت دیتا ہے اور نہیں برابر ہو سکتا وہ جس نے نماز پڑھی ہر مذکر سے پہلے نہیں ہے کوئی بھی سابق مجھ سے نماز میں رسول اللہؐ کے ساتھ اور میں اہل بدر میں سے ہوں اور معاویہ آزاد کئے ہوؤں میں سے آزاد کئے ہوؤں کا بیٹا ہے اللہ کی قسم میں حق پر ہوں اور یہ باطل پر ہیں پس نہ جمع ہوں وہ اپنے باطل پر اور تم متفرق ہو جاؤ اپنے حق سے حتی کہ ان کا باطل تمہارے حق پر غالب آجائے ان سے قتال کرو اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو عذاب دے گا اور اگر تم نہ کرو گے تو اللہ کسی اور کے ہاتھوں عذاب دے گا (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

میں جاؤں گا ان پر کل اور فیصلہ سپرد کرونگا ان پر اللہ کی طرف سے۔

آپؑ نے فرمایا اے لوگو! بے شک پہنچ گیا تمہارا معاملہ اور تمہارے دشمن کا معاملہ جو تم نے دیکھ لیا ہے اور نہیں باقی رہا ان میں سے مگر آخری سانس اور بے شک تمام امور جب بھی آتے ہیں تو خیال رکھا جاتا ہے ان کے آخر کا ان کے اول سے اور بے شک صبر کیا تمہارے لیے قوم نے دین کے علاوہ حتی کہ ہم تک پہنچی ان کی طرف سے جو پہنچی اور میں جاؤں گا ان پر کل کو فیصلہ سپرد کروں گا ان کا اللہ کی طرف سے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں اور تم ایسے ہیں جیسے کہ کہا ھوازن والوں نے۔

آپؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس وقت حکمین کا معاملہ ہوا فرمایا ساری حمد ہے اللہ کے لیے اگرچہ زمانہ بہت بڑی مصیبت اور بہت بڑے حادثے کو لایا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اما بعد بے شک نافرمانی کرنا بوڑھے عالم شفقت والے تجربہ کار کا حسرت کا پیدا کرتا ہے اور ندامت کو لاتا ہے اور میں نے تم کو حکم دیا اس حکومت میں اپنے امر کا لیکن تم نے انکار کر دیا لھذا میں اور تم ھوازن والوں کی طرح ہیں کہ حکم کیا میں نے تمہیں اپنے امر میں سے پس نہ ظاہر ہوئی تمہاری خیر خواہی مگر اگلی صبح کی چاشت کو (شرح ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

اور آپؑ نے فرمایا بے شک یہ دو آدمی جن کو تم نے حکم بنایا ہے بے شک انہوں نے پھینک دیا ہے قرآن کا حکم اپنی پشتوں کے پیچھے پس انہوں نے مار دیا جسے قرآن نے زندہ کیا اور اسے زندہ کیا جسے قرآن نے مارا اور ہر ایک نے ان میں سے اپنی خواہش کی اتباع کی ہے فیصلہ کر رہا ہے بغیر واضح حجت کے اور بغیر جاری سنت کے اور دونوں نے اپنے فیصلے میں اختلاف کیا ہے پس یہ دونوں ایسے ہیں کہ نہیں درست کرتا اللہ اسکو، تیاری کرو جہاد کی اور تیار ہو جاؤ چلنے کے لیے اور صبح کرو اپنے لشکر گاہ میں فلاں دن (المعیار الموازنہ اسکافی، انساب الاشراف)

میں نہروان والا ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں سب سے پہلا ہوں جس نے اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دی۔

آپؑ کے ساتھ تقریباً بیس ہزار فوجی تھے جو لوہے کی زروں میں چھپے ہوئے ،ہتھیار اٹھائے ہوئے اور ان کی تلواریں ان کے کندھوں پر تھیں اور ان کی پیشانیاں سجدوں سے سیاہ تھیں ان کے آگے مسعر بن فدکی تھا اور زید بن حصین اور ایک جماعت قاریوں کی جو بعد میں خارجی بن گئے انہوں نے آپؑ کو آپؑ کے نام سے پکارا نا کہ امیر المومنینؑ کہہ کر اے علیؑ قوم کی بات اللہ کی کتاب کی طرف مان لو جب تمہیں اس کی دعوت دی جائے ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے جسے کہ ابن عفان کو قتل کیا ہے پس اللہ کی قسم ہم یہ ضرور کریں گے اگر تم نے ان کی بات نہ مانی تو آپؑ نے ان کو فرمایا تمہاری ہلاکت ہو میں پہلا ہوں جس نے کتاب اللہ کی طرف بلایا اور پہلا ہوں جس نے اس کی حفاظت کی اور نہیں ہے حلال میرے لیے اور نہ ہی میرے دین میں گنجائش ہے کہ میں بلایا جاؤں اللہ کی کتاب کی طرف اور اسے قبول نہ کروں بے شک میں نے ان سے قتال اس لیے کیا تا کہ وہ حکم قرآن کی اطاعت کریں بے شک انہوں نے نافرمانی کی اس میں جو قرآن نے ان کو حکم دیا اور اس کے عہد کو توڑا اور اس کی کتاب کو پھینکا لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بے شک انہوں نے تم سے فریب کیا اور بے شک

وہ قرآن پر عمل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں ہدایت کرنے والا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا پہنچے تمہیں تند ہوا یا بگولہ اور نہ باقی رہے تم میں سے کوئی چغلی کرنے والا کیا اللہ پر ایمان لانے کے بعد اور رسول اللہؐ کے ساتھ جہاد کرنے کے بعد میں اپنے نفس پر کفر کی شہادت دوں گا تو پھر اس وقت میں گمراہ ہونگا اور ہدایت کرنے والا نہ ہونگا پس ٹھکانہ بناؤ بد ترین ٹھکانہ اور لوٹو ایڑیوں کے اوپر لیکن تم ملوگے میرے بعد مکمل ذلت سے اور قاطع تلوار سے اور ایسی ترجیحات سے جسے ظالم لوگ تمہارے لیے سنت بنالیں گے (نہج البلاغہ خطبہ ۵۸)

میں ان سب کو قتل کردوں۔

امیر المومنینؑ نے خارجیوں سے گفتگو کی عبداللہ بن خباب بن الادت کے قتل کے سلسلے میں تو انہوں نے اقرار کیا آپؑ نے فرمایا الگ ہو جاؤ گروہ بن کر میں تمہاری بات ایک ایک جماعت سے سنوں گا تو وہ الگ الگ جماعت ہو گئے اور اقرار کیا ہر جماعت نے جیسے کہ دوسری نے اقرار کیا ابن خباب کے قتل کیا اور سب نے کہا اور آپؑ کو بھی ایسے ہی قتل کریں گے جیسے اسے قتل کیا تو علیؑ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر پوری دنیا بھی اس طرح اس کے قتل کا اقرار کر لیتی تو بھی میں اس کے بدلے میں انکو قتل کرنے دیتا پھر آپؑ نے اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ

ہو کر فرمایا حملہ کرو ان پر میں سب سے پہلے حملہ کرتا ہوں اور آپؑ نے ذوالفقار سے حملہ کیا (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں وہ ہوں کہ مجھ سے جنگ کی گئی۔

جناب امیرؑ نے فرمایا جب میں نے تم سے رسول اللہؐ سے بیان کیا پس البتہ یہ کہ میں آسمان سے گر پڑوں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں رسول اللہؐ پر جھوٹ بولوں لیکن جب میں تمہیں بیان کروں اپنی طرف سے تو پھر جنگ ایک چال ہوتی ہے اور بے شک میں ایک جنگجو ہوں میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخر زمانے میں ایک قوم نکلے گی جو کم عقل ہو گی ان کی بات تو تمام مخلوق میں سے بہترین بات ہو گی ان کی نماز تمہاری نماز سے زیادہ ہو گی ان کی قرات تمہاری قرات سے زیادہ ہو گی نہ تجاوز کرے گا ان کا ایمان ان کے گلے سے وہ لوگ دین سے ایسے نکلے ہونگے جیسے کہ تیر کمان کی رسی سے نکلتا ہے پس ان کو قتل کر دو بے شک ان کا قتل کرنا اجر ہے قیامت کے دن اس کے لیے جو ان کو قتل کرے (شرح نہج البلاغہ)

میں جنگ کرنے والا ہوں اس سے جو دین سے نکل جائے اور عہد کو توڑ دے اور شک کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

آپؑ کی کلام میں سے ہے آپؑ نے فرمایا کیا بنی امیہ کو ان کے علم نے رد نہیں کیا جو

وہ میرے بارے میں بہتان تراشی کرتے ہیں جب ان کو اللہ نے نصیحت کی میری زبان کے ذریعے سے بے شک میں جنگ کرنے والا ہوں دین سے نکلنے والوں سے اور جھگڑنے والوں سے اور عہد شکنی کرنے والوں سے اور اللہ کی کتاب پر مثالیں پیش کی جاتی ہیں اور اس سے جو سینوں میں ہے بدلا ملے گا بندوں کو (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑی۔

آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑی ہے اگر میں نہ ہوتا تو نہروان والوں سے جنگ نہ کی جاتی اور نہ ہی اہل جمل سے قتال کیا جاتا اور اگر بے شک میں نہ ڈرتا اس بات سے کہ تم عمل چھوڑ دو گے تو میں تمہیں خبر دیتا اس چیز کی جو تمہارے نبیؐ کی زبان سے فیصلہ ہو چکا ہے اس کے لیے جو ان سے لڑے گا دیکھتے ہوئے ان کی گمراہی اور پہچانتے ہوئے اس کی ہدایت کو جس پر ہم ہیں (بحار الانوار)

اور آپؑ نے نہروان میں خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا اے لوگو میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑی ہے نہیں تھا کوئی بھی جو اس پر میرے علاوہ جرات کرتا اور حدیث ابن ابی لیلی میں ہے کہ میرے علاوہ کوئی نہ تھا جو اسے پھوڑتا اور اگر میں نہ ہوتا تو اصحاب جمل سے قتال نہ ہوتا اور نہ ہی اہل نہروان سے

لڑائی ہوتی اور اللہ کی قسم اگر تم اسی پر بھروسہ کرنے والے نہ بنو اور عمل نہ چھوڑ دو تو میں تمہیں وہ بیان کرتا جو اللہ نے اپنے نبیؐ کی زبان سے فیصلہ فرمایا ہے اس کے لیے جو ان سے قتال کرے گا ان کی گمراہی دیکھتے ہوئے اور اس ہدایت کو پہچانتے ہوئے جس میں ہم ہیں پھر فرمایا مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے کھو دو مجھ سے پوچھ لو جو تم چاہو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ میں تم میں نہ رہوں بے شک میں قتل کیا جاؤں گا اور امت کا بدبخت اس انتظار میں ہے کہ کب وہ میری ریش کو خون میں رنگین کرتا ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہ سوال کرو گے تم مجھ سے کسی شے کے بارے میں جو تمہارے آپس کی ہو گی اور قیامت کے درمیان اور نہ ہی اس گروہ کے بارے میں جن میں سو گمراہ ہو گا یا سو ہدایت پائے گا مگر میں تمہیں خبر دوں گا اس کی آواز دینے والے اور اس کو چلانے والے کی پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا امیر المومنینؑ آپؑ بیان کریں ابتلاء کے بارے میں تو آپؑ نے فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ جب کوئی سوال کرے تو اسے سمجھے اور جب سوال کیا جائے کوئی معقول تو جم جائے سنو بے شک تمہارے پیچھے کئی امور ہیں جو تمہارے پاس آئیں گے بڑے بڑے مخلوط ہو کر اور مصائب سیاہ اکھٹے پس قسم اس کی جس نے پھاڑا دانے کو اور پیدا کیا نفس کو کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ اور تم پر اترے ناپسندیدگی امور کی اور مصائب

کی حقیقت تو بہت سے سوال کرنے والے سر جھکالیں اور بہت سے سوال کرنے والے پھسل جائیں اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ خشک ہو جائے تمہاری لڑائی اور کپڑا اٹھالے پنڈلی سے اور دنیا تم پر مصیبت بن جائے اور میرے اہل بیتؑ پر حتی کہ اللہ باقی رہنے والے نیک لوگوں کے لیے فتح کردے اور اسمیں ہے کہ اگر تم مجھے گم پاؤ اور تم پر مکروہ امور اتریں اور حوادث کی جماعتیں تو اکثر سائلین گردن جھکالیں پس تم مدد کرو ان لوگوں کی جو پرچموں والے ہیں بدر و حنین کے جنگ میں تمہاری مدد ہو گی اور اجر دیا جائے گا ان سے سبقت نہ کرو تمہیں مصیبت گرا دے گی یا تمہیں مصیبت مار ڈالے گی (بحار الانوار جلد ۳۴، غارات الثقفی ج ۱)

اور آپؑ کے خطبہ میں ہے اے لوگو! میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑی اور نہ جرات کرتا تھا اس پر کوئی سوائے میرے اور اس کے کہ ٹھاٹھیں مارنے لگے اس کے شعلے اور شدید ہو گئی اس کی حرص پس تم مجھ سے پوچھو قبل اس کے کہ مجھے گم پاؤ پس قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہ سوال کرو گے تم کسی شے کے بارے میں جو تمہارے اور قیامت کے درمیان ہو گا اور نہ کسی جماعت کے بارے میں کہ ہدایت پا جائے ایک سو اور گمراہ ہو جائے ایک سو کی تعداد مگر میں تم کو خبر دوں گا اس کے شور مچانے والے اور اس کی قیادت کرنے والے اور اس کو چلانے والے کی اور اس کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ اور ان کے کجاوں کے

اترنے کا مقام اور کون کون اس میں قتل ہو گا اور کون ان میں سے اپنی موت مرے گا اور اگر تم مجھے گم پاؤ اور تم پر مکروہ امور اتریں اور حوادث کی جماعتیں تو اکثر سائلین سر جھکا لیں اور اکثر مسئولین پھسل جائیں اور یہ اس وقت ہو گا جب تمہاری لڑائی سمٹ جائے گی اور اپنی پنڈلی چڑھالے گی اور دنیا تم پر تنگ ہو جائے گی تنگ ہونا تم بہت طویل سمجھو گے مصیبت کے ایام اپنے اوپر پھر اللہ فتح دے گا باقی ماندہ نیک لوگوں کو تم میں سے بے شک فتنے جب آئیں گے تو شبہ میں ڈال دیں گے اور جب جائیں گے تو خبر دار کریں گے وہ نامانوس ہونگے آنے کی حالت میں اور پہچانے جائیں گے جانے کی حالت میں وہ گھومیں گے ہواؤں کی طرح اور پہنچے گے شہروں شہروں میں اور سنو سب سے زیادہ خوفناک فتنہ میرے نزدیک تم پر بنو امیہ کا فتنہ ہے بے شک یہ فتنہ اندھا، سیاہ ہے عام ہو گا اس کا شر اور خاص ہو گی اس کی مصیبت اور پہنچے گی یہ بلا اسے جو اسے دیکھے گا اور اس سے خطاء کر جائے گی جو اس سے اندھا رہا اور اللہ کی قسم تم ضرور ضرور پاؤ گے بنو امیہ کو میرے بعد برائی والے جیسے کہ کاٹنے والی بوڑھی اونٹنی اپنے منہ سے کاٹتی ہے اور اپنے ہاتھ چلاتی ہے اور ٹیکتی ہے اپنے پاؤں اور اوک لیتی ہے اپنا دودھ وہ ہمیشہ رہے گی ان کی آزمائش حتی کہ نہیں ہو گا مدد کرنا تم میں سے کسی کا مگر ایسے جیسے

والے سے وارد ہوگا تم پر فتنہ بد شکل خوفناک اور ٹکڑے ٹکڑے جاہلیت والا اور نہ ہوگا اس میں کوئی مقام روشنی اور ہدایت کا اور نہ ہی کوئی پرچم جو دکھائی دے ۔ہم اہل بیتؑ اس سے نجات والے ہیں پھر اللہ اس کو دور کر دے گا جیسے کہ چمڑا ہٹایا جاتا ہے بسبب ایسے شخص کے جو ان کو دھنسا دے گا اور ناگواری میں زبردستی ہانکے گا اور ان کو صبر کے کڑے گھونٹ پلائے گا نہ دے گا ان کو مگر تلوار کا مزا اور نہ بٹھائے گا ان کو مگر خوف پس اس وقت قریش چاہیں گے کہ پوری دنیا جو اس کے اندر ہے دیکر بھی کاش کہ مجھے کسی ایک جگہ دیکھ لیں اگرچہ گوشت کے ٹکڑے کی مقدار ہی کیوں نہ ہو تو میں قبول کر لوں ان سے جو میں آج مطالبہ کر رہا ہوں تھوڑا سا پس وہ نہیں دے رہے مجھے (بحار الانوار جلد ۱۴۱ص ۳۶۷)

میں اگر ان پر والی بنایا گیا تو نہ ہوگا ان کے لیے اس امر میں سے کوئی حصہ جب تک وہ زندہ رہیں گے۔

آپؑ نے فرمایا اے قریش کی جماعت ہم اہل بیتؑ اس امر کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پس لوگوں کو خطرہ ہے کہ اگر میں والی بنایا گیا تو ان کے لیے اس امر میں کوئی حصہ نہ ہوگا جب تک وہ باقی رہیں گے تب انہوں نے اتفاق کر لیا اور خلافت عثمان کی طرف پھیر دی اور مجھے اس میں سے نکال دیا اس امید پر کہ وہ اسے

پالیں گے اور ایک دوسرے سے لیتے رہیں گے کیونکہ وہ مایوس تھے اس سے کہ اسے میری طرف سے پائیں انہوں نے کہا اے ابن ابی طالبؑ آپؑ خلافت کے حریص ہیں تو میں نے کہا تم مجھ سے زیادہ حریص ہو بھلا میں کیوں اس کا حریص ہونگا جبکہ میں تو اپنی وراثت اور اپنا حق مانگ رہا ہوں جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے مجھے سونپا ہے یا تم حریص ہو جبکہ تم اس کے آگے میرا راستہ روکے کھڑے ہو اور میرے اور اسکے درمیان حائل ہوتے ہو پس وہ لاجواب ہو گئے اور اللہ عزوجل ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا اے اللہ ! میں تیری مدد چاہتا ہوں قریش پر بے شک انہوں نے میرے ساتھ قطع رحمی کی ہے اور میرے ساتھ جنگ پر اتفاق کر لیا ہے اور اس حق کو چھیننے پر اکھٹا ہو گئے ہیں جس کا میں دوسرے سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور انہوں نے کہا کے بے شک حق میں یہ ہے کہ تو اسے پکڑے اور حق میں ہے کہ تو اس سے روکا جائے پس صبر کر غم سے یا مر جا افسوس سے پس میں نے سوچا اس وقت نہ تو کوئی میرا قائم مقام ہے اور نہ ہی دفاع کرنے والا اور نہ ہی مددگار سوائے میرے اہل بیتؑ کے پس میں نے صبر کیا حتی کہ تم نے جب عثمان پر عیب لگایا تم اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا پھر تم میرے پاس آئے تا کہ مجھ سے بیعت کر لو تو میں نے انکار کر دیا اور اپنا ہاتھ روک لیا پس تم نے مجھ سے جھگڑا کیا اور زبردستی میری بیعت کرنے لگے اور تم

نے کہا کہ ہم کسی اور کو نہیں پاتے کہ جس کو ہم اس قابل سمجھتے ہیں اور ہم تو آپؑ ہی کی بیعت کریں گے اور ہم الگ نہ ہونگے اور ہماری بات بھی آپؑ سے مختلف نہ ہوگی پس میں نے تم سے بیعت لی اور لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی پس جس نے خوشی سے بیعت کی میں نے قبول کر لیا اور جس نے انکار کیا میں نے اسے مجبور نہ کیا اور چھوڑ دیا پس میرے ساتھ بیعت کرنے والوں میں طلحہ و زبیر نے بھی بیعت کی اگر وہ انکار کر دیتے تو میں ان کو مجبور بھی نہ کرتا جیسے کہ میں نے دوسروں کو بھی مجبور نہیں کیا پس وہ تھوڑا عرصہ بھی اپنے عہد پر قائم نہ رہ سکے اور مجھے خبر ملی کہ وہ مکہ سے نکل گئے ہیں اور بصرہ چلے گئے ہیں اور ایسا لشکر ترتیب دیا جس میں سب وہی لوگ تھے جو میری بیعت کر چکے تھے پس وہ دونوں میرے عامل کے پاس گئے اور میرے بیت المال کے خازنوں کے ہاں پہنچے اور میرے شہر والوں کے پاس گئے جو سب میری بیعت پر تھے اور میری اطاعت میں تھے پس انہوں نے اپنی بات کو مختلف کر دیا اور اپنی جماعت کو خراب کر دیا اور پھر میرے شیعوں پر چڑھ دوڑے اور ایک جماعت کو غداری سے قتل کیا اور ایک جماعت کو دھوکے سے اور ان میں ایک وہ جماعت ہے جو کہ اللہ اور میرے لیے غضبناک ہوئے پس انہوں نے اپنی تلواریں نکال لیں اور اس سے مارنا شروع کر دیا حتی کہ وہ مل گئے اللہ عزوجل کو صدق دل سے اللہ کی

قسم اگر وہ نہ مارتے ان میں سے مگر صرف ایک آدمی کو جان بوجھ کر تو میرے لیے حلال تھا کہ اس تمام لشکر کو سرے سے قتل کر دیتا تمام کے تمام کو پس چھوڑ اسے جو انہوں نے مسلمانوں میں سے قتل کر دیئے گنتی سے بھی زیادہ اور بے شک اللہ نے بدلہ لیا ان سے پس دوری ہے ظالم لوگوں کے لیے پھر میں نے سوچا اہل شام کے معاملے میں جو لالچی، ظالم، اجڈ اور سرکش ہیں جو ہر جانب سے جمع ہو رہے ہیں جن کی تادیب کرنی چاہیئے جو نہ تو مہاجرین میں سے ہیں اور نہ انصار میں سے اور نہ اخلاص سے ان کی اتباع کرنے والے ہیں پس میں ان کی جانب چلا اور ان کو اطاعت کی دعوت دی پس انہوں نے انکار کر دیا اور اٹھے مسلمانون کے سامنے اور نیزے و تیر لے کر ان کے مقابلے میں آگئے پس وہاں میں مسلمانوں کے ساتھ ان کی طرف اٹھا میں نے ان سے قتال کیا جب ان کو ہتھیاروں نے کاٹا اور زخم کا درد محسوس ہوا تو انہوں نے قرآن بلند کر دیئے اور دعوت دینے لگے تمہیں اس کی طرف جو اس میں ہے پس میں نے تمہیں بتایا کہ نہ یہ اہل دین ہیں اور نہ یہ اہل قرآن ہیں انہوں نے مصاحف کو چال اور دھوکہ دینے اور بزدلی اور کمزوری کی وجہ سے بلند کیا ہے پس تم اپنے حق اور قتال پر جاری رہو پس تم نے مجھے انکار کر دیا اور کہا کہ ان کی بات قبول کر لو پس اگر وہ مان جائیں جو کہ کتاب میں ہے تو ہمارے ساتھ حق پر جمع ہو جائیں گے اور اگر

انکار کر دیں گے تو یہ ہماری ان کے خلاف بڑی حجت ہو گی تو میں نے پھر قبول کر لی اور ان سے رک گیا جب تم سست ہو گئے اور تم نے انکار کر دیا پس تمہارے اور ان کے درمیان دو آدمیوں پر صلح ہو گئی کہ وہ دونوں زندہ کریں گے جو قرآن زندہ کرے اور مردیں گے جو قرآن مارے تو پھر ان کی رائے مختلف ہو گئی اور ان کا فیصلہ متفرق ہو گیا اور انہوں نے چھوڑ دیا جو قرآن میں تھا اور مخالفت کی اس کی جو کتاب میں تھا پس اللہ نے ان کو دور رکھا درستگی سے اور ان کی رہنمائی کی گمراہی میں پس ایک جماعت ہم سے منحرف ہو گئی پس ہم نے ان کو چھوڑ دیا جو انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا حتی کہ جب انہوں نے زمین پر فساد مچایا قتل کرنے لگے اور فساد کرنے لگے تو پھر ہم ان کے پاس آئے پس ہم نے کہا دفاع کرو ہماری طرف ہمارے بھائیوں کا قتل کرنے والے پر اللہ کی کتاب ہی ہمارے اور تمہارے درمیان ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم سب نے ان کو قتل کیا ہے ہر ایک نے ان کے خون کو حلال جانا ہے اور انہوں نے اپنے گھوڑوں اور آدمیوں سے ہم پر حملہ کر دیا پس اللہ نے ان کو گرا دیا ظالموں کے گرنے کی جگہ پر پس جب ان کا یہ حال ہوا تو پھر میں نے تم کو حکم دیا کہ تم فوراً ابھی چلو اور دشمن کی طرف تو تم نے کہا کہ ہماری تلواریں تھک گئی ہیں اور ہمارے تیر ختم ہو گئے ہیں اور ہمارے نیزوں کے بھالے مڑ گئے ہیں اور اکثر لوگ قصداً لوٹ گئے پس تم بھی لوٹ جاؤ

اپنے شہروں کی طرف تا کہ ہم بہترین انداز سے تیاری کر سکیں پس ہم اپنی فوج میں مزید اضافہ کرتے ہیں اس سے ہمارے دشمن پر ہمیں فوقیت حاصل ہو گی پس میں تم کو واپس لایا حتیٰ کہ کوفہ آئے تو میں نے حکم دیا کہ تم مقام نخلیہ پر اترو اور متفرق مت ہو اور جہاد پر جمے رہو اور اپنے بچوں اور عورتوں سے زیادہ ملاقات مت کرو کیونکہ جنگ والے لوگ وہی ہوتے ہیں جو اس پر جمے رہتے ہیں اور اس میں چستی اور تیزی کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو نہیں کھینچے جاتے راتوں کے جاگنے سے اور نہ اپنے دل کی پیاس سے اور نہ اپنے پیٹ کے خالی ہونے سے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں کون ہوں۔

امیر المومنینؑ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ابن سباء کھڑا ہوا تو اس نے کہا آپؑ آپؑ ہیں اور بس آپؑ ہی آپؑ ہیں اور اسے بار بار دھرانے لگا تو آپؑ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو واضح کر اپنا بیان لوگوں کے لیے میں کون ہوں کہنے لگا آپؑ اللہ ہیں تو آپؑ نے حکم دیا اسے پکڑو اور وہ سب لوگ بھی جو اس کے ہم عقیدہ ہیں (شرح ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں اللہ کا بندہ ہوں۔

ایک بار امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کچھ لوگوں کے قریب سے گزرے اور

وہ رمضان کا مہینہ تھا اور وہ لوگ دن میں کچھ کھا رہے تھے آپؑ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا تم لوگ مسافر یا مریض ہو تو انہوں نے کہا نہیں ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہے تو فرمایا کیا تم اہل کتاب میں سے ہو تو انہوں نے کہا کہ نہیں تو آپؑ نے فرمایا کی کیا وجہ ہے کہ تم رمضان کے مہینے میں دن کو کھا رہے ہو تو انہوں نے کہا آپؑ تو آپؑ ہیں اور آپؑ ہی تو ہمارے معبود ہیں اس سے زیادہ انہوں نے بات نہیں کی یہ سن کر آپؑ اپنے گھوڑے سے نیچے تشریف لائے اور اپنی رخسار کو مٹی سے لگایا اور پھر فرمایا تمہاری ہلاکت ہو بے شک میں تو اللہ کا ایک بندہ ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور اسلام کی طرف لوٹو انہوں نے انکار کر دیا پھر آپؑ نے کئی مرتبہ ان کو دعوت دی تو وہ اپنی بات پر قائم رہے پس آپؑ نے حکم دیا کہ ان سب کو مضبوطی سے باندھ دو اور آگ و ایندھن تیار کرو پھر آپؑ نے دو کنوئیں کھودنے کا حکم دیا جب وہ کھودے گئے تو آپؑ نے ایک کو سرنگ بنایا اور دوسرے کو کھلا رکھا پھر لکڑیاں کھلے ہوئے کنوئیں میں ڈال دی گئیں اور دونوں کے درمیان ایک دروازہ کھو دیا اور آگ اس ایندھن میں ڈال دی جب آگ بھڑکنے لگی تو آپؑ نے ان لوگوں کو پھر فرمایا اسلام کی طرف لوٹ آؤ لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا بے شک تو ہی اللہ ہے تو آپؑ نے حکم دیا کہ ان کو آگ میں پھینک دیا جائے پس وہ سب جل کر راکھ ہو گئے (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

میں بے شک ظلم کیا گیا ہوں مٹی کے ذروں اور بالوں کی تعداد کے برابر۔

ایک مرتبہ جناب امیرؑ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی پکارا ہائے ظلم ہو گیا پس آپؑ نے اسے اپنے قریب بلایا اور فرمایا بے شک تیرے لیے ایک مظلومی ہے لیکن مجھ پر مٹی کے ذروں اور بالوں کی تعداد کے برابر ظلم کیا گیا ہے (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں بھی اللہ کی قسم مظلوم ہوں آؤ ہم بد عا کرتے ہیں اس پر جس نے ہم پر ظلم کیا ہے

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے جناب امیرؑ کے سامنے کہا بے شک میں مظلوم ہوں تو آپؑ نے فرمایا تیری خرابی ہو میں بھی اللہ کی قسم پس آؤ ہم بد دعا کریں اس پر جس نے ہم پر ظلم کیا ہم دونوں اکٹھے پکاریں بے شک میں ہمیشہ سے مظلوم رہا ہوں (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں جب قریب آئی میری اجل تو اٹھ پڑا اس کا بدبخت۔

ایک مرتبہ امیر المومنینؑ لشکروں کو ترتیب دے رہے تھے صفین کی لڑائی میں اور معاویہ اپنے گھوڑے پر آپؑ کے سامنے تھا اور علیؑ رسول اللہؐ کے گھوڑے پر تھے اور رجز پڑھ رہے تھے اور آپؑ کے ہاتھ میں رسول اللہ کا نیزہ تھا اور آپؑ گلے میں اپنی تلوار ذوالفقار لٹکائے ہوئے تھے تو ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنینؑ

اپنی حفاظت کریں ہمیں ڈر ہے کہ یہ ملعون کہیں آپؑ کو اچانک قتل نہ کر دے تو آپؑ نے فرمایا اگر تم نے یہ بات کہی ہے تو بے شک یہ اپنے دین کے بارے میں محفوظ نہ رہے گا اور یہ بے شک ظلم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ بد بخت ہو گا اور ہدایت کی طرف بلانے والے آئمہؑ سے خروج کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ ملعون ہو گا لیکن کافی ہے موت ہی پہرہ دار کیونکہ لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ محافظ فرشتے نہ ہوں جو اس کی کنوئیں میں گرنے یا اس پر دیوار کے گرنے یا اسے تکلیف پہنچنے سے حفاظت کرتے ہیں پس جب اس کی مقررہ موت قریب آجاتی ہے تو وہ اس کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور اسی طرح میری مدت قریب آئے گی تو قوم کا بدبخت اٹھے گا پس وہ اس کو خون سے رنگ دے گا اور اشارہ فرمایا اپنی ریش مبارک کی طرف اور یہ عہد ہے جو کیا گیا ہے اور وہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہے (التوحید الصدوق)

میں آج تمہارے ساتھ ہوں اور کل تم سے جدا ہونے والا ہوں۔

یہ کلام آپؑ کی شہادت سے قبل کا ہے فرمایا اے لوگو! ہر آدمی اس چیز کو ملنے والا ہے جس سے وہ بھاگتا ہے اور موت جان کے چلے جانے کی جگہ ہے اور اس سے بھاگنا اس کو پالینا ہے کتنے ہی گزارے میں نے ایام کہ میں تلاش کرتا رہا اس

امر کے پوشیدہ معاملے کو پس اللہ نے انکار کیا مگر اس کو چھپانے سے بہت بعید ہے
یہ اور یہ علم پوشیدہ ہے اور میری تم کو یہ وصیت ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرو اور محمدؐ کی سنت کو ضائع نہ کرو ان دو ستونوں کو قائم رکھو اور ان دو
چراغوں کو جلائے رکھو اور علیحدہ رہے تم سے مذمت و برائی جب تک تم متفرق
نہ ہو جاؤ اٹھایا جاتا ہے ہر آدمی کی کوشش پر اور تخفیف کی جاتی ہے جاہلوں سے
رب رحم کرنے والا ہے اور دین مضبوط ہے اور امامؑ علم والا ہے میں کل تمہارا
ساتھی تھا اور میں کل تمہیں چھوڑ جاؤں گا اگر تمہارے قدم قائم رہیں تو احسن
ہے اگر تم ڈگمگا جاؤ تو بے شک ہم ٹہنیوں کے سائے میں ہیں اور ہواؤں کے چلنے
کی جگہ پر ہیں اور بادلوں کے سائے میں ہیں کہ کمزور ہو گا فضاء میں ان سے ملنے
والا اور مٹ گیا ہے زمین میں ان کا نشان اور بے شک میں پڑوسی تھا تمہارے
پڑوس میں رہا میرا بدن چند دن اور بعد میں پاؤ گے تم مجھ سے الگ جسم جو
پر سکون ہو گا اس میں حرکت نہ ہو گی اور خاموش ہو گا بعد گویا ہونے کے چاہیے
کہ نصیحت کرے تم کو میرے اطراف کا پر سکون ہونا بے شک یہ بہت زیادہ
وعظ کرنے والا ہے عبرت والوں کو بلاغت والے بولنے والے سے اور سنی
جانے والی بات سے اور میرا الوداع کرنا تمہارے لیے میرے پورے امر کا
الوداع کرنا ہے جو کہ منتظر ہے ملاقات کا کل تم دیکھو گے میرے ایام کو اور کھول

دیا جائیگا تمہارے لیے میرے رازوں کو اور تم پہنچانو گے میری جگہ کے خالی ہونے کے بعد اور میری جگہ پر دوسرے کے قائم ہونے کے بعد (نہج البلاغہ)

اور آپؑ کی کلام میں سے جو آپؑ نے شہادت کے کچھ دیر پہلے ارشاد فرمائی بطور وصیت کہ میری تمہاری لیے وصیت ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور محمدؐ کی سنت کو ضائع نہ کرو کل میں تمہارا ساتھی تھا اور آج تمہیں چھوڑ کر جارہا ہوں میں اپنے خون کا خود ولی ہوں اگر میں زندہ رہا اور اگر شہادت پا گیا تو میرے لئے یہ وعدہ کا وقت ہے اللہ کی قسم اچانک نہیں آئی میرے پاس موت اور نہ طلوع ہوا جس کو میں نہ پہچانتا ہوں اور نہیں ہوں میں مثل قریب ہونے کہ جو وارد ہو اور طلب کرنے والے کے جو پالے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر ہے نیک لوگوں کے لیے (نہج البلاغہ)

میں خالی پیٹ ہوں۔

آپؑ رمضان کے مہینے میں جس میں آپؑ کی شہادت ہوئی ایک رات آپؑ امام حسنؑ کے پاس افطار کرتے اور دوسری رات امام حسینؑ کے پاس افطار کرتے اور تیسری رات عبداللہ ابن جعفرؑ کے ہاں افطار کرتے اور آپؑ دو یا تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے جب آپؑ سے کہا جاتا تو آپؑ فرماتے بے شک یہ بہت تھوڑی راتیں ہیں حتیٰ کہ اللہ کا امر آجائے گا اس حالت میں کہ میں خالی پیٹ ہونگا پس

ابن ملجم اللہ اس پر لعنت کرے نے آپؑ کو شہید کیا (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ)

میں اگر شہادت پا گیا اس کی ضرب سے۔

یہ الفاظ آپؑ نے جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے وصیت میں فرمائے میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کے تقویٰ کی اور یہ کہ تم نہ طلب کرنا دنیا اگرچہ وہ تم پر سرکشی کرے اور نہ ہی افسوس کرنا ایسی شے پر جو پھیری جائے اس میں سے تم سے اور حق بات کہنا اور آخرت پر عمل کرنا اور ظالم کے لیے مد مقابل ہونا اور مظلوم کا مددگار بننا اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور اپنی تمام اولاد کو اور خاندان کو اور جسے بھی میری تحریر پہنچے اللہ سے ڈرنے کی اور اپنے امر کی ترتیب قائم رکھنے کی اور آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کی بے شک میں نے تمہارے نانا رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ آپس کی صلح عام نماز و روزے سے افضل ہے۔ اللہ سے ڈرنا اللہ سے ڈرنا یتیموں کے بارے میں ان پر شفقت کرنا اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اپنے پڑوسیوں کے بارے میں بے شک یہ تمہارے نبیؐ کی وصیت ہے آپؐ ہمیشہ حکم دیتے رہے حتیٰ کہ ہمارا خیال ہوا کہ شاید آپؐ ان کو وارث بنا دینگے۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو قرآن کے بارے میں نہ سبقت لے جائے اس پر عمل

کرنے میں تمہارا غیر۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو نماز کے بارے میں بے شک تمہارے دین کا ستون ہے

۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اپنے رب کے گھر کے بارے میں کہ نہ خالی چھوڑو اسے جب تک تم رہو اگر وہ خالی چھوڑ دیا گیا تو تمہیں مہلت نہ ملے گی۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو جہاد کے بارے میں اپنے مالوں اور جانوں اور زبانوں سے اللہ کے راستے میں۔

اور لازم پکڑو تم آپس کا میل جول اور ایک دوسرے پر صرف کرنا اور بچو تم پشت پھیرنے اور ایک دوسرے سے قطع تعلقی سے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ چھوڑو ورنہ تم پر برے لوگ والی بن جائیں گے پھر تم دعا کرو گے تو قبول نہ کی جائے گی پھر فرمایا اے عبدالمطلبؑ کی اولاد نہ پاؤں میں تمہیں کہ دخل اندازی کرو مسلمانون کے خون میں کہ تم کہو کہ امیر المومنینؑ مقتول ہو گئے سنو تم نہ قتل کرنا میری وجہ سے مگر صرف میرے قاتل کو اور دیکھنا اگر میں مر گیا اس کی اس ضرب سے تو اسے بھی اس ضرب کے بدلے ایک ہی ضرب لگانا اور اس آدمی کو مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ تم مثلہ سے بچو اگرچہ باؤلہ کتا ہی کیوں نہ ہو (نہج البلاغہ، شرح نہج البلاغہ)

میں شہید ہوں اور میں شہداء کا باپ ہوں (عیون المواعظ والحکم)

میں اور میرے یہ دونوں بیٹے۔

امیر المومنینؑ کے زمانے میں فرات میں سیلاب آگیا پس آپؑ خود اور آپؑ کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ سوار ہو کر گئے اور لوگوں نے کہا کہ علیؑ آئے ہیں پانی کو روکنے کے لیے تو آپؑ نے فرمایا سنو اللہ کی قسم میں اور میرے یہ دونوں بیٹے قتل کئے جائیں گے اور اللہ ضرور ضرور آخر زمانے میں میری اولاد میں سے ایک امامؑ کو ظاہر کرے گا جو ہمارے خون کا مطالبہ کرے گا اور وہ ضرور غائب رہے گا ان سے گمراہ لوگوں سے امتیاز کرنے کے لیے حتی کہ جاہل کہیں گے نہیں ہے اللہ کو آل محمدؐ کی کوئی حاجت (الغیبہ النعمانی ص ۱۴۱)

میں باقی رہوں تیرے لیے یا غائب ہو جاؤں۔

یہ الفاظ آپؑ کی وصیت کے ہیں جو آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ کو کی جو آپؑ نے ان کی طرف حاضرین کے ساتھ تحریر کردی جبکہ آپؑ صفین سے واپس آئے غائب ہو جانے والے باپ کی طرف سے جو زمانے کو ٹھہرانے والا عمر سے پشت پھیرنے والا اور زمانے کے حوالے ہونے والا دنیا کی مذمت کرنے والا رہنے والا مردوں کے مقامات پر جو جانے والے ہیں اس سے کل کو اس بچے کی طرف جو اس کی امید ہے کہ اسے نہ پایا جا سکے گا جو چلنے والا ہے ہلاک ہونے والوں کے

راستے پر جو نشانہ ہے بیماریوں کا اور گروی ہے ایام کا اور نشانہ ہے مصائب کا اور دنیا کے بندوں کا اور دھوکے کے تاجروں کا اور مقروض ہے امیدوں کا اور قیدی ہے موت کا اور حلیف ہے غموں کا ساتھی ہے فکروں کا اور آفتوں کی تکلیفوں کا اور گرایا ہوا ہے خواہشات کا اور مرنے والوں کا خلیفہ ہے امابعد پس بے شک اس میں جو میرے سامنے ظاہر ہوا ہے دنیا کے مجھ سے منہ پھیر لینے سے اور آخرت کے میری طرف آنے سے ایسی چیز ہے جو مجھے روک رہی ہے اپنے علاوہ کی یاد سے اور اپنے پیچھے کے اہتمام سے سوائے اس کہ بے شک جب مجھے الگ کر دیا لوگوں کی فکروں سے میری جان کے فکر نے پس اس نے روک دیا میرے رائے کو اور پھیر دیا میری خواہش سے اور خالص کر دیا میرے لیے میرا امر پس وہ میرے اندر اس حد تک اثر کر گیا ہے کہ وہ سنجیدہ ہے بغیر کھیل کے اور سچائی ہے نہ ملا ہے اس کے ساتھ جھوٹ اور میں نے تجھے پایا ہے اپنا جزو اپنا کل حتی کہ گویا کوئی شے اگر تجھے پہنچے تو وہ مجھے پہنچے اور گویا کہ موت اگر تجھے آئے تو مجھے آئے پس متوجہ کیا مجھے تیرے امر نے جتنی توجہ مجھے ہے اپنے نفس سے پس میں نے تیری طرف یہ تحریر لکھ کر دی ہے ظاہر کرتے ہوئے یہ بات کہ اگر میں تیرے لیے باقی رہا یا میں نہ رہا پس بے شک میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اے میرے بیٹے اور اس کے امر کو لازم پکڑنے کی اور اپنے دل کو اس

کے ذکر سے آباد رکھنے کی اور اس کی رسی کو تھامنے کی اور کون سا سبب مضبوط ہے اس سبب سے جو تیرے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہے اگر تو اسے پکڑ لے اپنے دل کی نصیحت سے زندہ رکھ اور اس کو دنیا سے بے رغبتی سے موت دے اور اس کو یقین سے قوت دے اور حکمت سے روشن کر۔ اور اس کو موت کی یاد سے کمزور کر اور اسے دنیا کے دردوں سے بصیرت دلا اور اسے زمانے کے دبدبے سے بچا اور رات دن کے الٹ پلٹ کی فحاشی سے اس پر گزشتہ لوگوں کے حالات پیش کر اور اس کو یاد دلا جو پہنچا ان کو جو تجھ سے پہلے ہو چکے اور ان کے گھروں اور آثار میں گھوم پس دیکھ انہوں نے کیا کیا اس سے جو منتقل ہوئے اور کہاں ٹھہرے اترے بے شک تو ان کو پائے گا کہ وہ اپنے محبوبوں سے منتقل ہوئے اور اجنبیت کے گھروں میں ٹھہرے اور گویا کہ تو بھی عنقریب ان میں سے ایک ہو جائے گا پس اپنے ٹھکانے کی اصلاح کر اور اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے نہ بیچ اور چھوڑ دے بات کرنا اس میں جو تو نہیں جانتا اور اس سے مخاطب ہونا جس کا تو ذمہ دار نہیں ہے اور ایسے راستے سے رک جا جب تجھے خطرہ اس کی گمراہی کا ہو بے شک رک جانا گمراہی کی حیرت سے خوفناک امور پر ارتکاب کرنے سے بہتر ہے اور نیکی کا حکم کر، ہو جائے گا اس کے کرنے والوں میں اور انکار کر بری بات کا اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے اور الگ ہو جا اس سے اپنی

کوشش سے جو برا کرے اور اللہ کے لیے کما حقہ جہاد کر اور تجھے اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت نہ پکڑے اور سختیوں میں حق کی پناہ لے چاہے جا بھی ہو اور دین میں سمجھ پیدا کر اور اپنے نفس کو ناپسندیدہ چیز پر صبر کرنے کا عادی بنااور بہترین عادت ثابت قدمی ہے اور مجبور کر اپنے نفس کو تمام امور میں اپنے معبود کی طرف پس بے شک تو مجبور کر دے گا اسے (پناہ دے دے گا اسے) محفوظ غار میں اور مضبوط حفاظت میں اور اپنے رب سے سوال کرنے میں اخلاص کر بے شک اس کے ہاتھ میں عطا ہے اور اکثر اللہ سے مشورہ کرتے رہو اور میری وصیت کو خوب سمجھ لے اور نہ ہٹانا اس سے پہلو بے شک بہترین بات وہ ہے جو نفع دے اور تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ جس علم کا کوئی فائدہ نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور اس علم سے فائدہ نہیں لیا جا سکتا جس کا سیکھنا حق نہ ہو اے بیٹے بے شک میں نے جب دیکھا اپنے آپ جلدی کی تجھے وصیت کرنے کی اور میں نے چند عادتیں اس میں درج کی ہیں قبل اس کے کہ جلدی آ لے مجھے میری موت بغیر اس کے کہ میں تجھے بتا سکوں وہ بات جو میرے دل میں ہے یا کچھ کمی یا نقصان ہو جائے میری رائے میں جیسے کہ کمی ہو رہی ہے میرے جسم میں یا میری وصیت سے پہلے پہنچ جائیں تیری طرف بعض خواہشات کی غالب آنے والی چیزیں اور دنیا کے فتنے پس تو نفرت انگیز دشوار ہو جائے اور بے شک

نوجوان کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے جو شے اس میں ڈال دی جائے اسے قبول کر لیتا ہے پس میں پہلے کہتا ہوں تجھے ادب کے بارے میں قبل اس کے کہ تیرا دل سخت ہو جائے اور تیری عقل مشغول ہو جائے تا کہ تو استقبال کر سکے پہلے پا سکے اپنی پختہ رائے سے کسی امر میں جو تیری کفایت کریں گے تجربہ والے اپنے مطلوب اور اپنے تجربے سے پس تیری کفایت ہو جائے گی طلب کی مشقت سے اور تجھے تجربے کی مداخلت سے عافیت رہے پس آچکا تیرے پاس اس میں سے وہ جس کو ہم کرتے ہیں اور ظاہر ہو گیا تیرے لیے سب کچھ اے بیٹے بے شک میں نے اگرچہ عمر نہیں پائی ان والی جو مجھ سے پہلے پا چکے لیکن میں نے ان کے اعمال میں نظر کی ہے اور ان کی خبروں میں غور کیا ہے اور ان کے نشانات میں چلا ہوں حتی کہ میں ان میں کسی ایک کی طرح لوٹ آیا ہوں بلکہ گویا میں اس سے جو مجھ تک پہنچا ان کے امور میں سے اول سے آخر تک پس میں نے اس کے نفع کو اس کے ضرر سے پہچان لیا ہے پس میں نے الگ کر دیا تیرے لیے ہر امر میں سے اس کا خالص پن اور مخصوص کر دیا ہے میں نے تیرے لیے اس کا خوبصورت حصہ اور پھیر دیا ہے تجھ سے اس کا مجہول اور میں نے دیکھا ہے ایسے جیسے کہ میری توجہ ہے تیرے امر میں جتنی کہ شفیق والے کو ہوتی ہے اور میں نے اس پر اکھٹی کر دیں ہیں تیری تربیت کی باتیں کہ وہ ہوں اس حالت میں کہ تو

متوجہ ہونے والا ہو عمر کی طرف اور سامنا کرنے والا ہو زمانے کا صحیح نیت کے ساتھ اور صاف دل سے اور میں شروع کرتا ہوں تجھ سے اللہ عزوجل کی کتاب کی تعلیم سے اور اس کی تشریح سے اور اسلام کے احکام اور مسائل سے اور اس کے حلال و حرام سے میں نہیں تجاوز کرتا تجھ سے غیر کی طرف پھر مجھے خوف ہوا کہ تجھ پر خلط ہو جائے گا وہ معاملہ جس میں لوگوں نے اپنی خواہشات اور رائے میں اختلاف کیا ہے جیسے کہ ان پر خلط ہوا ہے پس ان کو مضبوط کرنا باوجود اس کے کہ مجھے تیری تنبیہ ناگوار ہے مجھے زیادہ محبوب ہے تیرے اپنے آپ کو ایسے امر کی طرف سپرد کرنے سے جس کے بارے میں ہلاکت سے اطمعنان نہیں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تجھے اس میں ہدایت کی توفیق دے گا اور تیری صحیح راستے کی رہنمائی کرے گا پس میں نے تیار کر دی ہے اپنی وصیت (نہج البلاغہ)

میں شہادت پا جاؤں تو اسے قتل کرنا جیسے اس نے مجھے قتل کیا۔

روای کہتا ہے کہ ابن ملجم ملعون کو جناب امیرؑ کے سامنے پیش کیا گیا اور میں بھی ساتھ تھا تو میں نے علیؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جان کا بدلہ جان ہے اگر میں شہید ہو جاؤں تو اسے ایسے قتل کرنا جیسے اس نے مجھے قتل کیا اور اگر میں بچ جاؤں تو پھر میں اس کے بارے میں خود فیصلہ کروں گا (شرح نہج البلاغہ ابن ابی

الحدید)

میں کامیاب ہو گیا رب کعبہ کی قسم۔

یہ جناب امیرؑ کا وہ مشہور و معروف جملہ ہے جسے ہر ہر زمانے کے ہر ہر مورخ نے ذکر کیا ہے جس وقت ابن ملجم المرادی نے اللہ اس پر لعنت کرے آپؑ کو ضرب لگائی تو آپؑ نے فرمایا میں رب کعبہ کی قسم کامیاب ہو گیا (اس روایت کو بحار الانوار نے بھی ذکر کیا ہے)

فرمایا کہ جناب امیرؑ آواز دیتے ہوئے آئے الصلاۃ الصلاۃ تو اچانک آپؑ کو ضرب لگائی گئی اور میں نے کہنے والے کو سنا کہہ رہا تھا حکم اللہ کا ہے اے علیؑ نہ کہ تیرے لیے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لیے اور میں نے علیؑ کو سنا وہ فرمارہے تھے کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا (شرح الاخبار قاضی النعمان ،مناقب شہر آشوب ،اسد الغابہ ،تاریخ ابن عساکر) اور اس نے امیر المومنینؑ کے قول میں یہ اضافہ کیا ہے کہ جس وقت ابن ملجم ملعون نے آپؑ کو ضرب لگائی تو فرمایا رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا (الصواعق المحرکہ ، نظم السمطین ، نصد القواعد الفقیہ مقداد السیوری الحلی ، خصائص الائمہؑ ، شرح ، نہج البلاغہ ، بحار الانوار)

شائع ہونے والی کتب ۔

۱۔تاویل الآیات الظاہرہ جلد اول و دوئم
۲۔العباسؑ
۳۔سیرت بتولؑ
۴۔کامل الزیارات
۵۔مشارق الانوار الیقین
۶۔بصائر الدرجات جلد اول و دوئم
۷۔اسماو القاب امیرالمومنینؑ
دیگر نایاب کتب جو انشاالله جلد شائع ہونگی
۱۔تفسیر قمی جلد اول و دوئم
۲۔تفسیر برہان جلد ۱ تا ۸
۳۔بحارالانوار کتب امیرالمومنینؑ و آئمہ معصومینؑ
ان کے علاوہ بہت سے دیگر نایاب کتب ۔